عمران سیریز

سارج ہیڈکوارٹر

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

RAFREXO@HOTMAIL.COM

یورپی ملک استاریکا کے شہر لازن کی ایک عمارت کے ہال نما کمرے میں ایک مستطیل شکل کی میز کی دونوں طویل اطراف میں چار اونچی پشت کی کرسیاں موجود تھیں جبکہ ایک کرسی میز کی چوڑائی کی طرف رکھی گئی تھی۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ چھت پر ایک بڑا سا فانوس روشن تھا جس کی تیز روشنی میز اور کرسیوں پر اس طرح پڑ رہی تھی کہ میز اور کرسیاں چمک رہی تھیں۔ اس ہال نما کمرے کے دو دروازے تھے جو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں تھے ایک دروازہ بائیں طرف کی دیوار میں تھا جبکہ دوسرا دروازہ دائیں طرف کی دیوار میں۔ دونوں دروازے بند تھے۔ اچانک ایک دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ایک بڑی سی چوکور مشین موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کپڑا پڑا ہوا تھا۔ ٹرالی میز کے قریب لا کر اس آدمی نے

کپڑا ہٹا کر اسے اپنے کاندھے پر ڈالا اور پھر مشین کی ایک سائیڈ سے ایک تار جس کے آخری سرے پر ایک موٹا سا ربڑ کا ٹکڑا منسلک تھا اس ٹکڑے کو اس نے میز پر رکھا تو وہ میز سے چپک گیا اور اس آدمی نے مشین کا بٹن دبا دیا۔ مشین میں سے ہلکی سی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور پھر چند لمحوں بعد مشین پر سبز رنگ کا ایک بلب جل اٹھا تو اس آدمی نے ربڑ کے ٹکڑے کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر میز کی سطح سے علیحدہ کیا اور اسے ایک کرسی پر رکھ کر وہ دوبارہ مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس بار جیسے ہی سبز رنگ کا بلب جلا اس نے مشین آف کی اور پھر اسی انداز میں اس نے چاروں کرسیوں کو چیک کیا اور پھر چوڑائی والی سائیڈ پر موجود کرسی کو چیک کرنے کے بعد اس نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بٹن کو دوبارہ پریس کیا اور اس آلے کو واپس جیب میں رکھا اور مشین پر دوبارہ سرخ رنگ کا کپڑا ڈال کر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کراس کر چکا تھا اور پھر جیسے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہوا دوسری سمت کا دروازہ کھلا اور چار افراد ایک قطار کی صورت میں اندر داخل ہوئے۔ چاروں نے نیلے رنگ کے سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ ان چاروں کے سینوں پر باقاعدہ بیجز موجود تھے جن پر ایک سے چار تک نمبرز موجود تھے۔ وہ چاروں میز کی دونوں اطراف میں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے تو وہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

دروازہ کھلا جس میں سے ٹرالی والا اندر داخل ہوا تھا۔ اس دروازے سے ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے بھی نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا میز کے قریب آیا تو وہ چاروں اٹھ کھڑے ہوئے۔ بھاری جسامت کا وہ آدمی ایک طرف علیحدہ پڑی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ بیٹھ جائیں پلیز"...... اس آدمی نے کہا۔ اس کی آواز خاصی بھاری تھی۔

"تھینک یو سر چیف"...... ان چاروں نے بیک آواز ہو کر کہا اور پھر وہ چاروں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ خصوصی میٹنگ سارج کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ ہونے سے بچانے اور اس کے سب سے بڑے دشمن کے خاتمہ کے لئے کال کی گئی ہے"...... سر چیف نے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا تو ان چاروں افراد کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ یہ چاروں افراد درمیانی عمر کے تھے۔

"سر چیف۔ کیا آپ ہمیں تفصیل بتائیں گے"...... ایک نے درخواست کرنے والے انداز میں کہا۔

"اسی لئے تو میٹنگ کال کی گئی ہے۔ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں ان کا کوئی ایجنٹ اس میٹنگ کی کارروائی کو چیک نہ کر رہا ہو اس لئے میں نے یہاں کی سپیشل چیکنگ کرائی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ کمرہ ہر قسم کے آلات سے محفوظ ہے اس لئے اب کھل کر بات ہو سکتی

ہے۔ جیسا کہ پہلے آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ سارج کے لارڈ ڈکسن اور لارڈ انتھونی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سارج کے ایک اہم سیکشن جس کا انچارج کرنل اسمتھ تھا، کو اسرائیل میں ہلاک کر دیا گیا اور جس لیبارٹری میں سارج کے لئے انتہائی اہم فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور جس لیبارٹری کی حفاظت اسرائیل کی کسی ایجنسی کی بجائے سارج کا سیکشن کر رہا تھا وہ اس میں ناکام رہا ہے۔ لیبارٹری تباہ کر دی گئی ہے۔ کرنل اسمتھ اپنے سیکشن سمیت ہلاک کر دیا گیا اور یہ سب کچھ کس نے کیا ہے آپ کو شاید یہ سن کر حیرت ہو کہ یہ سب کچھ کسی ترقی یافتہ اور باوسائل ملک کی سیکرٹ سروس نے نہیں بلکہ پاکیشیا جیسے پسماندہ ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس نے کیا ہے۔ ہم نے اس کا فوری انتقام لینے کے لئے ایک مشن تیار کیا ہے۔ اس مشن کے تحت پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کر دیا جائے گا اور اس کے لئے پاکیشیا کے دوست ملک شوگران کے ایک شوگرانی سارج سیکشن کو آگے بڑھایا گیا ہے اور اگر پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات تباہ ہو گئیں تو پاکیشیا کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا اور اس کا سب سے بڑا دشمن کافرستان آسانی سے اس پر قبضہ کر لے گا لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جس کا لیڈر عمران نامی آدمی ہے سارج ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے لئے پاکیشیا سے روانہ ہو گیا ہے"...... سرچیف نے مسلسل بات کرتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"سرچیف۔ سارج کے اصل ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو سوائے چند لوگوں کے اور کوئی نہیں جانتا۔ زیادہ سے زیادہ وہ الباما جا کر اس نقلی ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیں گے۔ اس سے سارج پر کیا فرق پڑے گا"...... ایک آدمی نے کہا۔

"ہم نے یہ نقلی ہیڈ کوارٹر بنایا ہی اسی لئے تھا کہ اصل ہیڈ کوارٹر کو خفیہ رکھا جائے اور واقعی چند افراد کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہ تھا لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ اس بارے میں لارڈ ڈکسن اور لارڈ انتھونی دونوں کو معلوم تھا۔ اس کے علاوہ کرنل اسمتھ جو کہ براہ راست ہیڈ کوارٹر سے منسلک تھا۔ اسے بھی یہاں کے بارے میں علم تھا اور یہی تینوں افراد ان کے قابو میں آ گئے۔ اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ انہیں یہ علم ہو چکا ہے کہ سارج کا اصل ہیڈ کوارٹر اطالیہ کے پہاڑی علاقے میرانا میں ہے اور وہ سیدھے یہاں آئیں گے"...... سرچیف نے کہا۔

"سرچیف۔ کیا ان کی مانیٹرنگ نہیں ہو سکتی"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

"مانیٹرنگ کی جا رہی ہے اور اسی مانیٹرنگ کی وجہ سے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہ گروپ جس میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں پاکیشیا سے تارکی اور پھر تارکی سے پاگو پہنچے ہیں اور اس وقت یہ گروپ پاگو میں موجود ہے"...... سرچیف نے کہا۔

"پاگو میں ہمارا سیکشن تو موجود ہو گا"...... ایک آدمی نے کہا۔

" ہاں ہے ۔ میرے تحت گروپ ہے"...... ایک اور آدمی نے سر چیف سے پہلے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پاگو تک تو اس گروپ کو مانیٹر کیا گیا لیکن پھر اچانک پاگو میں یہ گروپ غائب ہو گیا اور ہماری بے حد کوشش کے باوجود اس گروپ کو دوبارہ ٹریس نہیں کیا جا سکا"...... سر چیف نے کہا۔

" سر چیف ۔ پاگو سے یہ گروپ اگر اطالیہ پہنچ بھی جائے تو تب بھی یہ ہیڈ کوارٹر کو نہ ٹریس کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کے خلاف کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے"...... ایک آدمی نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ آپ سب کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر اپنے محل وقوع اور ساخت کے لحاظ سے کسی طرح بھی تسخیر نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس تک کوئی غیر متعلق آدمی کسی بھی طرح پہنچ سکتا ہے کیونکہ اس کی سیکورٹی خصوصی سیٹلائٹ کے ذریعے کی جاتی ہے اور جیسے ہی کوئی آدمی میرانا کے اس سپیشل ایریا میں داخل ہوتا ہے اسے فوری طور پر ختم کر دیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں وہ انتہائی تشویشناک ہیں ۔ ہمیں پہلے سے موجود تمام حفاظتی انتظامات کے ساتھ ساتھ انسانی حفاظتی سرکٹ بھی قائم کرنا ہو گا تاکہ جیسے ہی یہ گروپ پاگو سے اطالیہ میں داخل ہو اسے ہر قدم پر روکا جا سکے تاکہ کسی قسم کا کوئی رسک باقی نہ رہے"...... سر چیف نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" یس سر چیف ۔ آپ کی سوچ درست ہے ۔ آپ کے خصوصی سیل نے یقیناً کوئی خاص پلاننگ کی ہو گی ۔ ہم اس کے منتظر ہیں"...... ایک آدمی نے کہا۔

" ہاں ۔ اس پلاننگ کے تحت پہلا قدم یہ ہو گا کہ مجھ سمیت آپ چاروں اب واپس اس وقت تک ہیڈ کوارٹر نہیں جا سکیں گے جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے ۔ ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر کلوز کر دیا گیا ہے تاکہ کوئی رسک باقی نہ رہے ۔ اس کے علاوہ یہ لوگ لازماً اطالیہ سے بحیرہ ایڈریاٹک کے راستے اطالیہ میں داخل ہو سکتے ہیں یا ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ پاگو سے بذریعہ ہوائی جہاز اطالیہ پہنچیں ۔ اس صورت میں انہیں لامحالہ ریگبو گھاٹ پر پہنچنا ہو گا اور دوسری صورت میں وہ فارکون ایئرپورٹ پر پہنچیں گے اور تیسری اور آخری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ پاگو سے یہاں استاریہ پہنچیں اور پھر استاریہ سے بذریعہ سڑک اطالیہ میں داخل ہوں یا بذریعہ فلائٹ فارکون پہنچیں ۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اس لئے ہم نے ان تمام راستوں پر مانیٹرنگ کے انتظامات اور میک اپ چیک کرنے والے کیمرے بھی نصب کر دیئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میرانا، ریگبو اور سڑک کے ذریعے داخلے کے لئے ہرونگ چیک پوسٹ پر ایسے لوگ بٹھا دیئے گئے ہیں جو انہیں چیک کرتے ہی گولیوں سے اڑا دیں گے ۔ اس کے باوجود بھی اگر یہ لوگ میرانا پہنچ جاتے ہیں تو پھر میرانا میں داخلے کے لئے انہیں ہر صورت

میں میرانا شہر پہنچا ہو گا اور میرانا شہر میں سپیشل سٹار گروپ کو ان کے خلاف کام کرنے کا ٹاسک دے دیا گیا ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ سپیشل سٹار گروپ کس قدر تیز، فعال اور کام کرنے والا گروپ ہے ۔ اس کے پاس جدید ترین آلات بھی ہیں اور اسلحہ بھی ۔ اس گروپ کا انچارج کرنل گورش بذات خود وہاں پہنچ چکا ہے ۔ اب آپ بتائیں کہ اس پلان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے"۔ سر چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" سر چیف ۔ یہ ایسا بھرپور پلان ہے کہ اس میں مزید کسی اضافے یا ترمیم کی ضرورت ہی نہیں ۔ البتہ ایک گزارش ہے کہ اگر ان لوگوں کو ٹریس کر کے سیٹلائٹ مانیٹرنگ شروع کر دی جائے تو ان کی موت یقینی ہو جائے گی"...... ایک آدمی نے کہا۔

" یہ لوگ ٹریس ہو گئے تو پھر انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دی جائے گی بلکہ ٹریس ہوتے ہی انہیں ہلاک کر دیا جائے گا ۔ میں نے اس کے لئے آرڈرز دے دیئے ہیں اور اس پلاننگ میں اور بہت سے حفاظتی سرکٹ موجود ہیں جن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ۔ جو ضروری انتظامات تھے وہ میں نے تمہیں بتا دیئے ہیں"۔ سر چیف نے کہا۔

" یس سر چیف ۔ یہ پلان ہر لحاظ سے اوکے ہے"...... سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔

" تو پھر آپ لوگ اسے پاس کرتے ہیں"...... سر چیف نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" یس سر چیف "...... ان چاروں نے ہاتھ اٹھا کر حلف کے انداز میں کہا۔

" اوکے ۔ لیکن جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے آپ چاروں کو ولنگٹن میں ہی رہنا ہے ۔ میں بھی وہیں رہوں گا ۔ جب یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو آپ لوگوں کو اطلاع دے دی جائے گی اور اس کے بعد آپ آزاد ہوں گے"...... سر چیف نے کہا۔

" لیکن سر چیف ۔ ہمارے پراجیکٹ جن پر کام ہو رہے ہیں ان کا کیا ہو گا"...... چاروں نے حیران ہو کر پوچھا۔

" انہیں فوری طور پر سٹاپ کر دیا گیا ہے ۔ بعد میں مکمل ہو جائیں گے ۔ پہلی ترجیح سارج ہیڈ کوارٹر کی بقاء اور تحفظ ہے"۔ سر چیف نے کہا۔

" یس سر چیف "...... چاروں نے کہا۔

" اوکے ۔ میٹنگ از اوور"...... سر چیف نے کہا اور اٹھ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ اس ہال نما کمرے میں داخل ہوا تھا ۔ اس کے باہر جانے کے بعد وہ چاروں بھی قطار کی صورت میں دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ اندر آئے تھے ۔

پاگو کے ایک درمیانے درجے کے ہوٹل کے ایک کمرے میں اس وقت جولیا اور صالحہ کے ساتھ ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے جبکہ عمران انہیں یہاں چھوڑ کر کہیں چلا گیا تھا اور دو گھنٹے گزرنے کے باوجود ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی ۔ جولیا سمیت یہ سب یورپی میک اپ میں تھے اور اسی لحاظ سے مقامی افراد لگ رہے تھے ۔ وہ پاکیشیا سے تارکی اور پھر تارکی سے پاگو پہنچے تھے ۔ پاگو تک وہ اصل چہروں میں تھے لیکن پھر اچانک عمران نے اپنے سمیت ان سب کے خود سپیشل میک اپ کئے اور پھر وہ عمران کی ہدایت کے مطابق ایک ایک کر کے علیحدہ علیحدہ اس ہوٹل سے نکل گئے تھے اور پھر اس کی ہدایت کے مطابق وہ اس درمیانے درجے کے ہوٹل میں پہنچ گئے تھے جہاں ان کے فرضی ناموں سے کمرے پہلے سے بک تھے ۔ اس وقت وہ جس کمرے میں موجود تھے یہ کمرہ مارگریٹ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کے نام سے بک تھا اور یہ فرضی نام جولیا کا تھا جبکہ صالحہ کا فرضی نام مارتھا رکھا گیا تھا اور ان فرضی ناموں کے تحت ہی ان کے پاس ایسے کاغذات تھے جن پر ان کی تصویروں کی بجائے ایسے خصوصی کمپیوٹرائزڈ شناختی نشانات تھے جنہیں تبدیل نہ کیا جا سکتا تھا ۔ ایسے کاغذات ان دنوں پوری دنیا میں تیزی سے تیار کئے جا رہے تھے کیونکہ ان کاغذات کی وجہ سے دنیا کے کسی بھی ملک میں ان کے پہنچتے ہی ان کا مکمل ڈیٹا سامنے آجاتا تھا اور اس طرح غلط آدمی کو آسانی سے پکڑا جا سکتا تھا لیکن ظاہر ہے عمران جیسے آدمی کے لئے ایسے کاغذات سہولت کا باعث تھے کیونکہ پہلے انہیں ہر بار نیا میک اپ کرنے کے بعد نئے کاغذات تیار کرانے پڑتے تھے لیکن اب ایسا نہ تھا اب وہ جو چاہیں میک اپ کر سکتے تھے ۔ البتہ انہیں وہ مخصوص شناختی نشانات ویسے ہی رکھنے پڑتے تھے جبکہ عمران انہیں ہدایت دینے کے بعد خود بھی میک اپ تبدیل کر کے پہلے والے ہوٹل سے نکل گیا تھا لیکن پھر انہیں یہاں پہنچے ہوئے بھی دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن ابھی تک عمران کی واپسی نہیں ہوئی تھی ۔

" عمران کی اب عادت بن گئی ہے کہ وہ ساتھیوں کو کمرے میں بٹھا کر خود کام کرتا رہتا ہے "...... جولیا نے کہا ۔

" جو کام عمران صاحب کرتے ہیں وہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں کر سکتا "...... صفدر نے جواب دیا ۔

" کیوں نہیں کر سکتے ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ ہمیں معلوم تو ہو

کہ کیا کام کرنا ہے ۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کو دراصل سوائے اپنے آپ کے اور کسی پر بھروسہ نہیں ہے کہ وہ درست کام کرے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہمارے لئے تو یہ شخص عذاب بن گیا ہے ۔چیف بھی اسے ہی لیڈر بنا دیتا ہے اور ہم سوائے مکھیاں مارنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر صاحب ۔ غصے میں حقائق نہ بدل دیا کریں ۔ عمران صاحب پاکیشیا کا ایسا سرمایہ ہیں کہ جس پر فخر کیا جا سکتا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"تم کرتی رہو فخر اس پر ۔ ہمارے لئے تو یہ عذاب ہے ۔ اب یہاں بیٹھے ہم کیا کر رہے ہیں ۔عذاب ہی بھگت رہے ہیں نا"۔ تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر ۔ ہر وقت غصے میں رہنے کی بجائے تھوڑا کول ڈاؤن رکھا کرو اپنے ذہن کو ۔ عمران صاحب تفریح نہیں کرتے پھر رہے ہوں گے ۔ لامحالہ وہ مشن کے سلسلے میں ہی کام کر رہے ہوں گے" صفدر نے کہا۔

"مشن کیا اکیلے اس کے ذمے ہے ۔ہم فالتو لوگ ہیں"...... تنویر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا ۔اسی لمحے وہاں رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہاں ہمیں کون فون کر سکتا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہوٹل سروس والوں کا فون بھی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ مارگریٹ بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا ۔چونکہ کمرہ اس کے نام بک تھا اس لئے کال بھی اس نے ہی اٹنڈ کی تھی۔

"ہمارے ہاں گریٹ بڑی کو کہتے ہیں اور مار تو بہرحال مار ہے ۔ مطلب ہے کہ تم اپنا تعارف کرا رہی ہو کہ تمہیں بڑی مار پڑی ہے ۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو ۔ تنویر کو تم پر بہت غصہ آ رہا ہے کہ تم خود اکیلے کام کر رہے ہو اور اسے تم نے یہاں کمرے میں فالتو بٹھایا ہوا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ عمران کی شگفتہ اور چہکتی ہوئی آواز اور لہجے نے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تمام بوریت دور کر دی تھی۔

"میں تو اپنے کمرے میں پڑا سو رہا تھا ۔ اب اٹھا ہوں تو سوچا کہ معلوم کر لوں کہ تم لوگ مشن میں کہاں تک بڑھ چکے ہو تاکہ چیف کو رپورٹ دے کر اس سے بڑی مالیت کا چیک وصول کر سکوں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں میرے کمرے میں آ جاؤ ۔ پھر بات ہو گی"...... جولیا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جولیا کی باتوں سے سب کو یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ فون کرنے والا عمران ہے لیکن عمران نے کیا کہا ہے یہ بات کسی کو معلوم نہ ہو سکی تھی کیونکہ جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہ کیا تھا۔

" عمران کہہ رہا ہے کہ وہ تو اپنے کمرے میں پڑا سو رہا تھا"۔ جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر سب مسکرا دیئے کیونکہ یہ بات وہ سب جانتے تھے کہ عمران ایسے حالات میں اس طرح نہیں کر سکتا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو عمران مائیکل کے میک اپ میں دروازے پر کھڑا اس طرح آنکھیں جھپکا رہا تھا جیسے واقعی گہری نیند سے اٹھ کر آ رہا ہو۔

" آیئے مسٹر مائیکل ۔ آپ کی ہی کمی تھی"....... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے کہ جب تک میں نہ آؤں دلہن مکمل دلہن نہیں بن سکتی ۔ واہ"....... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" بس تم اسی طرح خواب ہی دیکھتے رہنا"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نیک لوگوں کے خواب سچے بھی ہو جاتے ہیں جس طرح صفدر کے خواب سچے ہونے لگ گئے ہیں"....... عمران نے اندر آتے ہوئے کہا۔

" میرے خواب ۔ کیا مطلب عمران صاحب"....... صفدر نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

دروازہ بند کر کے پلٹتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صالحہ اب تمہیں ایسی نظروں سے دیکھنے لگ گئی ہے جیسے بے رنگ تصویر میں رنگ بھر رہی ہو ۔ کیوں صالحہ"....... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ نے خوامخواہ مجھے اس معاملے میں گھسیٹ لیا ہے"۔ صالحہ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ کیا ہماری نگرانی ہو رہی تھی"....... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے اچانک بولتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

" تمہیں کیسے اندازہ ہوا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" یہ تو صاف ظاہر ہے عمران صاحب ۔ نگرانی چیک ہونے پر ہی تو آپ نے اپنا اور ہم سب کے میک اپ کئے ہیں اور اس انداز میں اس بڑے ہوٹل سے نکل کر اس درمیانے درجے کے ہوٹل میں آئے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہم نے جان بوجھ کر یہ حرکت کی ہے کہ پاکیشیا سے یہاں اصل چہروں میں آئے ہیں"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ ویری گڈ ۔ یہ ہوئی نا بات ۔ واہ ۔ کیا عقل دی ہے اللہ تعالیٰ نے ۔ واہ ۔ رشک آ رہا ہے مجھے"....... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ تم میرا مذاق اڑا رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ میں تو تمہاری عقل اور سمجھ کو خراج تحسین پیش کر رہا ہوں ۔ آخر چیف نے خواہ مخواہ تو تمہیں ڈپٹی چیف نہیں بنایا ہوگا ۔ کچھ دیکھ کر ہی بنایا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب پلیز ۔ آپ واقعی ہم سب سے زیادہ عقل مند ہیں لیکن اس طرح کسی کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ۔ یہاں کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے ۔ میں تعریف کر رہا ہوں اور آپ سب ناراض ہو رہے ہیں ۔ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور تم جو بات نہیں سوچ سکے وہ جولیا نے سوچ لی ہے ۔ گو اس کا اظہار اس انداز میں نہیں کیا جس پر اس کے سو میں سے دو تین نمبر تو کم کئے جا سکتے ہیں ۔ ویسے اس نے ٹاپ فرسٹ کلاس مارکس لئے ہیں"...... عمران کی زبان رواں تھی۔

"سیدھی طرح اور کھل کر بات کرو ورنہ"...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران دراصل اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔

"تم نے یہ بات کر کے بتا دیا ہے کہ تم اس نتیجے پر پہنچ گئی ہو کہ ہمارا پاکیشیا میں یہاں تک اصل چہروں میں سفر کرنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ اگر ہماری نگرانی ہو رہی ہو تو اس نگرانی کا مرکز

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کہاں ہے اور کون کرا رہا ہے اور ہمارا یہ مقصد پورا ہو گیا اور ہم نے میک اپ کر کے وہ ہوٹل خاموشی سے چھوڑ دیا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا سمیت سب کے چہروں پر حیرت اور الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تمہارا مطلب ہے کہ تم نے دانستہ نگرانی کرنے والوں کو اپنے پیچھے لگایا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں ۔ اس کا فائدہ ۔ اب تو اور زیادہ ہوشیار ہو جائیں گے وہ"...... جولیا نے کہا جبکہ باقی سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"سارج کے بڑے جو بھی ہیں وہ دوسروں کو ڈاج دینے اور اندھیرے میں رکھنے کے کامیاب گر جانتے ہیں ۔ انہوں نے البامامیں فرضی ہیڈ کوارٹر بنا کر اس کا ثبوت دیا ہے ۔ اب تم لوگوں نے لارڈ ڈکسن اور لارڈ انتھونی سے معلومات حاصل کیں اور مجھے کرنل اسمتھ کی فائل سے معلوم ہوا ہے کہ اصل ہیڈ کوارٹر اطالیہ کے علاقے میرانا میں ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ڈاجنگ ہیڈ کوارٹر ہو تو پھر ۔ اس لئے اس کا حل یہی تھا کہ نگرانی کرنے والوں کو چیک کیا جائے اور پھر ان کے ذریعے آگے بڑھ کر پہلے کنفرم کیا جائے کہ واقعی ہیڈ کوارٹر اطالیہ کے علاقے میرانا میں ہے یا نہیں ورنہ اس کے علاوہ چیکنگ کی اور کوئی صورت ہی نہ تھی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر معلوم ہوا ہے کچھ"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں ۔اسی لیئے تو مجھے تم لوگوں کی پرلطف صحبت سے محروم رہنا پڑا ہے ۔ میں نے ایک نگرانی کرنے والے کو گھیر کر اس سے معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ پاگو کے ایک موشاگا نامی کلب کے مینجر نے ہماری نگرانی کرائی ہے ۔میں نے جا کر اس مینجر کو گھیر لیا ۔اس مینجر نے بتایا کہ اس کا تعلق اسٹاریا کی ایک تنظیم رونالڈو سے ہے ۔ رونالڈو مخبری اور نگرانی کا کام کرتی ہے ۔چنانچہ اب ہم نے یہاں سے اسٹاریا جانا ہے ۔ وہاں سے ہم آگے بڑھیں گے "...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس طرح کیا ہمیں اصلیت معلوم ہو جائے گی ۔ نگرانی کرنے والے تو کرائے کے ہوں گے جنہیں رقم دے کر کام کرایا جا سکتا ہے "...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" یہاں موشاگا نامی کلب کا مینجر واقعی کرائے کا آدمی ہے جبکہ اسٹاریا کی تنظیم رونالڈو بھی کمرشل تنظیم ہے لیکن اس کا مستقل کنٹریکٹ سارج کے ساتھ ہے اور رونالڈو کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں وہ انتہائی حیرت انگیز ہیں کہ رونالڈو اسٹاریا میں ایک خصوصی سیٹلائٹ کے ذریعے نگرانی کراتی ہے ۔ اس سیٹلائٹ میں نگرانی کرنے والے کی چند خاص نشانیاں فیڈ کر دی جاتی ہیں اور پھر وہ آدمی چوبیس گھنٹے نگرانی میں رہتا ہے اور اس کی تمام حرکات کی باقاعدہ فلم بنتی رہتی ہے حتیٰ کہ اس کی آواز تک بھی ٹیپ ہو جاتی ہے ۔ اسٹاریا اور اطالیہ کی سرحدیں ملتی ہیں "...... عمران نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" عمران صاحب ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اسٹاریا کے راستے ہی اطالیہ میں داخل ہوا جائے اور بھی تو راستے ہو سکتے ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ اور بھی راستے ہیں ۔ مثلاً یہاں پاگو سے ہی لانچ کے ذریعے بحیرہ ایڈریاٹک کراس کر کے وہاں پہنچا جا سکتا ہے یا یہاں سے یونان اور پھر وہاں سے بحیرہ روم کے ذریعے بھی اطالیہ میں داخل ہوا جا سکتا ہے لیکن پھر ہمارا یہاں آنا ضروری نہیں تھا ۔ پھر ہم پاکیشیا سے براہ راست کرانس اور پھر کرانس سے بھی اطالیہ میں داخل ہو سکتے تھے لیکن پھر ہم چیکنگ کرنے والوں کو چیک نہ کر سکتے تھے اور اگر تمام تر اقدامات کے بعد ہمارے سامنے یہ بات آتی کہ ہم ڈاج کھا گئے ہیں تو پھر کیا ہوتا اس لئے ہم اصل چہروں میں تارکی اور پھر تارکی سے پاگو آئے ہیں "...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم اتنی گہرائی میں کیسے سوچ لیتے ہو ۔جب بھی تم اپنے کسی ایسے کام کی وضاحت کرتے ہو تو لگتا ہے کہ ہم واقعی بے وقوف لوگ ہیں "...... تنویر نے اپنی مخصوص فطرت کے مطابق صاف اور کھری بات کرتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے ۔

" عمران صاحب ۔ سیٹلائٹ نگرانی کے لئے کیا نشانات سیٹلائٹ میں فیڈ کرائے جاتے ہیں ۔ وہ کس قسم کے نشانات ہیں جو میک اپ کے باوجود بھی تبدیل نہیں ہوتے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" دونوں آنکھوں کے درمیان فاصلہ ۔ دونوں کانوں کا ایک

دوسرے سے اونچا نیچا ہوتا۔ منہ جیسے دہن کہا جاتا ہے اس کی چوڑائی یہ ایسی چیزیں ہیں جو کسی طرح بھی میک اپ کے ذریعے تبدیل نہیں کی جاسکتیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کس طرح فیڈ کرائی جاتی ہیں"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ایک تصویر ریز کی مدد سے تیار کی جاتی ہے اور اس تصویر میں سے یہ خاص نشانیاں خودبخود سیٹلائٹ میں فیڈ ہو جاتی ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ قدرت کا کمال ہے کہ یہ سب چیزیں ہر شخص کی منفرد ہوتی ہیں جس طرح انگلیوں کے نشانات آپس میں نہیں ملتے اسی طرح یہ نشانیاں بھی نہیں ملتیں"...... عمران نے کہا۔

"کمال ہے۔ یہ بالکل نئی بات سامنے آئی ہے۔ کم از کم میں تو اس بارے میں سوچ بھی نہ سکتی تھی"...... صالحہ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تمہاری عمر کچھ اور سوچنے کی ہے۔ یہ باتیں سوچنا تمہارا کام نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ اس کا مطلب سمجھ کر کہ اسے صفدر کے بارے میں سوچنا چاہئے بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ گھما پھرا کر بہرحال بات کر دیتے ہیں لیکن عمران صاحب یہ آپ نے کیسے کہہ دیا کہ ایک کان دوسرے کان سے اونچا یا نیچا ہوتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"ایسا ہونا قدرتی بات ہے۔ وجہ کیا ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے کوئی نہ کوئی وجہ بہرحال ہو گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ نشانیاں تو سیٹلائٹ میں پہنچ چکی ہوں گی۔ پھر ہم اسٹاریا کیسے چھپ کر کام کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ رونالڈو کی چیکنگ مشینری کو تباہ کر دیا جائے اور پھر آگے بڑھا جائے اور تو کوئی حل نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ ایسا ہونا ضروری ہے اور یہ کام ہم کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ تم اور صالحہ یا کوئی اور بھی ہم میں شامل ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

"ہم سے میری مراد آپ کے علاوہ پوری ٹیم ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم جا کر اسٹاریا میں رونالڈو کا مشین سنٹر تباہ کرو۔ تب تک میں یہاں ہوٹل میں پڑا سوتا ہوں۔ چلو ایسا ہو سکتا ہے کہ جولیا کو تم یہاں چھوڑ جاؤ اور تنویر کو ساتھ لے جاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"میں ٹیم کے ساتھ جاؤں گی۔ یہ بات سن لو اور آئندہ اس انداز میں میرے بارے میں بات نہ کرنا"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے

ہوئے کہا اور اس کے جواب سے ہی تنویر کا کوئی بات کرنے کے لئے کھلا ہوا منہ بند ہو گیا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" چلو پھر صالحہ کو چھوڑ جاؤ۔ ہم دونوں بہن بھائی سیر سپاٹا کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تیار ہوں"...... صالحہ نے فوراً کہا۔

" نہیں۔ تم بھی ساتھ جاؤ گی اور عمران بھی۔ ہمیں اکیلے جا کر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم نے واپس یہاں نہیں آنا۔ آگے اطالیہ جانا ہے"...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" تم خود کہتی ہو کہ عمران ہمیں کام نہیں کرنے دیتا اور جب کام کرنے کا موقع آتا ہے تو تم خود راستہ روک دیتی ہو"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا مطلب۔ عمران کے ساتھ جانے سے کیا کام نہیں ہو گا"۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" یہ سب کچھ خود کرے گا اور پھر کسی ہوٹل کے کمرے میں آکر کہہ دے گا کہ کام ہو گیا اور بس"...... تنویر نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" تنویر درست کہہ رہا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کا ٹارگٹ یہ مشینری نہیں ہو سکتی۔ ان کا ٹارگٹ لامحالہ رونالڈو کا چیف ہو گا جس سے یہ اصل بات معلوم

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کریں گے کہ کیا واقعی سارج کا ہیڈ کوارٹر اطالیہ کے علاقے میرانا میں ہے یا نہیں اس لئے میں عمران کے ساتھ مل کر اس چیف کو گھیریں گے جبکہ آپ مشینری روم کو تباہ کریں تاکہ ہم اطالیہ میں کھل کر نقل و حرکت کر سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کمال ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو اب عالموں فاضلوں میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ پہلے جولیا اصل بات کی گہرائی تک پہنچ گئی تھی اور اب کیپٹن شکیل نے وہ سوچ لیا جو ابھی میں نے سوچا بھی نہ تھا"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" عمران صاحب۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں نے آپ کی سوچ پڑھی ہے۔ میں نے تو اپنے طور پر آئندہ حالات کا تجزیہ کیا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسی بات پر تو میں حیران ہو رہا ہوں کہ اب تم مجھ سے بھی دو قدم آگے چلنے لگ گئے ہو۔ میں نے ابھی سوچا بھی نہیں اور تم نے پہلے ہی سوچ لیا۔ بہرحال اصل بات یہی تھی اور اب ہمیں سنجیدگی سے آئندہ کے معاملات طے کر لینے چاہئیں کیونکہ جہاں تک میں نے معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق سارج انتہائی منظم، باوسائل اور جدید ترین سائنسی آلات بے دریغ استعمال کرتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب آئندہ ہمیں سانس لینے کا بھی موقع نہ ملے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر سنجیدگی کی تہہ چڑھتی چلی

گئی۔

" ٹھیک ہے ۔ ہمیں کھل کر بتاؤ۔ ہم کھل کر بات کرنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر درمیانی میز پر رکھ دیا۔

" یہ دیکھو۔ یہ ہے پاگو اور یہ ہے اطالیہ اور یہ ہے اس کا علاقہ میرانا ۔ میرانا مکمل بنجر پہاڑی علاقہ ہے ۔ اس علاقے میں داخل ہونے کا زمینی راستہ ایک ہی ہے جسے میرانا کہتے ہیں ۔یہاں ایک ایئر فورس سپاٹ ہے اور اس کی چیک پوسٹ ہے ۔ میرانا کے ارد گرد سلیٹ کی طرح سیدھی اور اونچی پہاڑیوں کا دائرہ ہے اور ان پہاڑیوں پر یقیناً چیکنگ آلات بھی نصب ہوں گے جہاں سے نیچے وادی میں چیکنگ ہوتی رہتی ہو گی اور چیکنگ باقاعدہ سکرین پر دیکھی جاتی ہو گی ۔اس دائرے کے اندر ایک زیر زمین عمارت ہے جسے ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے اور ہم نے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیا یہ ہیڈ کوارٹر اصل ہے"...... جولیا نے کہا۔

" یہ بات تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گی ۔پہلے معلوم نہیں ہو سکتی"...... عمران نے جواب دیا۔

" اب ہم نے پہلے استاریا جانا ہے یا براہ راست اطالیہ پہنچنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

" نہیں ۔ہم نے استاریا لازماً جانا ہے کیونکہ استاریا میں رونالڈو کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

مشیزی تباہ کرنا ضروری ہے ورنہ ہماری فیڈنگ ہمیں ایک قدم بھی آگے نہ چلنے دے گی اور ہم ختم کر دیئے جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

" ہم پاگو سے فلائٹ کے ذریعے جائیں گے لیکن دو گروپوں کی صورت میں ۔ایک گروپ میں میرے ساتھ صالحہ اور کیپٹن شکیل ہوں گے اور دوسرے گروپ میں جولیا کے ساتھ تنویر اور صفدر ہوں گے ۔ استاریا پہنچ کر تم لوگوں نے رونالڈو کا مشیزی روم تباہ کرنا ہے جبکہ میں رونالڈو کے چیف کو چیک کروں گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ مرکز کیسے چیک کیا جائے گا"...... جولیا نے پوچھا۔

" وہاں جا کر اخبار میں اشتہار دے دینا اور ساتھ ہی انعام کا اعلان بھی کر دینا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا ۔آپ بے فکر رہیں ۔ ہم اسے ٹریس کر لیں گے"۔ صفدر نے جولیا کا منہ بگڑتے دیکھ کر کہا۔

" لیکن تم سیدھی طرح جواب نہیں دے سکتے تھے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" بچوں کی طرح سوال مت کیا کرو۔ کام کرنے کا شوق ہو تو پھر کام کیا کرو"...... عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس میں بھی قصور تمہارا ہے ۔ تم نے ہمیں انگلی پکڑ کر چلنے پر

مجبور کر دیا ہے"...... اس بار تنویر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" تو پھر خاموشی سے انگلی پکڑ کر چلتے رہا کرو"...... عمران کا موڈ کسی طرح بھی درست نہیں ہو رہا تھا۔

" اٹھو اور جاؤ اپنے کمرے میں ۔ اپنے گروپ کو بھی لے جاؤ ۔ ہم خود ہی سب کچھ کر لیں گے ۔ جاؤ"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" اوکے ۔ آؤ کیپٹن شکیل "...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اس موقع پر ہمارا آپس میں اس طرح الجھنا الٹا ہمارے خلاف جائے گا ۔ اگر مس جولیا نے بچگانہ سوال کر ہی دیا تھا تو اس میں اتنا ناراض ہونے کی کیا ضرورت ہے"...... صفدر نے کہا۔

" میں نے اس لئے یہ سوال کیا تھا کہ اسے پہلے سے ہر بات معلوم ہوتی ہے"...... جولیا نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" معلوم تو ہوتی ہے لیکن اگر آسانی سے بتا دیا جائے تو اس کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے ۔ چلو اب بتا دیتا ہوں ۔ امید ہے اب اس کو پوری پوری اہمیت دی جائے گی ۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ مرکز کہاں ہے لیکن اس کو ٹریس کرنے کا ایک آسان طریقہ ہے کہ جس عمارت کی چھت پر بظاہر کراس میڈیا ایریل لگا نظر آئے لیکن اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایریل پر ایک سرخ رنگ کی تھالی لگی نظر آئے تو یہی سیٹلائٹ چیکنگ مرکز ہے کیونکہ اس سرخ تھالی کے ذریعے ہی ریز اور ویوز دونوں سیٹلائٹ اور گراؤنڈ مشینری کے درمیان رابطے میں رہتی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ تو بڑا مشکل کام ہے ۔ اب استاریا جیسے بڑے شہر میں لاکھوں کروڑوں میڈیا ایریل لگے ہوں گے ۔ ان میں سے سرخ تھالی کیسے ٹریس کی جائے گی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اس کا ایک اور آسان طریقہ ہے ۔ وہ یہ کہ سرخ رنگ کے پلاسٹک شیشوں والی عینک پہن لو ۔ تمہیں آسمان کی طرف جاتی ہوئی ریز کا دھارا صاف دکھائی دینے لگ جائے گا اور یہ عینک بچوں کے کھلونے بیچنے والی دکان سے عام مل جاتی ہے اور اگر تمہیں اس میں بھی کوئی پریشانی ہو تو چلو میں دے دیتا ہوں یہ عینک"۔ عمران نے کوٹ کی جیب سے ایک بچگانہ عینک نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دی۔

" اوہ ۔ تم اسے خرید بھی لائے ہو ۔ تم واقعی کام کرنا جانتے ہو"...... جولیا نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ اب تو بہرحال تم یہ مرکز تلاش کر لو گی لیکن یہ بتا دوں کہ اس مرکز کی حفاظت انتہائی سختی سے کی جا رہی ہو گی اس لئے انتہائی محتاط رہنا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" عمران صاحب ۔ اس مرکز کی تباہی کے بعد آپ سے ملاقات کہاں اور کیسے ہو گی "...... صفدر نے پوچھا۔

" دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اس لئے فکر مت کرو ۔ راہ نکل آئے گی ۔ میرے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر موجود ہے "...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا کیونکہ یہ بات اسے بھی معلوم تھی کہ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر سب کے پاس موجود ہیں۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ مارشل اٹنڈنگ یو "...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

" پاگو سے روبرٹ کی کال ہے جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" بات کراؤ "...... مارشل نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر ۔ میں روبرٹ بول رہا ہوں پاگو سے ۔ یہاں ایک گروپ کو چیک کیا گیا ہے ۔ یہ گروپ ایک عورت اور دو مردوں پر مشتمل ہے اور یہ گروپ اسٹاریا جانے کے لئے بس ٹرمینل پر موجود ہے "۔ روبرٹ نے کہا۔

" شک کی وجہ "...... مارشل نے پوچھا۔

"باس ۔ ان دونوں مردوں میں سے ایک نے دوسرے سے ایشیائی زبان میں بات کی ہے اور دوسرے کو صفدر کے نام سے پکارا ہے جس پر اس کی ساتھی عورت نے انہیں سختی سے ایشیائی زبان میں بات کرنے سے روک دیا ہے"....... روبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے حلیوں کی تفصیل بتاؤ اور حلیوں کے ساتھ ساتھ ان کے قدوقامت اور لباس وغیرہ کی تفصیل بھی بتا دو"....... مارشل نے کہا تو روبرٹ نے حلیوں، قدوقامت اور لباس کی تفصیل بتا دی۔

"یہ جس بس پر سوار ہو کر استاریا کے لئے روانہ ہوں اس بس کی تفصیل بھی بتا دینا"....... مارشل نے کہا۔

"یس سر۔ یہ بس میں بیٹھ چکے ہیں اور بس روانہ ہونے والی ہے"....... روبرٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ اس نے بس کے بارے میں ضروری تفصیلات بھی بتا دیں۔

"یہ بس کتنی دیر میں استاریا پہنچے گی"....... مارشل نے پوچھا۔

"سر۔ چار گھنٹے کا سفر ہے ۔ چار گھنٹے بعد بس استاریا کے پہلے سٹاپ کارگون پہنچ جائے گی"....... روبرٹ نے جواب دیا۔

"یہ گروپ تو دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل تھا ۔ اب جس گروپ کے بارے میں تم بتا رہے ہو یہ ایک عورت اور دو مردوں پر مشتمل ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ گروپ دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے اس لئے دوسرے گروپ کی تلاش جاری رکھو" ۔ مارشل نے تیز

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم کام کر رہے ہیں اور جلد ہی اسے بھی ٹریس کر لیں گے"....... روبرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے"....... مارشل نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبایا اور پھر فون سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"....... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"روبرٹ کی کال ٹیپ کر لی گئی ہے یا نہیں"....... مارشل نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ کر لی گئی ہے"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"سٹونز کو میرے آفس بھیجو"....... مارشل نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو سٹونز"....... مارشل نے کہا تو آنے والا نوجوان میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہی ہے اور اس کے ایک گروپ کو تارکی سے پاگو پہنچنے پر چیک کیا گیا ہے اور پھر اچانک یہ گروپ غائب ہو گیا ۔ ان کی ریز پکچرز حاصل کر لی گئی تھیں جو یہاں سیٹلائٹ میں فیڈ کر دی گئی ہیں تاکہ یہ گروپ چاہے جس میک اپ میں بھی ہو استاریا میں داخل ہوتے ہی چیک ہو جائے اور پھر اس کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن

اس کے ساتھ ساتھ پاگو میں بھی اس کی تلاش جاری رکھی گئی تھی ۔ ابھی پاگو سے روبرٹ کی کال آئی تھی"....... مارشل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے روبرٹ کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی ۔

" یس سر ۔ اب انہیں کارگون میں ہلاک کر دیا جائے "....... سٹونز نے کہا ۔

" یہ تمام معاملات انتہائی احتیاط طلب ہیں ۔ چونکہ ہیڈ کوارٹر داؤ پر لگا ہوا ہے اس لئے ہمیں ایک ایک قدم انتہائی احتیاط سے اٹھانا ہے ۔ اتفاق سے یہ گروپ تو ہماری نظروں میں آگیا ہے لیکن دوسرا گروپ غائب ہے اور یہ ضروری نہیں کہ وہ گروپ بھی اسٹاریا آئے ۔ ہو سکتا ہے وہ اسٹاریا کے ذریعے اطالیہ پہنچنے کی بجائے کسی اور راستے سے وہاں پہنچے اس لئے اگر ہم نے اس گروپ کا خاتمہ کر دیا تو پھر ہم دوسرے گروپ کو ٹریس کرنے کا موقع ضائع کر دیں گے اس لئے اس گروپ کو ہم نے بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر اس وقت تک قید رکھنا ہے جب تک دوسرا گروپ سامنے نہیں آجاتا ۔ پھر ہم دونوں گروپس کو ہلاک کر دیں گے اور اگر دوسرا گروپ ٹریس نہ ہو سکا تو پھر اس گروپ سے دوسرے گروپ کے بارے میں معلوم کیا جا سکے گا ۔ ان کی ہلاکت تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے "....... مارشل نے کہا ۔

" یس سر "....... سٹونز نے جواب دیا ۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" تفصیل ایک بار پھر سن لو ۔ اس کے بعد کارگون پہنچ جاؤ ۔ ان تینوں کو تم بے ہوش کر کے یہاں لے آنا اور سپیشل پوائنٹ پر قید کر کے مجھے اطلاع دینی ہے لیکن یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے تمام کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے ۔ تمہاری معمولی سی کوتاہی سے بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے "....... مارشل نے کہا ۔

" آپ بے فکر رہیں باس ۔ ہم بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں گے اور پھر ان تینوں کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا جائے گا اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ کارگون پر بہت بڑا بس ٹرمینل ہے اور وہاں پولیس کی تعداد بھی کافی ہوتی ہے اس لئے وہاں کی بجائے اس پہلے سٹاپ پر کام کرنا زیادہ محفوظ رہے گا "....... سٹونز نے جواب دیا ۔

" ٹھیک ہے ۔ ان کے پاس کوئی سامان وغیرہ ہو تو اسے بھی ساتھ لے آنا ضروری ہے "....... مارشل نے کہا ۔

" یس باس "....... سٹونز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" وہاں کی پولیس کے بارے میں کیا انتظام کرو گے ورنہ وہ ہیلی کاپٹر کے بارے میں اطلاعات ملنے پر یہاں کی پولیس سے رابطہ کر لیں گے "....... مارشل نے کہا ۔

" سر ۔ اس کا انتظام بھی ہو جائے گا ۔ یہ میرا کام ہے "....... سٹونز نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوکے ۔ جاؤ اور پھر کام ہونے پر مجھے اطلاع دینا "....... مارشل

نے کہا اور سٹونز نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اٹھ کر سلام کر کے واپس مڑ گیا ۔ اس کے باہر جانے کے بعد مارشل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"سیٹلائٹ چیکنگ سنٹر کے انچارج ڈیوڈ سے بات کراؤ"۔ مارشل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارشل نے کہا۔

"ڈیوڈ لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"...... مارشل نے کہا۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ۔ جن چھ افراد کی ریز پکچرز تمہیں بھجوائی گئی تھیں انہیں تم نے سیٹلائٹ میں فیڈ کر دیا ہے"...... مارشل نے کہا۔

"یس چیف"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ چھ افراد تین تین کے دو گروپوں میں تقسیم ہو چکے ہیں ۔ ایک گروپ کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے ۔ وہ بس کے ذریعے پاگو سے استاریا پہنچ رہا ہے اور انہیں استاریا کے پہلے سٹاپ کارگون سے پہلے ہی اغوا کر کے بذریعہ ہیلی کاپٹر یہاں لایا جائے گا ۔ البتہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

دوسرے گروپ کے بارے میں ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ۔ اس دوسرے گروپ کو تم نے چیک کرنا ہے"...... مارشل نے کہا۔

"یس چیف ۔ ہم انہیں چیک کر لیں گے"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"محتاط رہنا اور جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے تم نے مجھے فوری تفصیلی رپورٹ دینی ہے تاکہ اس گروپ کو کور کیا جا سکے"...... مارشل نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارشل نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارشل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارشل نے کہا۔

"سرچیف کی کال ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا ۔ ہیلو سرچیف ۔ میں مارشل عرض کر رہا ہوں"۔ مارشل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی"...... دوسری طرف سے بھاری لہجے میں کہا گیا تو مارشل نے اب تک ملنے والی معلومات اور کئے گئے اقدامات کی تفصیل بتا دی ۔

"تمام اقدامات انتہائی احتیاط سے کرنے ہیں۔ اور ان دونوں گروپوں کا ہر صورت اور ہر قیمت پر استاریا میں ہی خاتمہ کرنا ہے"۔

دوسری طرف سے بھاری لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر چیف"....... مارشل نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور مارشل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا پھر تقریباً تین گھنٹوں کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارشل نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سٹونز لائن پر ہے جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ یس۔ کراؤ بات"....... مارشل نے چونک کر کہا۔

"ہیلو سر۔ میں سٹونز بول رہا ہوں سپیشل پوائنٹ سے"۔ سٹونز کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... مارشل نے پوچھا۔

"سر۔ جس طرح طے ہوا تھا ویسے ہی عمل کیا گیا اور یہ تینوں افراد اس وقت بے ہوشی کے عالم میں سپیشل پوائنٹ کے زیرو روم میں موجود ہیں"....... سٹونز نے جواب دیا۔

"کوئی پرابلم"....... مارشل نے پوچھا۔

"نو سر۔ سب اوکے ہو گیا ہے۔ پولیس کو پہلے سے کور کر لیا گیا تھا اس لئے آل از اوکے"....... سٹونز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی انہیں زیرو روم میں رہنے دو اور زیرو روم کو لاکڈ رکھنا جب تک دوسرے گروپ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل جاتی۔ اگر اطلاع مل گئی تو انہیں زیرو روم میں سائنائیڈ گیس پھیلا کر ختم کر دیا جائے گا اور اگر دوسرے گروپ کے بارے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں کوئی اطلاع نہ ملی تو پھر ان سے پوچھ گچھ کی جائے گی"۔ مارشل نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"....... مارشل نے کہا اور اطمینان بھرا طویل سانس لے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تین افراد تو قابو میں آ گئے تھے۔ اب تین رہ گئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ زیرو روم سے ان کی اجازت کے بغیر کوئی آدمی بھی نہیں نکل سکتا کیونکہ زیرو روم کو سائنسی قید خانے کے طور پر بنایا گیا تھا۔ اب اسے ڈیوڈ کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ دوسرا گروپ بھی ہاتھ آ جائے تو وہ ان چھ افراد کا خاتمہ کر کے سر چیف کی نگاہوں میں سرخرو ہو سکے۔

" کیا ہمارا اسٹاریا جانا ضروری ہے مسٹر مائیکل ۔ ہم براہ راست بھی تو اطالیہ جا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا ۔ عمران، کیپٹن شکیل اور صالحہ تینوں بس کے ذریعے اسٹاریا جا رہے تھے ۔ بس میں مسافروں کی تعداد خاصی کم تھی اس لئے صالحہ علیحدہ سیٹ پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عمران اور کیپٹن شکیل اکٹھے ہی علیحدہ سیٹوں پر موجود تھے ۔ جب سے بس پاگو سے روانہ ہوئی تھی عمران نے سیٹ کے ساتھ سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لی تھیں ۔ کیپٹن شکیل کافی دیر تک ایک رسالہ جو وہیں بس کے ریک میں پڑا تھا، اٹھا کر پڑھتا رہا تھا ۔ پھر اس نے رسالہ بند کر کے واپس ریک میں رکھا اور عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے بات کر دی ۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" مسٹر گراہم ۔ ہم نے اصلیت بھی تو معلوم کرنی ہے ۔ بغیر اسٹاریا جائے اصلیت کیسے معلوم ہو سکے گی"...... عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے ہوئے آہستہ سے جواب دیا ۔

" وہ چیکنگ ۔ اس کا کیا ہو گا ۔ جیسے ہی ہم اسٹاریا میں داخل ہوں گے وہ ہمیں چیک کر لیں گے ۔ پھر"...... کیپٹن شکیل نے کہا ۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جب مجھے اس بارے میں معلوم ہوا تھا تو میں نے ایکریمیا میں ایک بڑے سائنس دان کو فون کر کے اس سے اس بارے میں تفصیلی ڈسکشن کر لی تھی کیونکہ یہ میرے لئے بھی نئی بات تھی ۔ بہرحال یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر میک اپ میں سیسے کی خاص تناسب سے مقدار شامل کر دی جائے تو سیٹلائٹ چیکنگ ریز چیک نہیں کر سکتیں اور جو میک اپ مجھ سمیت سب نے کیا ہوا ہے اس میں سیسے کی مطلوبہ مقدار موجود ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔

" آپ نے سب کو پہلے ہی بتا دینا تھا ۔ سب اس سلسلے میں پریشان تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا ۔

" ہاں ۔ مجھے اس کا خیال ہی نہیں رہا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" عمران صاحب ۔ یہ رونالڈو کیا کسی آدمی کا نام ہے یا کسی کلب کا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا ۔

"کلب کا نام ہے لیکن خفیہ کلب ۔ ایسا کلب جس کے بارے میں عام لوگ نہیں جانتے ۔ صرف مخصوص افراد ہی اس بارے میں جانتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کو کس طرح چیک کیا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اخبار میں اشتہار دے کر"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ پہلے سے معلوم کر چکے ہیں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"مسٹر گراہم ۔ ہماری تمام توجہ اور جدوجہد نامعلوم سے معلوم کی طرف ہوتی ہے اور نامعلوم سے معلوم تک کا یہ سفر بے حد کٹھن ہوتا ہے ۔ مجھ سے پوچھنے کی بجائے اگر تم خود اپنے ذہن پر زور ڈالو کہ ہم کیسے معلوم کر سکیں گے تو تم بھی نامعلوم سے معلوم تک پہنچ سکتے ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ہم نے ہی سب کچھ سوچنا ہے تو آپ کا کیا فائدہ"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہی آپ لوگوں کی مہربانی ہے کہ آپ مجھ پر اس قدر اعتماد کرتے ہیں لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ تمہیں بھی سوچنا ہو گا ۔ میں تو فانی انسان ہوں ۔ کسی بھی وقت فنا ہو سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"اگر میری بجائے یہاں جولیا ہوتی تو آپ کو اس بات کا درست انداز میں جواب دیتی ۔ آپ کی بات سن کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ابھی آپ خود بھی اس معاملے میں سوچنے کے مرحلے میں ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے بہرحال سوچنا شروع کر دیا ہے ۔ یہ نیک فال ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ اس طرح منہ اٹھا کر نہیں چل دیتے اور نہ ہی تنویر کی طرح سوچتے ہیں کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا ۔ آپ شطرنج کے کھلاڑی کی طرح تمام خانوں کو نظر میں رکھ کر چال چلتے ہیں اس لئے یہ تو ممکن ہی نہیں کہ آپ سوچے بغیر اسٹاریا روانہ ہو گئے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں تمہارے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ تم سوچو ۔ فرض کرو اگر تم اکیلے ہوتے تو اس سچوئیشن میں کیا کرتے"...... عمران نے کہا۔

"میں سیسے کا میک اپ کئے بغیر وہاں جاتا جس کے نتیجے میں وہ مجھ پر ہاتھ ڈال دیتے اور اس طرح ان کی شناخت ہو جاتی ۔ اس کے بعد آگے بڑھنے کا راستہ بن جاتا ۔ دوسری صورت یہ ہوتی کہ وہاں انڈر ورلڈ کے کسی بھی کلب کے کسی بھی فرد سے رونالڈو کلب کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکتی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پہلا راستہ رسکی ہے جبکہ دوسرا راستہ رسکی نہیں ہے اس لئے

دوسرا راستہ درست ہے۔ پہلے راستے میں اگر ہم ٹریس ہو جاتے ہیں تو پھر یہ ضروری نہیں کہ ہم ہی کامیاب ہوں۔ دوسرے بھی کامیاب ہو سکتے ہیں اور ہمارا خاتمہ بالخیر بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عمل کی بھاگ دوڑ ہماری بجائے دوسروں کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ وہ اگر غلطی نہ کریں تو ہمارے پاس بچ نکلنے کا کوئی سکوپ نہ ہو گا جبکہ دوسرے راستے میں عمل کی بھاگ دوڑ ہمارے ہاتھوں میں ہو گی اور اگر ہم کوئی غلطی نہ کریں تو کامیابی ہمارے ساتھ ہو گی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو فلاسفروں کا سا انداز اپنا لیا ہے۔ بہرحال میری بات کا جواب یہ ہے کہ آپ اس دوسرے راستے سے رونالڈو کلب تک پہنچیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اور کیپٹن شکیل نے دوبارہ رسالہ اٹھا کر کھول لیا لیکن دوسرے لمحے اس کے کان میں صالحہ کی آواز پڑی تو اس نے چونک کر اس طرف دیکھا جدھر صالحہ اکیلی سیٹ پر موجود تھی۔ صالحہ نے اسے سیٹ پر آنے کا اشارہ کیا تو کیپٹن شکیل نے رسالہ واپس ریک میں رکھا اور اٹھ کر صالحہ کے ساتھ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے"...... کیپٹن شکیل نے صالحہ سے پوچھا۔

"یہاں سے آگے ایک چھوٹا سا اڈا آ رہا ہے جہاں بس رکتی ہے۔ وہاں ایک عجیب واردات آج ہی ہو چکی ہے اور میرے خیال میں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کیا گیا ہے"...... صالحہ نے آہستہ سے کہا تو کیپٹن شکیل چونک پڑا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ کس طرح معلوم ہوا ہے آپ کو"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے عقب میں جو لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا ہے یہ اپنے ساتھی کو بتا رہا تھا اور میں نے سن لیا"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"کیا بتا رہا تھا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"یہ اپنے ساتھی کو بتا رہا تھا کہ وہ اس بس سے پہلے والی بس میں سوار ہو کر اسٹاریا جا رہا تھا کہ اس اڈے پر اچانک وہ بے ہوش ہو گیا پھر جب اسے ہوش آیا تو اس وقت بس کے لوگوں کو بھی ہوش آ رہا تھا۔ وہ نیچے اترا تو اڈے پر موجود ہر آدمی اس کیفیت میں مبتلا تھا۔ پھر جب سب کو ہوش آیا تو سب حیران رہ گئے اور پھر پتہ چلا کہ بس میں سوار ایک عورت اور دو مرد غائب ہیں اور پھر ایک شہادت بھی مل گئی کہ ایسی کارروائی ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے کی گئی ہے۔ پھر پولیس آ گئی تو یہ آدمی پولیس کے سامنے بیان دینے کی بجائے واپس جاتی ہوئی ایک جیپ سے لفٹ لے کر وہاں سے پچھلے اڈے لاساگو چلا گیا۔ اس کے ساتھی نے پوچھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تو اس آدمی نے اسے بتایا کہ اس کے پاس اسمگلنگ کے ایسے آئیٹمز تھے جنہیں وہ کسی صورت بھی پولیس کے سامنے نہ لا سکتا تھا اور اس کے

خیال کے مطابق پولیس نے سب کی تلاشی لینی تھی اس لئے وہ خاموشی سے سلپ ہو گیا اور اب اس بس کے ذریعے پچھلے اڈے سے سوار ہو کر دوبارہ اسٹاریا جا رہا ہے۔ جولیا اور اس کے ساتھی بھی پچھلی بس سے ہی اسٹاریا گئے ہیں اور ایک عورت اور دو مردوں سے بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ جولیا اور اس کے ساتھی تھے اور پھر یہ واردات اس انداز میں کی گئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کام سارج کا ہی ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی عام واردات نہیں ہو سکتی"۔ صالحہ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بس کی رفتار آہستہ ہونے لگی اور پھر وہ سڑک سے ہٹ کر ایک سائیڈ پر ہوتی ہوئی چھوٹے سے لیکن خاصے گنجان اڈے میں داخل ہو کر رک گئی تو کیپٹن شکیل تیزی سے اٹھا اور بس سے نیچے اتر گیا جبکہ صالحہ اٹھ کر عمران کے ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے عمران کو بھی وہ ساری تفصیل بتا دی جو اس نے پہلے کیپٹن شکیل کو بتائی تھی۔ عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو تو سارج والے چیک ہی نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا تو صالحہ چونک پڑی۔

"کیوں۔ جبکہ آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ ہماری ریز تصویریں انہوں نے سیٹلائٹ میں فیڈ کر رکھی ہیں"...... صالحہ نے کہا تو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

عمران نے اسے میک اپ میں سیسے کی مقدار شامل کرنے کے بارے میں بتا دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ واردات جولیا اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ وہ عورت اور دو مرد کوئی اور تھے"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔ کارروائی جولیا اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہی ہوئی ہے کیونکہ ایسی کارروائی عام لوگوں کے ساتھ نہیں ہو سکتی لیکن میں دو باتیں سوچ رہا ہوں۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے اتنا بڑا ڈرامہ کر کے ان کو اغوا کرنے کی بجائے سیدھے سادھے انداز میں کارروائی کیوں نہیں کی اور دوسری بات یہ کہ وہ انہیں ہلاک کرنے کی بجائے اغوا کر کے کیوں لے گئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل واپس آ گیا اور پھر اس نے بتایا کہ واقعی ایسی کارروائی ہوئی ہے اور اغوا ہونے والے جولیا اور اس کے ساتھی تھے۔ پھر پولیس کوئی کارروائی کئے بغیر واپس چلی گئی۔

"لیکن عمران صاحب۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں تو سیسے کی مقدار شامل تھی۔ پھر وہ کیسے چیک ہو گئے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ آگے والی خالی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اور مڑ کر سیٹ پر موجود صالحہ اور عمران سے بات کر رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے آپس میں کوئی ایسی بات پاگو میں کی ہے۔ شاید ان میں سے کسی نے پاکیشیائی

زبان استعمال کی ہو یا کوئی اور ایسی بات کی ہو کہ سارج کو ان کے بارے میں پیشگی اطلاع مل گئی اور انہوں نے استاریا میں داخل ہونے سے پہلے ہی واردات کر دی کیونکہ استاریا میں خاصا بڑا ٹریفک ہو گا۔ وہاں اس انداز کی کارروائی تقریباً ناممکن ہے اور انہیں اس لئے اغوا کیا گیا ہے تاکہ ان سے ہمارے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکے کیونکہ پاگو میں ہمارے میک اپ کرنے سے پہلے مخبروں نے انہیں ہماری تعداد کے بارے میں تفصیل بتا دی ہو گی کہ دو عورتیں اور چار مرد۔ اگر سیٹلائٹ چیکنگ ہوتی تو وہ استاریا میں داخل ہونے کے بعد ہوتی۔ استاریا سے پہلے ممکن نہیں تھی کیونکہ ایسی چیکنگ ریز کی رینج بہت محدود ہوتی ہے"....... عمران نے تفصیل سے جواب دیا تو صالحہ اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"اب ہمیں پہلے انہیں چھڑانا ہو گا"....... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ وہ لوگ اپنا بچاؤ خود کر سکتے ہیں۔ ان کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اپنا مشن پورا کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب"....... صالحہ نے شاید احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرنا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ جولیا اور اس کے ساتھی تر نوالہ نہیں ہیں۔ وہ اپنا تحفظ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کے ذہنوں میں بھی یہ بات ہو سکتی ہے کہ اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

انداز کی کارروائی کا اس علاقے میں بھی چرچا ہو گا اور جب ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمارے ساتھی پکڑے گئے ہیں تو لامحالہ ہم انہیں چھڑانے کی کوشش کریں گے اور اس طرح آسانی سے ان کے ہاتھوں ٹریپ ہو جائیں گے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب"....... صالحہ نے کہا اور اٹھ کر دوبارہ اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی تو کیپٹن شکیل بھی اس سیٹ سے اٹھ کر عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بس دوبارہ چل پڑی اور عمران نے ایک بار پھر سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اس کے چہرے پر ایسا سکون اور اطمینان تھا کہ کیپٹن شکیل کو بے حد حیرت ہو رہی تھی جبکہ خود اس کے اپنے دل میں اس وقت سے شدید بے چینی اور اضطراب موجود تھا جب سے اس نے صالحہ سے جولیا اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سنا تھا لیکن ظاہر ہے وہ عمران کو تو کچھ نہ کہہ سکتا تھا اس لئے اس نے اپنے طور پر اس ساری سچوئیشن کے بارے میں غور کرنا شروع کر دیا جبکہ بس اب تیزی سے استاریا کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

صفدر کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کا ذہن جیسے دھند میں لپٹا رہا پھر جس طرح ریشمی پردہ کسی چکنی سطح سے سرکتا ہے اس طرح اس کے ذہن پر چھائی ہوئی دھند بھی چھٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر پھیل گئے ۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت بس میں سوار تھا اور بس اسٹاریا سے پہلے ایک چھوٹے سے اڈے میں داخل ہو کر جیسے ہی رکی یکلخت ایک ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا اور اس کے بعد اس کا ذہن تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا ۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے یہ محسوس کر کے حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا کہ اس کے جسم کی حرکت بے حد سست اور معمولی تھی ۔

" یہ سب کیا ہو گیا ہے "...... صفدر نے سوچا اور ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی اور اس بار گو اس کے جسم نے پہلے سے زیادہ تیز

RAFREXO@HOTMAIL.COM

حرکت کی تھی لیکن پھر بھی وہ پوری طرح اٹھ نہ سکا تھا ۔ صفدر نے گردن گھمائی تو اس نے اپنے ساتھ ہی فرش پر جولیا اور تنویر کو بھی پڑے ہوئے دیکھا ۔ ان دونوں کے جسموں میں بھی معمولی سی حرکت کے تاثرات موجود تھے لیکن ابھی وہ پوری طرح ہوش میں نہیں آئے تھے ۔ صفدر نے ایک بار پھر اپنے جسم میں موجود تمام قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن اتنی کوشش سے ہی اس کا سانس یکلخت اس طرح پھول گیا تھا جیسے وہ میلوں سے تیز دوڑتا ہوا یہاں پہنچا ہو لیکن اسے یہ خوشی تھی کہ وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا ہے ۔ چند لمحوں بعد جب اس کا سانس معمول پر آ گیا تو اس نے پیچھے دیوار کی طرف کھسکنا شروع کر دیا اور پھر کافی دیر کی مسلسل جدوجہد کے بعد وہ آخر کار دیوار سے پشت لگا کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گیا ۔ اب اس نے غور سے اس کمرے کا جائزہ لیا ۔ یہ کمرہ تمام تر گہرے سبز رنگ کے موٹے شیشے کا بنا ہوا تھا ۔ اس میں بظاہر کوئی دروازہ یا کھڑکی موجود نہ تھی ۔ فرش پر گہرے سبز رنگ کا موٹا سا قالین بچھا ہوا تھا ۔ چھت بھی سبز رنگ کے شیشے کی تھی جس میں سے تیز روشنی نکل کر اس پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی ۔ اس کے علاوہ وہاں اور کچھ موجود نہ تھا ۔ ابھی صفدر اس کمرے کا جائزہ لے رہا تھا کہ اس نے جولیا کی کراہ سنی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا ۔ جولیا آہستہ آہستہ آنکھیں جھپک رہی تھی جبکہ تنویر صرف کسمسا رہا تھا ۔

"مس جولیا۔ مس جولیا۔ میں صفدر ہوں"...... صفدر نے اونچی آواز میں کہا تو جولیا کے جسم نے جھٹکا کھا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ پوری طرح نہ اٹھ سکی جبکہ اسی وقت تنویر کے منہ سے بھی کراہ نکلی اور پھر صفدر ان دونوں کو پوری طرح ہوش میں آنے اور اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھتا رہا اور ساتھ ساتھ ان کی ہمت بھی بڑھاتا رہا اور پھر کافی دیر بعد صفدر کی طرح وہ دونوں بھی نہ صرف اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گئے بلکہ دونوں پیچھے کھسک کر دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ یہاں تو کافی سردی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی خنکی کا احساس ہو رہا ہے۔ بہر حال ہم کسی کی قید میں ہیں اور ہمارے جسموں کو بے حس کر دیا گیا تھا اور شاید اسی لئے انہوں نے ہمیں باندھنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی"...... صفدر نے جواب دیا۔

"یہاں کوئی دروازہ بھی نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"دروازہ بظاہر تو نہیں ہے لیکن ہماری اندر موجودگی بتا رہی ہے کہ آمد و رفت کے لئے کوئی نہ کوئی دروازہ ہو گا"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کر دی کافی کوشش کے بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے لئے اسے اپنی پشت پر موجود گہرے سبز رنگ کے شیشے کی دیوار کا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سہارا لینا پڑا تھا جبکہ جولیا اور تنویر ابھی اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ صفدر نے اپنے جسم کو پوری طرح حرکت میں لانے کے لئے ہلکی ورزش شروع کر دی اور پھر جب جولیا اور تنویر دونوں اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے تو صفدر اب پوری طرح حرکت میں آ چکا تھا۔ صفدر نے اپنے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن اس کے لباس کی تمام جیبیں ہر قسم کے سامان سے خالی تھیں حتیٰ کہ کلائی پر موجود ٹرانسمیٹر گھڑی بھی غائب تھی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر شیشے کی دیواروں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کوئی درز نظر آ جائے جس کے ذریعے وہ دروازے کو کھول سکے لیکن ایسے لگتا تھا جیسے تمام دیواریں ایک ہی شیشے کی بنی ہوئی ہوں۔ اس نے فرش پر پیر مار کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ شاید فرش کسی جگہ سے کھوکھلا ہو لیکن ایسی کوئی جگہ اسے محسوس نہ ہوئی۔ پورے کمرے کا فرش ہر لحاظ سے ٹھوس تھا جبکہ اس دوران تنویر اور جولیا بھی ورزشیں کر کے اب پوری طرح حرکت میں آ چکے تھے۔

"اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ شیشے کو توڑا جائے"...... صفدر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اس نے خود ہی آگے بڑھ کر پوری قوت سے شیشے پر مکا مار دیا۔ شیشے پر تو معمولی سا اثر بھی نہیں ہوا البتہ صفدر کو اپنا ہاتھ کئی بار جھٹکنا پڑا۔

"اتنی آسانی سے اگر ہم یہاں سے نکل سکتے تو وہ لازماً ہمیں باندھ کر رکھتے ۔ یہ بلٹ پروف شیشہ ہو گا ۔ البتہ عمران ایسے شیشے کا مرکز تلاش کر کے اسے توڑ لینے کا ماہر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران تمہارے اعصاب پر سوار ہے ۔ ہر کام کا ماہر عمران ہے ۔ اسی وجہ سے اس کے نخرے بڑھ گئے ہیں ۔ میں توڑتا ہوں اسے"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پوری قورت سے شیشے پر لات ماری لیکن سوائے اس کے کہ جھٹکا کھا کر وہ اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا اور کچھ نہ ہوا تھا۔

"تم ہر کام جسمانی طاقت کی بناء پر کرنے کا سوچتے ہو اس لئے ناکام رہتے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بہرحال یہاں سے نجات تو حاصل کرنی ہے ۔ اب ہم اطمینان سے یہاں بیٹھے تو نہیں رہ سکتے"...... صفدر نے کہا۔

"میرے خیال میں تمہارے مکے اور تنویر کی لات ابھی کام دکھائے گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر پوچھا ۔ تنویر بھی نیچے گر کر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا ۔ وہ بھی جولیا کی بات سن کر اس کی طرف مڑ گیا تھا۔

"ان لوگوں کے خیال کے مطابق ہم حرکت نہ کر سکیں گے ۔ یہاں مخصوص انداز کی خشکی بتا رہی تھی کہ یہاں کوئی ایسی گیس پھیلائی گئی ہے جو اعصاب کو شل کر دیتی ہے ۔ اسی وجہ سے وہ لوگ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اپنی جگہ پر مطمئن ہوں گے لیکن ہم نے اپنی ہمت اور قوت ارادی سے نہ صرف اپنے آپ کو چست کر لیا ہے بلکہ مخصوص ورزشوں سے اپنے اعصاب کو بھی دوبارہ طاقتور کر دیا ہے اس لئے وہ اس بات کی توقع ہی نہ کر رہے ہوں گے کہ اس طرح شیشے پر مکا اور لاتیں ماری جا سکتی ہیں اور یقیناً یہ آوازیں ان تک پہنچ جائیں گی اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم ان کی توقع کے خلاف دوبارہ حرکت میں آ چکے ہیں ۔ اس کے بعد وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے ۔ یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے"...... جولیا نے تفصیل سے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں یہاں اس انداز میں کیوں رکھا گیا ہے ۔ اگر وہ لوگ ہماری شناخت کر چکے ہیں تو وہ تو ہمیں وہیں بس میں ہی گولیوں سے اڑا سکتے تھے ۔ پوری بس کو میزائل فائر کر کے تباہ کر سکتے تھے ۔ اس طرح ہمیں یہاں لے آنے اور پھر قید رکھنے کا اصل مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر جیسے ہی صفدر کی بات ختم ہوئی ۔ اچانک چھت پر کٹک کی آواز سنائی دی اور یہ تینوں بے اختیار چھت کی طرف دیکھنے لگے ۔

"تم تینوں نہ صرف ہوش میں آ گئے ہو بلکہ حرکت میں بھی ہو ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ایک مردانہ آواز کمرے میں سنائی دی ۔ آواز چھت کی طرف سے آ رہی تھی ۔ بولنے والے کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو ۔ یقیناً اس کٹک کی

آواز کے بعد انہیں کسی سکرین پر دیکھا جا رہا تھا۔

" تم کون ہو۔ ہم کہاں ہیں اور ہمیں یہاں کیوں قید کیا گیا ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور استاریا جا رہے تھے"...... صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

" میں گرگیگ بول رہا ہوں۔ میرا تعلق سارج سے ہے۔ تم اس وقت استاریا میں سارج کے ایک سپیشل پوائنٹ پر موجود ہو۔ تم تینوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... اسی آواز نے کہا جس نے اپنا نام گرگیگ بتایا تھا۔

" پاکیشیائی۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ہم تو ایکریمین ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" تمہارے میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن میک اپ واش نہیں ہو سکے۔ اس کے باوجود ہمیں مکمل یقین ہے کہ تم تینوں پاکیشیائی ہو اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... گرگیگ نے جواب دیا۔

" کیسے تمہیں یقین آگیا۔ آخر کوئی وجہ بھی تو ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ تم نے پاگو کے بس ٹرمینل پر پاکیشیائی زبان میں باتیں کی تھیں۔ تمہیں صفدر کے نام سے پکارا گیا تھا اور ابھی کچھ دیر پہلے تم نے عمران کا نام لیا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ عمران تمہارا لیڈر ہے"...... گرگیگ نے جواب دیا تو ان تینوں نے بیک وقت ہی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

طویل سانس لئے کیونکہ انہیں یاد آگیا تھا کہ واقعی تنویر نے پاگو بس ٹرمینل پر صفدر کو مخاطب کر کے پاکیشیائی زبان میں بات کی تھی جس میں اس نے صفدر کا نام بھی لیا تھا اور جولیا نے اسے پاکیشیائی زبان میں بات کرنے سے روکا تھا اور پھر کچھ دیر پہلے جولیا نے بھی بے ساختہ انداز میں عمران کا نام لیا تھا۔

" سیاح تو کئی زبانیں بول سکتے ہیں۔ یہ کون سی وجہ ہوئی۔ ہمیں چار زبانیں آتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" ہم نے تمہیں اب تک موت کے گھاٹ اس لئے نہیں اتارا کہ اگر تمہارے باقی ساتھی ایک عورت اور دو مرد دستیاب نہ ہو سکے تو پھر تم سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم اب زیادہ دیر انتظار نہیں کریں گے۔ باس کسی بھی لمحے یہاں آ سکتا ہے اور پھر تم تینوں ٹیپ ریکارڈر کی طرح بجنے لگ جاؤ گے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس کمرے سے رہائی ناممکن ہے۔ ان شیشوں پر توپ کا گولہ بھی اثر نہیں کر سکتا اس لئے ابھی موت کا انتظار کرو"...... گرگیگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہماری یہاں ہونے والی باتیں کہیں سنی جا رہی ہیں"...... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

" ہاں"...... صفدر نے مختصر سا جواب دیا۔

" ہمیں ہر صورت میں یہاں سے نکلنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں ۔لیکن کیسے "...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا ۔ظاہر ہے کیسے کا جواب اس کے پاس نہ تھا۔

"میرے خیال میں ہمیں بہرحال انتظار کرنا ہو گا ۔پوچھ گچھ کے لئے انہیں بہرحال ہمیں کہیں لے جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ضروری نہیں ہے کیونکہ اس کمرے کی مخصوص ساخت بتا رہی ہے کہ یہاں کوئی سائنسی حربہ استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ ویسے بھی سارج بین الاقوامی تنظیم ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ ۔اوہ ۔ایک منٹ ۔میں اب اسے توڑ سکتا ہوں"۔ خاموش کھڑے تنویر نے یکلخت پرجوش لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اپنے ایک بوٹ کا لمبا سا تسمہ کھولنا شروع کر دیا ۔تسمہ ہاتھ میں لے کر وہ شیشے کی دیوار کی طرف بڑھا ۔جولیا اور صفدر دونوں حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے کیونکہ انہیں بظاہر کوئی ایسی بات نظر نہیں آ رہی تھی جس سے وہ سمجھ سکتے کہ تنویر شیشہ توڑنے میں کامیاب ہو جائے گا ۔تنویر شیشے کی دیوار کے قریب پہنچ کر جھکا اور اس نے وہاں موجود فرش پر بچھے ہوئے قالین کو ہاتھ سے پیچھے کی طرف کیا اور پھر بوٹ کے تسمے کے ایک سرے کو فرش اور شیشے کی دیوار کے درمیان موجود معمولی سی درز کے ذریعے باہر نکال دیا ۔جب تسمہ آدھے سے زیادہ باہر چلا گیا تو تنویر سیدھا ہوا اور اس نے وہ بوٹ اتارا جس کا تسمہ وہ پہلے ہی نکال چکا تھا ۔جولیا اور

RAFREXO@HOTMAIL.COM

صفدر ابھی تک حیرت بھری نظروں سے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہے تھے ۔تنویر نے بوٹ کی ایڑی کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو اس کی ٹو کے نیچے سے ایک تیز پھل والی باریک سی چھری باہر نکل آئی ۔تنویر نے اس چھری کو شیشے کے عین اس جگہ رکھا جہاں سے تسمہ باہر نکل رہا تھا اور پھر پوری قوت سے اس تیز چھری کی مدد سے دباؤ ڈال کر شیشے پر ایک باریک سی لکیر ڈال دی ۔پھر اس نے بوٹ کو ایک طرف رکھا اور تسمہ کھینچ کر اس نے اسے دوبارہ بوٹ کے مخصوص سوراخوں میں ڈال کر بوٹ پہنا اور تسمہ کس دیا ۔بوٹ کی ایڑی کو ایک بار پھر مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو چھری غائب ہو گئی اور تنویر پیچھے ہٹ کر جولیا اور صفدر کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"کیا کیا ہے تم نے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی نتیجہ سامنے آجائے گا ۔انتظار کرو"...... تنویر نے شعبدہ بازوں کے سے انداز میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کڑ کڑ کی تیز آواز کے ساتھ ہی شیشے کے درمیان چھت تک ایک درز سی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے اس جگہ پر لات ماری جہاں یہ درز نما لکیر بنی تھی ۔اس کے ساتھ ہی ایک زور دار چھناکا ہوا اور شیشہ ٹوٹ کر دوسری طرف جا گرا اور اتنی جگہ بہرحال بن گئی کہ ایک آدمی آسانی سے باہر جا سکتا تھا ۔باہر ایک راہداری نظر آ رہی تھی ۔تنویر اچھل کر اس جگہ کو کراس کر کے باہر نکل گیا تو اس کے

پیچھے حیرت سے بت بنے کھڑے جولیا اور صفدر بھی تیزی سے حرکت میں آئے اور چند لمحوں بعد وہ بھی اس شیشے والے کمرے سے باہر آ چکے تھے ۔ باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی ۔ اس راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا جبکہ سائیڈ میں موجود ایک دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا ۔ صفدر نے اسے مزید کھولا اور اندر جھانکا تو وہ چونک پڑا کیونکہ یہاں ایک بڑی سی سکرین موجود تھی لیکن سکرین آف تھی اور اس کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔ جولیا اور تنویر سامنے موجود دروازے کو کھولنے کی کوشش میں مصروف تھے کہ دوسری طرف سے کئی آدمیوں کے قدموں کی آوازیں سنائی دیں ۔

" ادھر کمرے میں آ جاؤ ۔ جلدی "...... صفدر نے کہا تو جولیا اور تنویر تیزی سے اس سائیڈ روم میں داخل ہو گئے ۔ صفدر نے پہلے کی طرح دروازے کو تھوڑا سا کھول دیا اور پھر تینوں ہی دروازے کے ساتھ ہی دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے ۔ ان کے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز نہ تھی اس لئے وہ اس انداز میں کھڑے تھے کہ جیسے ہی کوئی اندر داخل ہو وہ اس پر حملہ کر کے اس سے اسلحہ چھین سکیں ۔

" ارے ۔ یہ کیا ۔ یہ شیشہ تو ٹوٹ گیا ۔ یہ کیا "...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" زیرو روم تو خالی ہے اور یہ دروازہ بھی بند تھا ۔ اوہ ۔ تو وہ یہاں سکرین روم میں ہیں "...... ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو صفدر یکلخت تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے دروازے کی دوسری سائیڈ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پر کھڑا ہوا آدمی چیختا ہوا اچھل کر اپنے پیچھے کھڑے دوسرے آدمی سے ٹکرا کر نیچے گرا ۔ اسی لمحے ایک دھماکہ ہوا اور صفدر اچھل کر دروازے کی سائیڈ سے جا ٹکرایا لیکن گرنے سے پہلے اس کا جسم کسی بند سپرنگ کی طرح اچھلا اور اس کی ایک ٹانگ نے سائیڈ پر موجود آدمی کے ہاتھ میں موجود پسٹل کو ہوا میں اڑا دیا لیکن اس نے پسٹل ہاتھ سے نکلنے سے پہلے ہی گولی چلا دی تھی جو صفدر کے بازو میں لگی تھی لیکن اگر صفدر اس حیرت انگیز انداز میں اس کے ہاتھ پر ضرب لگا کر پسٹل نہ نکالتا تو دوسری گولی لامحالہ اس کے دل میں اتر جاتی ۔ اسی لمحے تنویر نے اس آدمی کے سینے پر ہاتھ سے ایسی بھرپور ضرب لگائی کہ وہ آدمی کسی گیند کی مانند اڑتا ہوا راہداری کی دوسری دیوار سے جا ٹکرایا ۔ اسی لمحے جولیا ہوا میں اڑتی ہوئی ان اٹھنے والے دونوں آدمیوں سے آ ٹکرائی جنہیں صفدر نے پہلی ہی ضرب لگا کر گرا دیا تھا اور پھر اس تنگ سی راہداری میں خوفناک فائٹ شروع ہو گئی ۔ مقابل تین افراد تھے جبکہ ان کے مقابل جولیا اور تنویر تھے ۔ صفدر نیچے گر کر دوبارہ اٹھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا لیکن وہ اٹھ نہ پا رہا تھا کیونکہ اسے زخمی بازو سے دروازے کو پکڑنا پڑ رہا تھا اور زخمی ہونے کی وجہ سے اس کی گرفت مضبوط نہ پڑ رہی تھی لیکن پھر وہ تیزی سے گھوما اور اس نے دوسرے بازو سے دروازہ پکڑ کر ایک جھٹکے سے اپنے آپ کو اٹھا کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ ایک آدمی توپ کے گولے کی طرح اس سے آ ٹکرایا اور صفدر اچھل کر پشت کے بل دروازے کے

درمیان ہی گر گیا۔ اس سے ٹکرانے والا آدمی اس کے اوپر ہی گرا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ جیسے ہی کھڑا ہونے کی کوشش میں اچھلا صفدر کے دونوں گھٹنے بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور پلک جھپکنے میں وہ آدمی چیختا ہوا ایک بار پھر دروازے سے باہر فرش پر ایک دھماکے سے جا گرا۔

"اسے زندہ رہنے دو"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنی اور وہ سمجھ گیا کہ وہ تنویر سے مخاطب ہو کر کہہ رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی صفدر ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے جولیا کو ایک ہاتھ سے تنویر کا بازو پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے ایک طرف کرتے ہوئے دیکھا۔ جولیا نے اس قدر غصیلے انداز میں جھٹکا دیا تھا کہ تنویر جیسا آدمی بھی کئی قدم دوڑتا ہوا جا کر دیوار کے پاس جا رکا تھا۔

"میں کہہ رہی ہوں کہ اسے زندہ رہنے دو۔ تم پھر بھی اس کا خاتمہ کر رہے ہو"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ اسلحہ لو اور میرے ساتھ چلو اور مس جولیا۔ آپ اس آدمی کو اندر کرسی پر باندھ کر اس سے پوچھ گچھ کریں"...... صفدر نے آگے بڑھ کر کہا کیونکہ اس نے تنویر کے چہرے پر ابھر آنے والی خونخواری دیکھ لی تھی جو جولیا کے زبردستی اسے روکنے سے ابھری تھی وہ جانتا تھا کہ تنویر ایسا ہی مشتعل مزاج آدمی ہے۔ جب وہ مشتعل ہو جائے تو پھر وہ کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔

"میں جاؤں گی تنویر کے ساتھ۔ تمہیں یہیں رہو گے کیونکہ تم

RAFREXO@HOTMAIL.COM

زخمی ہو"...... جولیا نے فوراً ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل جھپٹا اور دروازے کی طرف مڑ گئی۔ تنویر نے بھی سر کو جھٹکا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ختم ہو چکے تھے اور پھر وہ بھی جولیا کے پیچھے دروازے سے باہر نکل گیا تو صفدر وہاں موجود افراد کی طرف بڑھا۔ دو آدمیوں کی گردنیں ٹوٹی ہوئی تھیں جبکہ ایک جسے صفدر نے اچھالا تھا وہ فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کے منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا اور صفدر سمجھ گیا کہ تنویر نے اس کے دل پر پیر رکھ کر جھٹکا دیا ہو گا اور وہ دوسرا جھٹکا دینا چاہتا ہو گا کہ جولیا نے اسے دیکھ لیا تھا ورنہ اب تک یہ آدمی بھی ختم ہو چکا ہوتا۔ ویسے اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ اس قابل نہیں رہا کہ کچھ بتاتا تو ایک طرف ہوش میں بھی آسکے۔ چنانچہ اس نے جھک کر اس آدمی کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ صفدر نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو اسے ایک کونے میں پڑا ہوا تیسرا مشین پسٹل نظر آگیا۔ وہ اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسے اس آدمی کے کراہنے کی آواز سنائی دی جس کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ وہ ہوش میں بھی نہ آسکے گا۔ صفدر تیزی سے پلٹا اور اس آدمی پر جھک گیا۔

"تمہارا مین آفس کہاں ہے۔ کہاں ہے۔ بولو"...... صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"ایملی ہاؤس۔ کرسٹی روڈ"...... اس آدمی کے منہ سے آہستہ سے

نکلا اور پھر اس نے ایک جھٹکا کھایا اور ساکت ہو گیا ۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر دوبارہ اس مشین پسٹل کی طرف بڑھ گیا ۔ اس آدمی کا شعور صرف چند لمحوں کے لئے ہوشیار ہوا تھا اس لئے وہ کراہا تھا اور اس نے صفدر کے سوال کا جواب بھی دے دیا تھا جو شاید شعوری طور پر وہ کبھی نہ دیتا اور اس کے بعد وہ ہلاک ہو گیا صفدر نے مشین پسٹل اٹھایا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے بازو میں گولی ضرور لگی تھی لیکن یہ گولی صرف زخم لگاتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی ۔ بازو سے خون ضرور بہا تھا لیکن پھر رک گیا تھا ۔ البتہ صفدر یہ احتیاط ضرور کر رہا تھا کہ زخمی بازو کو زیادہ زور سے حرکت نہ دے رہا تھا ۔ ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ دوسری طرف سے اسے قدموں کی آواز سنائی دی ۔ وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹکا لیکن دوسرے لمحے مطمئن ہو گیا کیونکہ قدموں کی آواز سے ہی وہ پہچان گیا تھا کہ آنے والا تنویر ہے ۔

" میں تنویر ہوں "....... دروازے کے قریب ہی دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی ۔

" آجاؤ ۔ میں تمہارے قدموں کی آواز پہچان گیا تھا "....... صفدر نے کہا تو تنویر دروازہ کھول کر اندر آ گیا ۔

" یہ مر گیا "....... تنویر نے چونک کر اس آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جسے مارنے سے جولیا نے اسے روکا تھا ۔

" ظاہر ہے تمہارے ہتھے چڑھنے کے بعد زندہ کیسے رہ جاتا ۔ باہر کیا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہوا ہے "....... صفدر نے پوچھا ۔

" یہ ویران علاقے میں واقع ایک چھوٹی سی عمارت ہے ۔ البتہ اس عمارت کے عقب میں ہیلی پیڈ بھی موجود ہے لیکن وہاں ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کوئی کار ہے ۔ بلڈنگ میں چار کمرے ہیں جن میں سے ایک میں اسلحہ موجود ہے ۔ باقی بیڈ روم ہیں اوپر والی منزل خالی پڑی ہوئی ہے "....... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" میں نے تمہارے شکار سے معلوم کر لیا ہے ۔ ان کا مین آفس ایملی ہاؤس کرسٹی روڈ پر ہے "....... صفدر نے کہا ۔

" ہم نے اس مشینری کے مرکز کو تباہ کرنا ہے ۔ ضروری نہیں کہ وہ مین آفس میں نصب ہو "....... تنویر نے کہا ۔

" ہو سکتا ہے کہ یہ ایملی ہاؤس ہی مشینری کا مرکز ہو "....... صفدر نے کہا ۔

" اوکے ۔ آؤ باہر جا کر سوچتے ہیں "....... تنویر نے کہا اور پھر وہ دونوں اس دروازے سے گزر کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گئے ۔ وہاں جولیا بھی موجود تھی ۔ اسی لمحے تیسرے کمرے سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو صفدر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ کمرہ میٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا ۔ میز پر فون موجود تھا جس کی گھنٹی بج رہی تھی ۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ۔ گریگ بول رہا ہوں "....... صفدر نے حتی الوسع گریگ

کی آواز اور لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

" باس کراؤن بول رہا ہوں ۔ یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

" نزلہ سا محسوس ہو رہا ہے باس"...... صفدر نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔

" ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی کیا پوزیشن ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" زیرو روم میں بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہیں باس ۔ اب جیسے آپ حکم دیں"...... صفدر نے کہا۔

" زیرو روم سے یہ لوگ کسی صورت بھی نہیں نکل سکتے ۔ ہم کل تک دیکھیں گے ۔ اگر ان کے ساتھی مل گئے تو ٹھیک ورنہ پھر انہیں بتانا ہو گا ۔ اوکے ۔ خیال رکھنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے رسیور رکھ دیا۔

" صفدر ۔ ادھر میڈیکل باکس موجود ہے ۔ آؤ تمہارے زخم کی بینڈیج کر دوں"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اب اسے بازو میں اکڑن کا احساس ہو رہا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اگر اکڑن مزید بڑھ گئی تو پھر اسے بازو کو حرکت دینا بھی مشکل ہو جائے گا ۔ تنویر وہیں رکا رہا جبکہ جولیا نے اس کمرے میں جا کر اس کے بازو کو دھو کر اس کی بینڈیج کر دی۔

" میں تو حیران ہوں کہ تنویر نے شیشہ کیسے توڑ دیا"...... باہر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

آتے ہی جولیا نے کہا۔

" وہ دراصل ہوا کے دباؤ کا کھیل تھا ۔ پہلے تو میں بھی بے حد حیران ہوا تھا لیکن پھر مجھے یاد آگیا کہ ایک مشن کے دوران عمران نے ایسا ہی کیا تھا اور پھر اس کی تفصیل بھی بتائی تھی جو شاید تنویر کو یاد رہی تھی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تنویر ۔ تم نے کیسے شیشہ توڑا تھا ۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے باہر آکر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ ایک معمولی سی بات تھی ۔ عمران نے ایک مشن میں ایسا کیا تھا اور میں اس کی شعبدہ بازی پر حیران ہوا تھا اور پھر جب عمران نے تفصیل بتائی تو مجھے حیرت ہوئی کہ اس قدر آسان سی بات میرے ذہن میں کیوں نہیں آئی"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن یہ ہوا کیسے ۔ عمران نے کیا بتایا تھا ۔ یہ تو واقعی شعبدہ ہے ۔ تمہارا پہلے تسمہ نکالنا اور پھر شیشے پر لکیر ڈال کر پیچھے ہٹ جانا ۔ پھر شیشے میں دراڑ پڑ جانا یہ سب آخر کیسے ہوا"...... جولیا نے کہا۔

" یہ ہوا کے دباؤ کا سائنسی کھیل ہے ۔ میں نے یہ چیک کرنے کے لئے ہوا کا دباؤ باہر سے کمرے کے اندر کی طرف ہے یا اندر کمرے سے باہر کی طرف ہے ۔ اسے چیک کرنے کے لئے میں نے اندر سے باہر کی طرف تسمہ استعمال کیا ۔ تسمہ چونکہ باہر سیدھا چلا گیا تھا اس لئے یہ بات طے ہو گئی کہ کمرے کے اندر موجود ہوا یا گیس وغیرہ

موجود ہے اور اس کا دباؤ اندر سے باہر کی طرف ہے ورنہ تسمہ کبھی سیدھا باہر نہ جاتا بلکہ وہیں گھوم جاتا۔ ہوا کا دباؤ اسے کسی صورت سیدھا باہر نہ جانے دیتا۔ جب یہ بات سامنے آگئی تو میں نے شیشے پر لکیر ڈال دی اور قالین کو تھوڑا سا اوپر اٹھا دیا۔ اس طرح ہوا کا دباؤ بڑھ گیا اور جہاں لکیر ڈالی گئی تھی وہاں چونکہ شیشے کا نیچے کا آخری سرا تھا اس لئے وہ کمزور ہو گیا تھا اور پھر ہوا کا دباؤ پڑتے ہی وہ ٹوٹ گیا اور اس میں اوپر تک اس لکیر کی سیدھ میں دراڑ پڑتی چلی گئی اور شیشہ ٹوٹ گیا"...... تنویر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ بظاہر تو یہ واقعی جادوگری ہی لگتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لگتا ایسا ہی ہے۔ مجھے بھی اچانک یاد آگیا تھا۔ چنانچہ میں نے عمل کر ڈالا"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین تھا کہ ایسا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں دو بار اپنے طور پر اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔ جب عمران نے تفصیل بتائی تھی تو مجھے یقین نہ آیا تھا اس لئے میں نے اپنے طور پر دو بار اس کا تجربہ کیا اور تجربہ واقعی کامیاب رہا تھا"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ کیا اب ایملی ہاؤس چلیں"...... صفدر نے کہا۔

"ایملی ہاؤس کا بھی پتہ چل گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور ہم جا بھی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کہاں سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھہرو۔ میں ابھی معلوم کرتی ہوں کہ ایملی ہاؤس کی کیا پوزیشن ہے"...... جولیا نے کہا اور مڑ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جدھر فون موجود تھا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا جبکہ تنویر وہیں کھڑا ہوا تھا کیونکہ وہ اکیلا جولیا کے ساتھ کسی کمرے میں جانے سے گریز کیا کرتا تھا۔

"اس فون میں میموری ہے۔ اس سے آخری نمبر چیک کرو اور پھر ایکس چینج سے معلوم کرو کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور اس نے میموری کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک نمبر سکرین پر آگیا تو صفدر چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف کمشنر آفس سے کمانڈر رونالڈ بول رہا ہوں"...... صفدر نے لہجے کو رعب دار بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر چیک کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام ہے لیکن یہ سن لیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ۔

اسے کسی صورت بھی کسی دوسرے پر اوپن نہیں ہونا چاہئے "۔ صفدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے اسے نمبر بتا دیا جس پر کراؤن نے اس سے بات کی تھی۔

"ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔ صفدر سمجھ گیا کہ اب وہ کمپیوٹر سے ساری معلومات حاصل کر کے بتائے گی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں جناب"...... تھوڑی دیر بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... صفدر نے کہا۔

"نوٹ کریں جناب۔ یہ نمبر اسٹوجا روڈ پر واقع کوٹھی نمبر اٹھارہ میں نصب ہے۔ مسٹر ڈیوڈ کے نام پر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیک کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے دو بار کنفرم کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اب دوبارہ یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"یہ تو نیا ایڈریس بتا دیا اس نے۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ اس آدمی نے ایملی ہاؤس بتایا تھا"...... جولیا نے کہا جو لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے ساتھ کھڑی سب باتیں سن رہی تھی۔

"یہ چیف کراؤن اس کوٹھی میں رہتا ہو گا جبکہ ایملی ہاؤس میں اس کے ماتحت رہتے ہوں گے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر باہر آ کر صفدر نے تنویر کو سب کچھ بتا دیا۔

"پہلے اس کوٹھی کو چیک کیا جائے تاکہ اگر ان کا چیف ہاتھ لگ جائے تو آسانی ہو جائے گی"...... تنویر نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

استاریا کے شہر لازق کے بس ٹرمینل سے باہر آنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی پیدل چلتے ہوئے قریب ہی ایک خاصے بڑے سے ہوٹل کی طرف بڑھنے لگے۔ بس ٹرمینل کے اطراف میں ایسے کئی چھوٹے بڑے ہوٹل موجود تھے جہاں کافی گہما گہمی نظر آرہی تھی۔

"مسٹر مائیکل۔ ہمیں کس ہوٹل میں جانا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں انتہائی سخت چیکنگ ہو رہی ہو گی اس لئے سب کام نارمل انداز میں کرنے ہوں گے تاکہ شبہ نہ پڑ سکے اور اصل نام اور اپنی زبان کا بھی کوئی لفظ ہماری زبان پر نہیں آنا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہوٹل میں پہنچ گئے۔ یہ ہوٹل درمیانے درجے کا تھا اور یہاں مقامی افراد سے زیادہ غیر ملکی موجود تھے۔ انہیں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تین کمرے آسانی سے مل گئے اور پھر وہ سب اپنے اپنے کمرے کا چکر لگا کر عمران کے کمرے میں پہنچ گئے۔ عمران نے یہاں آتے ہی جیب سے ایک جدید قسم کا گائیکر نکال کر کمرے کو اچھی طرح چیک کر لیا تھا کہ یہاں کوئی ڈکٹا فون یا چیکنگ ڈیوائس تو موجود نہیں ہے۔ اپنے ساتھیوں کے آنے پر اس نے ہوٹل سروس کو فون کر کے سب کے لئے ہاٹ کافی منگوا لی اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔

"مسٹر مائیکل۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام میں کر آؤں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس وقت ہم آتش فشاں کے دہانے پر موجود ہیں۔ اس پورے علاقے میں ہماری زبردست تلاش جاری ہو گی اس لئے ہم نے ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہے۔ اگر انہیں ہم پر معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا تو ہمیں آگے بڑھنے سے روک دیا جائے گا اور ہم یہیں استاریا میں ہی پھنس کر رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

"کمال ہے۔ اب خواتین بھی یہ کہنے لگ گئی ہیں کہ انہیں سمجھ نہیں آئی حالانکہ پہلے تو ان کا دعویٰ تھا کہ دنیا کا ہر مسئلہ صرف انہیں ہی سمجھ آتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" میں جو بات پوچھ رہی ہوں وہ خاصی اہم ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیا بات ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ یہاں استاریا میں سارج کے یہاں موجود گروپ کو ختم کرنا چاہتے تھے کہ وہ سیٹلائٹ سے ہماری چیکنگ نہ کر سکیں لیکن اب جبکہ آپ نے خود بتایا ہے کہ میک اپ میں سیسے کی مخصوص مقدار شامل ہونے سے وہ چیکنگ نہ کر سکیں گے تو اب یہاں رکنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارا اصل مشن یہاں استاریا میں تو نہیں ہے۔ ہمیں تو اطالیہ جانا ہے"...... صالحہ نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" تمہیں میری پوری بات یاد نہیں رہی۔ یہاں استاریا میں رونالڈو سے ہم نے یہ کنفرم کرنا ہے کہ کیا واقعی اطالیہ کے علاقے میرانا میں سارج کا ہیڈ کوارٹر موجود بھی ہے یا وہاں بھی انہوں نے ڈاجنگ ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" ہاں۔ واقعی یہ بات آپ نے کی تھی۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں لیکن کیا ہم نے یہاں بیٹھے رہنا ہے یا کہیں جا کر کام بھی کرنا ہے"...... صالحہ نے شاید شرمندگی مٹانے کے لئے لمبی بات کر دی تھی۔

" ہم نے ہاٹ کافی پی لی ہے۔ اب ہم یہاں کے بازاروں کی رونق دیکھنے نکلیں گے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل اور صالحہ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" اپنا ضروری سامان اٹھا لو۔ ہو سکتا ہے کہ ہم واپس نہ آ سکیں"...... عمران نے کہا۔

" سامان ہے ہی کیا۔ جو کچھ ہے ہمارے پاس ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور صالحہ نے بھی اثبات میں سر ہلا کر کیپٹن شکیل کی بات کی تائید کر دی تو عمران بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں فٹ پاتھ پر چلنے والے افراد میں شامل ہو کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران تھوڑا سا آگے جانے کے بعد ایک سائیڈ سڑک پر مڑ گیا۔ اس سڑک کے کنارے ایک کافی بڑا بورڈ موجود تھا جس پر فلازی کلب کا نام بڑے بڑے حروف میں لکھا ہوا تھا اور نیچے تیر کا نشان موجود تھا جو اس سڑک کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ کیپٹن شکیل اور صالحہ سمجھ گئے کہ عمران اس کلب میں جا رہا ہے۔ سائیڈ روڈ پر کچھ آگے بڑھتے ہی ایک دو منزلہ شاندار عمارت آ گئی جس کے باہر فلازی کلب کا جہازی سائز کا بورڈ موجود تھا۔ کلب کی سائیڈ میں وسیع پارکنگ تھی جس میں رنگ برنگی کاریں خاصی تعداد میں موجود تھیں۔ کلب کے مین گیٹ کے باہر دو باوردی دربان بڑے مستعدانہ انداز میں موجود تھے۔ البتہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہ دیکھ لیا تھا کہ کلب میں آنے جانے والے امراء یا اعلیٰ اور متوسط طبقے کے افراد تھے۔ ان میں ایک بھی ایسا آدمی نہ تھا جسے انڈر ورلڈ کا آدمی کہا جا سکتا ہو۔

"مسٹر مائیکل ۔یہاں کے لوگوں کو تو شاید اس خفیہ کلب کے بارے میں معلوم نہ ہو"....... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کلب کے بورڈ پر گلاب کے پھول کی تصویر بنی ہوئی ہے اور اس پھول کی صرف دو پتیاں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔لیکن"....... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس پھول کو پوری دنیا میں انڈر ورلڈ کا سلوگن سمجھا جاتا ہے ۔ اسے انڈر روز کہا جاتا ہے ۔ یقیناً اوپر یہ امراء کا کلب ہو گا لیکن انڈر گراؤنڈ یہاں اور بھی بہت سے کام ہوتے ہوں گے"....... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایسی صورت میں انہیں اس پھول کی تصویر بورڈ پر نہیں دینا چاہئے تھی"....... کیپٹن شکیل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس بارے میں صرف خاص لوگوں کو علم ہے ۔ بہرحال دیکھو"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں مین گیٹ پر پہنچ گئے ۔ دربان نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ انداز میں گیٹ کھول دیا تو عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو گئے ۔ہال خاصا وسیع تھا اور وہاں موجود افراد کی تعداد بھی خاصی تھی لیکن وہاں کا ماحول بے حد شریفانہ تھا۔ سرگوشیوں میں باتیں ہو رہی تھیں ۔ایک طرف خاصا وسیع کاؤنٹر تھا جس پر چار لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے تین سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک لڑکی سٹول پر بیٹھی ہوئی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھی ۔ سامنے کاؤنٹر پر سرخ رنگ کا فون سیٹ پڑا ہوا تھا اور وہ لڑکی رسیور کان سے لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھی ۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کاؤنٹر پر جا کر اس فون سننے والی لڑکی کے سامنے رک گیا تو لڑکی نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"یس"....... اس لڑکی نے خالصتاً کاروباری لہجے میں کہا۔

"کیا یہاں سپیشل رومز ہیں"....... عمران نے کہا تو ساتھ کھڑے کیپٹن شکیل اور صالحہ دونوں چونک پڑے ۔ان کی تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران سپیشل رومز کے بارے میں پوچھے گا۔

"یس سر۔ کتنے رومز چاہئیں آپ کو"....... لڑکی نے صالحہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک ۔ کیونکہ میں نے کسی سے ملاقات کرنی ہے جبکہ میرے ساتھی اس دوران ہال میں رہیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ایک گھنٹے کے سو ڈالرز ہیں"....... لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر کی دراز سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ عمران نے سو ڈالر کا نوٹ جیب سے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا ۔لڑکی نے کارڈ پر اندراجات کئے اور پھر دستخط کر کے اس نے کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"روم نمبر الیون ہے ۔ ادھر بائیں ہاتھ پر راہداری جاتی ہے

سپیشل رومز کی طرف"...... اس لڑکی نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"آپ ہال میں بیٹھیں"...... عمران نے مڑ کر کیپٹن شکیل اور صالحہ سے کہا اور خود وہ اس راہداری کی طرف بڑھ گیا جس کی طرف کاؤنٹر گرل نے اشارہ کیا تھا۔ راہداری کے آخر میں سڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں۔ سڑھیوں کے اختتام پر ایک کافی بڑا ہال تھا جس میں دو قطاروں کی صورت میں سپیشل رومز بنے ہوئے تھے۔ وہاں ادھیڑ عمر ویٹرز تیزی سے آجا رہے تھے۔ ان ویٹرز کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ آگے بڑھا تو ایک ادھیڑ عمر ویٹر جس کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا آگے بڑھا۔

"کارڈ سر"...... ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔ لیکن آپ کے پارٹنر کہاں ہیں"...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سوبرز ہے سر"...... ادھیڑ عمر ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم میرے پارٹنر بن جاؤ۔ اپنے لئے جو شراب چاہو لے آؤ اور میرے لئے ایک ہاٹ کافی"...... عمران نے کہا۔ "اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جن کا تمہیں باقاعدہ معاوضہ دیا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی معلومات سر"...... سوبرز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اس کی طویل پیشہ وارانہ زندگی میں عمران پہلا آدمی تھا جس نے اسے اس قسم کی آفر کی تھی۔

"عام کلبوں کے بارے میں معلومات۔ میرا تعلق اطالیہ سے ہے اور ہم وہاں کلب بنانا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آیئے میں آپ کو سپیشل روم میں چھوڑ آؤں"...... سوبرز نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ کارڈ کے مطابق ایک کمرے میں عمران کو چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سوبرز واپس آیا تو اس نے اپنے لئے قیمتی شراب کی ایک بوتل اور عمران کے لئے ہاٹ کافی کے برتن ایک ٹرے میں اٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے شراب کی بوتل میز پر رکھی اور پھر کافی کے برتن عمران کے سامنے رکھ کر اس نے ٹرے ایک طرف رکھی اور مڑ کر دروازہ بند کر کے اس نے سائیڈ پر موجود سوئچ بورڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ عمران یہ سارا سسٹم جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی اب یہ کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہو چکا ہے۔ اب یہاں ہونے والی بات چیت کسی صورت بھی باہر سے سنی نہیں جا سکتی۔ ویٹر سوبرز نے بوتل کھولی اور پھر بوتل کو منہ سے لگا کر اس نے ایک لمبا

گھونٹ لیا اور بوتل میز پر رکھ دی۔

" جی صاحب۔ اب بتائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں "۔ سوبرز نے کہا۔

" تمہیں کتنا عرصہ ہوا ہے یہ کام کرتے ہوئے "...... عمران نے کافی کا گھونٹ لے کر کہا۔

"پچیس سال ہو گئے ہیں جناب"...... سوبرز نے جواب دیا۔

" تم اس شہر کے رہنے والے ہو یا کہیں باہر سے آئے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

" جی میرے آباؤ اجداد یہیں کے رہنے والے ہیں "...... سوبرز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی اور پھر ایک لمبا گھونٹ لے کر اس نے بوتل واپس میز پر رکھ دی اور جیب سے رومال نکال کر اس نے اپنا منہ صاف کیا۔ عمران نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکالا اور اسے اپنے سامنے رکھ لیا۔ سوبرز کی آنکھوں میں نوٹ دیکھ کر چمک ابھر آئی۔

" دیکھو سوبرز۔ ہم اطالیہ میں ایک خفیہ کلب قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ہمارے سامنے ایک مثال موجود ہے۔ یہاں ایک خفیہ کلب ہے جس کا نام رونالڈو ہے۔ ہم اس کلب کا نظام دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کو سمجھنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں اس کلب کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ اگر تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو تو بتا دو یہ نوٹ تمہارا ہو گا لیکن یہ سن لو کہ دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرنا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ورنہ اگر ہم نوٹ دے سکتے ہیں تو تمہاری اور تمہارے گھر والوں کی جان بھی لے سکتے ہیں "...... عمران نے کہا تو سوبرز بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

" آپ۔ آپ کون ہیں۔ آپ کیوں یہ پوچھ رہے ہیں "...... سوبرز کی حالت یکلخت خراب ہو گئی تھی۔

" تو تمہیں اس بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بڑی مالیت کا نوٹ سوبرز کی طرف بڑھا دیا۔

" لل۔ لیکن۔ وہ۔ وہ تو مجھے مار دیں گے۔ میں نے وہاں دو سال تک کام کیا ہے۔ میں نے انہیں حلف دیا ہے کہ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا"...... سوبرز نے نوٹ لے لینے کے باوجود کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں حلف دیتا ہوں کہ نہ تمہارا نام سامنے آئے گا اور نہ ہی ہم اس کلب کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہم تو اس انداز کا کلب اطالیہ میں چلانا چاہتے ہیں اس لئے بے فکر رہو اور سب کچھ بتا دو"...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا تو سوبرز کا رنگ بحال ہونے لگ گیا اور اس نے نوٹ جیب میں ڈال لیا۔

" یہ کلب لیونارڈ روڈ پر ہے۔ لیونارڈ روڈ پر ایک بہت بڑا سیڈ فارم ہے۔ اس سیڈ فارم کے نیچے یہ کلب ہے۔ اس کا راستہ اس سیڈ فارم سے نہیں بلکہ سیڈ فارم سے ایک عمارت چھوڑ کر دوسری عمارت میں

ایک کلب قائم ہے جس کا نام لیونارڈ کلب ہے اس کلب سے راستہ جاتا ہے لیکن اس راستے کا علم صرف خاص خاص لوگوں کو ہے اور وہی لوگ جا سکتے ہیں"...... سوبرز نے کہا۔

"کیوں ۔ اس قدر خفیہ کلب میں کیا ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں دنیا بھر کے ایسے لوگ آتے ہیں جو بہت بڑے مجرم ہوتے ہیں ۔ وہ ہدایات اور نئے احکامات لینے آتے ہیں ۔ وہاں باقاعدہ جدید مشینری ہے جس کے ذریعے پوری دنیا کے گروپس اور تنظیموں سے رابطے کئے جاتے ہیں"...... سوبرز نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا اس کلب کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں بھی پہلے یہی سمجھتا رہا تھا لیکن پھر ایک روز وہاں آنے والے دو آدمیوں کے درمیان باتیں سنیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اس بین الاقوامی تنظیم کے اس جیسے چار اور اڈے ہیں لیکن یہ ہیڈ کوارٹر نہیں ہے بلکہ چیف نمبر تھری کا اڈا ہے"...... سوبرز نے کہا۔

"کون ہے چیف نمبر تھری"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ میں دو سال وہاں رہا ہوں لیکن مجھے تو کوئی چیف نظر نہیں آیا ۔ شاید وہ خفیہ رہتا ہو گا اور کسی خفیہ راستے سے آتا جاتا ہو گا"...... سوبرز نے جواب دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"کون سی تنظیم ہے ۔ کوئی نام"...... عمران نے کہا۔

"میں نے سنا تھا کہ سارج نام کی کوئی تنظیم ہے ۔ یہودیوں کی"...... سوبرز نے سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

"اندر جانے کا کوئی خاص انتظام ہے ۔ آخر تم اور دوسرے لوگ بھی تو آتے جاتے رہتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہم سب کو کارڈ ملے ہوئے تھے جو ہم وہاں مشین میں ڈالتے تھے تو دیوار کھل جاتی تھی اور ہم اندر چلے جاتے تھے ۔ واپسی بھی اسی طرح ہوتی تھی البتہ دوسرا راستہ الگ تھا ۔ باقی لوگ دوسرے راستے سے آتے تھے ۔ وہاں کیا انتظامات ہوتے تھے مجھے معلوم نہیں ۔ بہر حال چیکنگ ضرور ہوتی تھی ۔ وہاں مشینیں لگی ہوئی تھیں"۔ سوبرز نے جواب دیا اور پھر میز پر موجود شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لی۔

"تم نے وہاں سے نوکری کیوں چھوڑ دی ۔ وہاں تو بھاری معاوضہ ملتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن وہاں کا ایک ویٹر میرا دشمن بن گیا تھا ۔ اس کی گرل فرینڈ میری گرل فرینڈ بن گئی تھی اس لئے میں نے جان کے خوف سے نوکری چھوڑ دی اور حلف دیا کہ اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا تو مجھے اجازت مل گئی ورنہ شاید وہ مجھے مار ڈالتے"۔ سوبرز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا لیونارڈ کلب سے کوئی سرنگ اس کلب تک جاتی ہے"۔

عمران نے کہا۔

" ایک طویل راہداری ہے ۔اس میں سے گزر کر جانا پڑتا ہے "۔ سوبرز نے کہا اور پھر عمران نے اس سے مختلف سوالات کر کے اپنی مرضی کی تمام تفصیلات معلوم کر لیں۔

" اوکے ۔اب یہ سب کچھ بھول جاؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو سر۔آپ نے اپنا نام نہیں بتایا سر"...... سوبرز نے کہا۔وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

" میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے کہا تو سوبرز نے سوئچ بورڈ پر موجود بٹن ایک بار پھر پریس کر کے دروازہ کھول دیا تو عمران باہر آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہال میں پہنچ گیا۔ہال میں کیپٹن شکیل اور صالحہ دونوں موجود تھے ۔ عمران نے ہاتھ ہلا کر انہیں آنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پارک کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ عمران نے سوبرز سے معلوم ہونے والی تمام تفصیل دوہرا دی۔

" تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس چیف تھری کو ٹریس کرنا ہے ۔اس سے ہی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تو پھر چلیں اس لیونارڈ کلب میں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" جو کچھ اس ویٹر سوبرز نے بتایا ہے اس کے مطابق تو وہاں خاصی رکاوٹیں موجود ہیں لیکن وہاں گئے بغیر ہمیں آگے بڑھنے کا راستہ بھی نہ ملے گا"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہم اسی راستے سے جائیں جس راستے سے دوسرے لوگ جاتے ہیں ۔ بقول آپ کے اس ویٹر نے کہا ہے کہ چیف خود کسی اور راستے سے آتا جاتا ہے ۔اس راستے کو کیوں نہ تلاش کیا جائے"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن سوبرز اس راستے سے واقف نہ تھا اور اسے تلاش کرنا خاصا دیر طلب کام ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا آپ تلاش کر لیں گے "...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

" تلاش کرنے سے کیا نہیں مل جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کا کیا خیال ہے ۔ کتنا وقت لگ جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

" ٹریس ہونے کو تو دس منٹ میں ٹریس ہو جائے اور نہ ہو تو ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر یہ رسک نہیں لیا جا سکتا ۔ ہماری انتہائی سختی سے تلاش ہو

رہی ہے اس لئے ہمیں فوری یہ کام نمٹا کر آگے بڑھنا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں"...... اس بار صالحہ نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلو۔ اسلحہ ہماری جیبوں میں موجود ہے اور لیونارڈ کلب اسی شہر میں ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل اور صالحہ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر جس پر سیاہ رنگ کا کور چڑھا ہوا تھا، پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سر کے بال پیچھے کی طرف کئے ہوئے تھے۔ چہرہ بڑا اور آنکھیں سوجی ہوئی سی لگ رہی تھیں۔ چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات جیسے منجمد ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جسمانی طور پر وہ خاصا لحیم شحیم آدمی تھا لیکن اس کے بیٹھنے اور حرکت کرنے کے انداز سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ خاصا چست اور مستعد آدمی ہے۔ چہرے پر زخموں کے مندمل شدہ کئی نشانات تھے اور اس کے چہرے کی مخصوص ساخت بتا رہی تھی کہ وہ مشتعل مزاج اور محدود سوچ کا مالک ہے۔ اس کے سامنے ایک فائل موجود تھی اور وہ اس فائل کے صفحات بار بار پلٹ کر انہیں اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کسی مخصوص صفحے کا انتخاب نہ کر پا رہا ہو۔ فائل چھ

پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تھی ۔ ان کی مخصوص ریز سے حاصل کی گئی تصویریں بھی تھیں ۔ ان کے قدوقامت کے بارے میں بھی تفصیلات موجود تھیں ۔ ان میں سے دو عورتیں اور چار مرد تھے۔

" یہ تین افراد آخر کہاں غائب ہو گئے "...... اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ہی تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

" یس "...... اس نے حلق کے بل بولتے ہوئے کہا۔

" چیف ۔ ایملی ہاؤس سے کال ہے "...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" اوہ ۔ بات کراؤ ۔ جلدی "...... چیف نے ایک بار پھر حلق کے بل بولتے ہوئے کہا۔ شاید یہ اس کے بولنے کا مخصوص انداز تھا۔

" ہیلو چیف ۔ میں ایملی ہاؤس سے کراؤن بول رہا ہوں "۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے "...... چیف نے اسی طرح حلق کے بل بولتے ہوئے کہا۔

" چیف ۔ سیٹلائٹ نے تو نشاندہی نہیں کی لیکن ایک گروپ پر ہمیں شک پڑ گیا ہے "...... کراؤن نے کہا تو چیف چونک پڑا۔

" کس پر اور کیا "...... چیف نے پوچھا۔

" چیف ۔ ایک عورت اور دو مردوں کا گروپ ہے ۔ ان کے چہرے تو مختلف ہیں لیکن ان کے قدوقامت ہماری رپورٹ کے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

مطابق ہیں ۔ انہیں فلازی کلب میں مارک کیا گیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیوں مارک کیا گیا ہے ۔ یہ بات بتاؤ ۔ اصل اہمیت اس کی ہے "...... چیف نے چیخ کر کہا۔

" وہاں ایک عجیب حرکت ہوئی ہے ۔ ان میں سے ایک آدمی اکیلا سپیشل روم میں گیا جبکہ اس کے ساتھی ایک عورت اور ایک مرد ہال میں بیٹھے رہے ۔ جو سپیشل روم میں گیا وہاں اس نے ایک ادھیڑ عمر ویٹر سوبرز سے سپیشل روم میں کافی دیر تک ملاقات کی اور اس کے بعد وہ وہاں سے نکل کر کلب سے باہر چلا گیا ۔ اس کے ساتھی بھی جو ہال میں موجود تھے وہ بھی اٹھ کر اس کے پیچھے باہر آ گئے ۔ میں نے کلب میں اپنے ایک آدمی سے کہا کہ وہ اس ویٹر سوبرز سے پوچھ گچھ کرے جبکہ میرے دوسرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے تھے ۔ یہ تینوں کلب سے نکل کر قریبی پارک کے ایک دور دراز کونے میں جا کر بیٹھ گئے ہیں اور اس وقت تک وہیں موجود ہیں ۔ ان کی پوزیشن بتا رہی ہے کہ جس آدمی نے سپیشل روم میں ویٹر سوبرز سے ملاقات کی ہے وہ اپنے ساتھیوں کو اس کے بارے میں تفصیل بتا رہا ہے کیونکہ ہم انہیں چیک کر رہے ہیں ۔ وہی آدمی جس نے ملاقات کی ہے مسلسل بول رہا ہے اور باقی دونوں خاموش بیٹھے سن رہے ہیں "...... کراؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" مزید کیا رپورٹ ہے "...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔

" مجھے ابھی اس کلب سے رپورٹ ملی ہے کہ سپیشل روم میں سوبرز نامی ویٹر کو سو ڈالر دے کر اس سے ملنے والے نے خفیہ کلب رونالڈو کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

" رونالڈو کے بارے میں۔ اس ویٹر کا کیا تعلق اس سے"۔ چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ ویٹر وہاں کام کر چکا ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ وہ گروپ کہاں ہے اس وقت"...... چیف نے چیخ کر کہا۔

" وہ پارک میں موجود ہے چیف"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" انہیں فوری طور پر بے ہوش کر کے اٹھاؤ اور سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو۔ پھر مجھے اطلاع دو۔ جلدی۔ فوراً۔ جس قیمت پر بھی ممکن ہو"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

" انہیں گولیوں سے کیوں نہ اڑا دیا جائے چیف"...... کراؤن نے کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ان کے تین ساتھی پہلے ہی وہاں زیرو روم میں موجود ہیں۔ انہیں بھی زیرو روم میں پہنچا دو۔ پھر وہاں ان کی اصلیت سامنے آ جائے گی کیونکہ پہلے تین کا میک اپ واش

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنے کی کوشش کی گئی لیکن میک اپ واش نہیں ہو سکا اس لئے اب ان کی اصلیت جاننے کے لئے ضروری ہے کہ ان چھ کے گروپ کو وہاں زیرو روم میں اکٹھا کر دیا جائے۔ جلدی کرو۔ اس سے پہلے کہ وہ رونالڈو کلب میں داخل ہو جائیں"...... چیف نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی چیف نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

" یہ۔ یہ آخر کس قسم کے لوگ ہیں۔ انہیں رونالڈو کلب کے بارے میں بھی علم ہو گیا ہے اور انہوں نے اس ویٹر کو بھی تلاش کر لیا ہے جو رونالڈو کلب میں کام کرتا رہا ہے۔ ویری بیڈ۔ اب ان کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے۔ میں صرف اطمینان کرنا چاہتا ہوں کہ اصل آدمی ہی ہلاک ہوئے ہیں"...... چیف نے رسیور رکھ کر خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... چیف نے حلق کے بل بولتے ہوئے کہا۔

" کراؤن کا فون ہے سپیشل پوائنٹ سے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" کراؤ بات"...... چیف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" چیف۔ میں کراؤن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کراؤن کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔کیا رپورٹ ہے"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے چیف ۔ ان تینوں کو بے ہوش کر کے زیرو روم میں پہنچا دیا گیا ہے"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل پوائنٹ انچارج گریگ کہاں ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"موجود ہے جناب"...... کراؤن نے کہا۔

"اسے رسیور دو"......چیف نے کہا۔

"یس چیف ۔ میں گریگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد گریگ کی آواز سنائی دی۔

"زیرو روم میں جو پہلے تین افراد تھے ان کی کیا پوزیشن ہے"۔ چیف نے کہا۔

"وہ بدستور بے ہوش پڑے ہیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف چونک پڑا۔

"ابھی تک وہ ہوش میں نہیں آئے ۔ کیوں ۔ انہیں تو کافی دیر پہلے ہوش میں آجانا چاہئے تھا"......چیف نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ہوش میں آنے لگے تھے لیکن میں نے انہیں دوبارہ بے ہوش کر دیا تھا تاکہ ان کے ساتھی پکڑے جائیں تو اس کے بعد انہیں ہوش میں لایا جائے"...... گریگ نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ اسی لئے تم نے اب تک ان کے بارے میں رپورٹ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نہیں دی تھی ۔ ٹھیک ہے ۔ نئے آنے والوں کو بھی زیرو روم میں ڈال دو اور پھر ان سب کو ہوش میں لا کر ان کو چیک کرو"۔ چیف نے کہا۔

"چیف ۔ چیک کرنے کے بعد ان کا کیا کرنا ہے"...... گریگ نے پوچھا۔

"ان سے مکمل تفصیلات معلوم کرنی ہیں ۔ ٹھیک ہے ۔ میں خود آ رہا ہوں ۔ یہ اہم ایجنٹ ہیں ان سے تفصیلی معلومات میں خود حاصل کروں گا"......چیف نے اچانک فیصلہ کرتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ بہرحال چھ کے چھ خطرناک ایجنٹ ان کے ہاتھ آچکے تھے۔

کرسٹی روڈ کافی معروف سڑک تھی ۔یہاں بے شمار بزنس پلازہ تھے اور ان پلازوں میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا ۔ صفدر، تنویر اور جولیا تینوں فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تے ۔ان تینوں کی نظریں ایملی ہاؤس کو تلاش کر رہی تھیں اور پھر دو بڑے پلازوں کے درمیان ایک منزلہ ایک چھوٹی سی عمارت انہیں نظر آ گئی جس پر ایملی ہاؤس کا بڑا سا کمرشل بورڈ لگا ہوا تھا ۔ اس عمارت کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور مختلف لوگ جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی اندر آجا رہے تھے ۔یہ سب لوگ اپنے لباسوں اور انداز سے بزنس کلاس کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔

"کیا یہ کوئی ہوٹل ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ہم تو سمجھے تھے کہ کوئی رہائشی کوٹھی ہو گی"...... تنویر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

"بورڈ کے نچلے حصے میں درج ہے کہ یہاں دوپہر اور سہ پہر کا کھانا تازہ اور گھر جیسا ملتا ہے اس لئے انہوں نے اسے ہوٹل کا نام دینے کی بجائے ہاؤس کا نام دے دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ۔ہم بھی پڑھ چکے ہیں یہ تحریر ۔لیکن ہم نے تو اس مشینری کو چیک کرنا ہے لیکن اس ہوٹل میں وہ مشینری تو نصب نہیں ہو سکتی ۔البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہاں وہ چیف رہتا ہو"...... تنویر نے کہا۔

"اس گریگ نے بتایا تھا کہ یہ ان کا مین آفس ہے ۔ایسا ہو سکتا ہے کہ اس ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں کارروائی نہ ڈالی جا رہی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔یقیناً ایسا ہی ہو گا ۔لیکن اب اس کا راستہ کیسے تلاش کیا جائے اور اس میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اندر چلتے ہیں ۔کسی نہ کسی کی گردن ناپ کر معلوم کر لیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"ہمیں تنویر کی بات پر عمل کرنا ہو گا ورنہ ہمارے فرار کا علم سارج کو ہو چکا ہو گا اور ان کی مشینری ہمیں تلاش کر رہی ہو گی اور اس بار انہوں نے ہمیں بے ہوش نہیں کرنا بلکہ گولی مار دینی ہے

اس لئے ہمیں فوری اور ڈائریکٹ ایکشن لینا ہو گا"...... جولیا نے تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" ٹھیک ہے ۔ لیکن ہمیں کسی ویٹر کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اس ہوٹل کے مینجر کو پکڑنا چاہئے "...... صفدر نے بھی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آؤ"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تینوں پیدل چلنے والوں کے لئے سڑک عبور کرنے والے مخصوص نشان تک آئے اور پھر تیزی سے سڑک کراس کر کے دوسری طرف فٹ پاتھ پر پہنچ گئے ۔ چند لمحوں بعد وہ ہوٹل میں داخل ہو چکے تھے ۔ ہوٹل کا بڑا ہال تھا جس میں لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

" مینجر صاحب کہاں بیٹھتے ہیں"...... صفدر نے کاؤنٹر کے قریب جا کر کہا۔

" ادھر راہداری میں"...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ تینوں مڑے اور اس راہداری کی طرف بڑھ گئے لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کسی نے بھی ان کے راہداری کی طرف جانے کا کوئی نوٹس نہ لیا تھا جبکہ اتنی بڑی تنظیم کے مین آفس کی یہاں موجودگی کی وجہ سے تو یہاں انتہائی سخت انتظامات ہونے چاہئیں تھے لیکن یہاں تو عام سے حالات تھے ۔ راہداری بھی خالی پڑی ہوئی تھی ۔ وہاں کوئی دربان

RAFREXO@HOTMAIL.COM

موجود نہ تھا البتہ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ موجود تھا جس کے باہر مینجر کی نیم پلیٹ دیوار میں نصب تھی ۔ دروازہ بند تھا ۔ صفدر نے آگے بڑھ کر دروازے کو پریس کیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور صفدر اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو گئے ۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر کا بھاری آدمی موجود تھا۔ اس نے دروازہ کھلنے اور صفدر اور اس کے ساتھیوں کو اندر آتے دیکھ کر چونک کر ہاتھ میں موجود رسیور کو کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" تشریف رکھیں ۔ میں مینجر برائن ہوں"...... ادھیڑ عمر نے کاروباری انداز میں کہا اور ساتھ ہی انہیں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا۔

" ہم بیٹھنے کے لئے نہیں آئے مسٹر"...... تنویر نے یکلخت آگے بڑھ کر جیب سے مشین پسٹل نکال کر مینجر کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے کہا تو مینجر کا چہرہ تیزی سے تبدیل ہوتا چلا گیا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے لیکن خوف کے تاثرات موجود نہ تھے۔

" میرے پاس تو کوئی کیش نہیں ہوتا"...... مینجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" مسٹر برائن ۔ آپ ادھر آ جائیں ۔ ہمیں کیش سے کوئی مطلب نہیں ہے ۔ ہم نے آپ سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں"۔ صفدر نے مینجر سے مخاطب ہو کر تنویر کے برعکس مہذبانہ لہجے میں

کہا۔

"لیکن ۔ لیکن یہ کیا طریقہ ہے ۔ کیسی معلومات"....... مینجر نے اس بار فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ فون تک پہنچتا تنویر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹا اور مینجر یکلخت چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر اس انداز میں اوندھا گر گیا کہ اس کا سر اور گردن میز کی دوسری طرف اور ٹانگیں کرسی کی طرف نیچے لٹکی ہوئی تھیں ۔ پھر اس سے پہلے کہ مینجر سنبھلتا صفدر نے اس کی گردن کی پشت پر مخصوص انداز میں ضرب لگائی تو میز پر موجود مینجر کے جسم نے پہلے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور پھر ہلکے سے کپکپایا اور پھر ساکت ہو گیا جبکہ جولیا اس دوران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور تنویر نے فوری طور پر رسیور اٹھا کر اسے ایک طرف میز پر رکھ دیا ۔ صفدر نے ساکت مینجر کی گردن کے عقبی طرف درمیان میں انگلی رکھ کر اسے دبایا تو مینجر کے جسم میں اس طرح کپکپاہٹ پیدا ہوئی جیسے اسے سردی لگ رہی ہو ۔

"کیا نام ہے تمہارا ۔ بولو"....... صفدر نے انگلی کو دبا کر آہستہ سے گھماتے ہوئے کہا۔

"بب ۔ بب ۔ برائن"....... اوندھے منہ پڑے ہوئے مینجر کے منہ سے رک رک کر نکلا ۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم کانپ رہا تھا ۔ ویسے ہی اس کی زبان بھی بولتے ہوئے کانپ رہی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھی۔

"سارج کا ہیڈ آفس کہاں ہے ۔ بولو"....... صفدر نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی انگلی کو گھما دیا۔

"ایم ۔ ایم ۔ ایملی ہاؤس کے نیچے"....... مینجر نے پہلے کی طرح رک رک کر کہا۔

"اس کا راستہ کس طرف سے ہے ۔ تفصیل بتاؤ"....... صفدر نے اپنی انگلی کو گھماتے ہوئے کہا۔

"اسٹوجاروز کی طرف ۔ اسٹوجاروز کی طرف"....... برائن نے پہلے کی طرح رک رک کر کہا۔

"اسٹو جاروز کہاں ہے ۔ بولو"....... صفدر نے انگلی کو مزید گھماتے ہوئے کہا۔

"اس ایملی ہاؤس کے عقب میں ہے ۔ وہاں ایک کوٹھی نمبر اٹھارہ ہے ۔ اس میں سے راستہ جاتا ہے لیکن وہاں کوئی آدمی نہیں جا سکتا ۔ وہاں سخت پہرہ ہے"....... مینجر برائن نے جواب دیا اور صفدر نے انگلی ہٹا لی۔

"آؤ نکل چلیں ورنہ ابھی کوئی آ گیا تو مسئلہ بن جائے گا"۔ صفدر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے جس طرح یکلخت سرنگ کھلتا ہے اس طرح میز پر پڑے ہوئے مینجر کا جسم یکلخت اچھلا اور اس کی مڑی ہوئی ٹانگیں دروازے کی طرف مڑتے ہوئے صفدر کے سر سے زور سے ٹکرائیں کہ صفدر جو مڑ رہا تھا اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور

وہ اچھل کر عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ مینجر برائن نیچے گر کر ایک بار پھر تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ تنویر کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اٹھتا ہوا مینجر برائن ایک بار پھر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ صفدر اس دوران اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

" یہ اتنی جلدی کیسے حرکت میں آ گیا۔ اس کے اعصاب تو کم از کم دو گھنٹوں تک منجمد رہنے تھے"...... صفدر نے حیرت بھری نظروں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم نے انگلی اٹھاتے ہوئے اسے دائیں طرف نہیں گھمایا اس لئے انگلی اٹھتے ہی اس کے اعصاب انتہائی تیز رفتاری سے حرکت میں آ گئے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کیا تم دونوں اس طرح کی مشقیں کرتے رہتے ہو"۔ صفدر کے قریب کھڑی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تنویر، کیپٹن شکیل اور میں نے ایک کلب بنایا ہوا ہے۔ سپر یوگا کلب"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھول دیا اور ان تینوں کے باہر آتے ہی صفدر نے نہ صرف دروازہ بند کیا بلکہ اندر دروازے کے ہک سے لٹکا ہوا ایک کارڈ اتار کر اس نے اسے باہر ہینڈل سے لٹکا دیا جس پر "ڈوناٹ ڈسٹرب می" کی تحریر تھی اور پھر وہ تینوں اطمینان سے چلتے ہوئے ہال میں پہنچے اور تھوڑی دیر بعد وہ باہر سڑک پر پہنچ گئے۔ آگے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بڑھنے کے بعد وہ کافی آگے جا کر سائیڈ روڈ پر مڑ گئے اور پھر جب وہ عقبی سڑک پر پہنچے تو ایک جگہ موجود بورڈ پڑھ کر ان کے چہروں پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ بورڈ پر اسٹوجاروز کے الفاظ درج تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر اٹھارہ کو بھی چیک کر چکے تھے۔ یہ ایک قدیم طرز کی بنی ہوئی کوٹھی تھی۔

" اس مینجر نے اس حالت میں بھی سچ بات کی ہے"...... جولیا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا شعور اعصابی طور پر میں نے منجمد کر دیا تھا اور لاشعور پر دباؤ تھا اس لئے وہ سچ ہی بول سکتا تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ تم نے بالکل نئی تکنیک استعمال کی ہے اور وہ بھی پہلی بار"...... جولیا نے کہا۔

" بس وہ تنویر کے کھینچنے سے اچانک اس انداز میں آ گرا تو میں نے موقع سے فائدہ اٹھا لیا ورنہ پھر عمران صاحب والی شہ رگ پر دباؤ والی ترکیب استعمال کی جاتی"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اب اٹھارہ نمبر کوٹھی سے آگے نکل آئے تھے۔ اس کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔

" ہمیں پھاٹک پر چڑھ کر اندر جانا ہو گا اور کوئی طریقہ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ پھاٹک پر سنسرز لگے ہوئے ہیں۔ میں نے چیک کیا

ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ۔ پھر اندر کیسے جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"ہم کال بیل دیں گے اور پھاٹک کھلتے ہی اندر گھس جائیں گے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے ۔ یہ بھی بتا دوں کہ جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا ہے"....... تنویر نے کہا۔

"ہاں ۔ لگتا ایسے ہی ہے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ اندھا دھند قتل و غارت کی بجائے اگر ہم کسی کو پکڑ کر اس سے مشینری کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

"تم آؤ تو سہی ۔ سب کچھ خود بخود معلوم ہو جائے گا"....... تنویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی تنویر نے ازخود آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... گیٹ پر موجود فون سے ایک بھاری اور سخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"پولیس"....... تنویر نے بھی انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"پولیس ۔ مگر کیوں ۔ کیا ہوا ہے"....... اس بار دوسری طرف سے بات کرنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"پھاٹک کھولو ۔ باتیں مت کرو"....... تنویر نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"سوری ۔ پھاٹک نہیں کھل سکتا ۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"....... دوسری

RAFREXO@HOTMAIL.COM

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر کا چہرہ غصے سے یکلخت دہکتے ہوئے تنور کی طرح سرخ ہو گیا ۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا اور دوسرے ہی لمحے اس کی جیب میں موجود ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور فولادی پھاٹک کا ایک حصہ ٹوٹ کر اندر جا گرا ۔ تنویر نے پلک جھپکنے میں پھاٹک پر ہینڈ گرنیڈ مار دیا تھا ۔ پھاٹک ٹوٹتے ہی تنویر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا ۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اب پہلے ہاتھ میں آ گیا تھا اور پھر اندر فائرنگ کی تیز آوازیں اور انسانی چیخیں سنائی دینے لگیں اور یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ جولیا اور صفدر صرف پلکیں جھپکاتے ہی رہ گئے لیکن فائرنگ شروع ہوتے ہی وہ دونوں بھی بے اختیار دوڑتے ہوئے اندر داخل ہو گئے ۔

"اب پولیس آ جائے گی"....... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جولیا نے ہونٹ بھینچ کر صرف اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اندر چار مسلح افراد پڑے تڑپ رہے تھے جبکہ ان کی مشین گنیں ایک طرف پڑی تھیں لیکن ان میں سے ایک مشین گن غائب تھی اور تنویر بھی نظر نہ آ رہا تھا ۔ صفدر اور جولیا نے بھی جھک کر ایک ایک مشین گن جھپٹی اور پھر وہ اندر جانے والی راہداری میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ اسی لمحے انہیں فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں نیچے سے سنائی دینے لگیں ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے نیچے تہہ خانوں میں

خوفناک جنگ ہو رہی ہو۔ ان دونوں نے اپنی رفتار بڑھا دی اور پھر وہ ایک موڑ مڑتے ہی نیچے جاتی ہوئی سیڑھیوں کے کنارے پر پہنچ گئے اسی لمحے نیچے سے ایک انتہائی خوفناک دھماکے کے آواز سنائی دی اور پھر ایک انسانی چیخ بھی ساتھ ہی سنائی دینے لگی۔ وہ دونوں سیڑھیاں اترنے ہی لگے تھے کہ انہیں بائیں ہاتھ سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ تیزی سے سائیڈ پر ہوئے۔ اسی لمحے تین مسلح افراد دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے دکھائی دیئے تو صفدر نے مشین گن کا فائر کھول دیا اور وہ تینوں اچانک چلنے والی گولیوں سے نہ بچ سکے اور اچھل کر نیچے گرے جبکہ جولیا ان کے گرتے ہی بیک وقت کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی نیچے اتری اور صفدر کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ نیچے سے فائرنگ اور خوفناک دھماکوں کی آوازیں بدستور اور مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ صفدر نے ایک لمحے میں فیصلہ کیا اور دوسرے لمحے وہ دوسری طرف دوڑ پڑا جہاں سے یہ تینوں آدمی آئے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک مختلف سے ایریا میں پہنچ گیا اور اسی لمحے اسے محسوس ہوا کہ سامنے موجود الماری کے پیچھے کوئی موجود ہے تو اس کا جسم پارے کی طرح تڑپا اور دوسرے لمحے وہ سائیڈ پر ہو گیا۔

" باہر آجاؤ ورنہ بم مار دوں گا"...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے ایک کانپتی ہوئی لڑکی الماری کے پیچھے سے باہر آ گئی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خوف تھا۔ اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا اور

آنکھوں میں ایسی دہشت تھی جیسے کسی بھی لمحے اس کا دل دھڑکنے سے رک جائے گا۔

" گھبراؤ نہیں۔ اگر تم تعاون کرو گی تو تمہیں زندہ رہنے دیا جائے گا"...... صفدر نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو اس لڑکی کا تیزی سے زرد پڑتا ہوا چہرہ تبدیل ہونے لگ گیا۔

" مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گی"۔ اس لڑکی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا نام ہے تمہارا اور یہاں تمہاری کیا حیثیت ہے۔ جلدی بولو"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

" میرا نام لوٹیزا ہے اور میں چیف کی پرسنل سیکرٹری ہوں"۔ لڑکی نے جواب دیا۔

" کہاں ہے تمہارا چیف۔ کیا نام ہے اس کا"...... صفدر نے آنکھیں گھما کر سائیڈوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

" چیف سپیشل پوائنٹ پر گیا ہے۔ وہاں پہلے تین پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے گئے تھے اور انہیں وہاں رکھا گیا تھا۔ اب تین اور پاکیشیائی پکڑے گئے ہیں اور انہیں بھی وہیں رکھا گیا ہے۔ چیف خود ان سے پوچھ گچھ کرنے گیا ہے۔ تم کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے ہو"...... لڑکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" نیچے تہہ خانوں میں کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

" نیچے مشینری ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر کو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لپنے عقب میں آہٹ محسوس ہوئی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا ۔ اب اس کی نظریں بیک وقت اس لڑکی اور لپنے عقب میں تھی اور چند لمحوں بعد اس نے اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ آنے والے تنویر اور جولیا تھے ۔

" یہ لڑکی کون ہے ۔ اسے ختم کرو اور جلدی سے یہاں سے نکلو ۔ پولیس کی گاڑیاں پہنچ گئی ہیں "...... جولیا نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ لڑکی ہماری ساتھی ہے ۔ ہمیں خفیہ راستے سے باہر لے جائے گی ۔ اسے زندہ رکھا جائے گا ۔ یہ میرا فیصلہ ہے ۔ چلو لوٹیزا "...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

" خفیہ ۔ خفیہ راستہ ۔ مم ۔ مم ۔ مگر "...... لوٹیزا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" جلدی کرو ۔ زندہ رہنا ہے تو خفیہ راستے سے ہمیں باہر لے چلو جلدی کرو "...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ ایک راستہ ہے جہاں سے چیف آتا جاتا ہے ۔ آؤ میرے ساتھ "...... لوٹیزا نے یکلخت فیصلہ کن لہجے میں کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی سے کافی فاصلے پر ایک چوڑی سی گلی میں موجود دروازے سے باہر آئے تو صفدر کا بازو گھوما اور لڑکی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب سے چیختی ہوئی نیچے جا گری اور چند لمحوں تک پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گئی تو صفدر نے اسے اٹھا کر ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے کوڑے کے ایک بڑے کنٹینر کے پیچھے ڈال دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" آؤ جلدی "...... صفدر نے کہا اور پھر وہ تینوں ہی جب گلی سے سڑک پر پہنچے تو انہیں بائیں ہاتھ پر پولیس کاروں کا ایک ہجوم سا دکھائی دیا اور وہ دائیں طرف مڑ کر آگے بڑھ گئے ۔

" مشینری تو تباہ ہو گئی ہے ۔ اب کیا کرنا ہے "...... تنویر نے کہا۔

" عمران صاحب اور اس کے ساتھی سارج کے ہاتھ لگ گئے ہیں اور انہیں بھی وہیں لے جایا گیا ہے جہاں ہمیں رکھا گیا تھا ۔ اب ہمیں وہاں جانا ہے ۔ یہاں کا چیف بھی وہیں گیا ہوا ہے "...... صفدر نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ تو پھر یہاں پارکنگ سے کوئی کار حاصل کی جائے "۔ تنویر نے کہا تو صفدر اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن فوری طور پر اس سے اٹھا تو نہیں گیا البتہ اس کے جسم نے معمولی سی حرکت ضرور کی تھی اور اس کے ساتھ ہی اسے واضح طور پر محسوس ہو گیا کہ وہ کسی اسٹیشن ویگن نما گاڑی کے عقبی حصے میں اپنے ساتھیوں سمیت پڑا ہوا ہے اور یہ گاڑی ہجوم سے پر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسے یاد آگیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت پارک سے اٹھ کر باہر آنے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کی ناک سے انتہائی تیز ناگوار بو ٹکرائی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک گاڑی کے عقبی حصے میں موجود تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے قریب ہی تھے اور کیپٹن شکیل اور صالحہ دونوں کے جسم ڈھیلے پڑے تھے اور آنکھیں بند تھیں۔ عمران سمجھ گیا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کہ اس کی ذہنی ورزشوں کے ردعمل کی وجہ سے اس کا ذہن وقت سے پہلے بیدار ہو گیا ہے جبکہ اس گیس میں شامل بے حس کرنے والی خاصیت بھی موجود تھی اس لئے عمران کا جسم پوری طرح حرکت میں نہ آرہا تھا۔ اس نے جسم کو مخصوص انداز میں حرکت دینا شروع کر دی اور پھر جیسے ہی گاڑی ایک کوٹھی کے گیٹ پر رکی عمران کا جسم اس وقت تک کافی حد تک حرکت میں آچکا تھا۔ ڈرائیور کی سائیڈ سے ایک آدمی نیچے اترا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران خاموشی سے پڑا رہا کیونکہ ڈرائیور کے سامنے عقبی آئینہ موجود تھا اور عمران کے حرکت میں آتے ہی اسے یہ منظر نظر آجاتا لیکن دوسرے لمحے ڈرائیور بھی دروازہ کھول کر اتر گیا تو عمران بھی تیزی سے اٹھا اور عقبی دروازہ آہستہ سے کھول کر اس نے باہر چھلانگ لگا دی اور پھر دروازہ بند کر کے وہ تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس نے بڑا پھاٹک کھلتے ہوئے دیکھا تو وہ تیزی سے اچھل کر پھاٹک کی سائیڈ میں ہو گیا۔ اسی لمحے ڈرائیور بجلی کی سی تیزی سے واپس آیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے گاڑی کو ایک جھٹکے سے سٹارٹ کر کے اسے اندرونی طرف لے گیا۔ عمران نے اس ڈرائیور کے چہرے پر ابھرے ہوئے متوحش تاثرات دیکھ لئے تھے اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ کوٹھی کے اندر کا ماحول اس ڈرائیور کی توقع کے برعکس ہے گاڑی کے اندر جاتے ہی بڑا پھاٹک بند ہونے لگا اور چند لمحوں میں بند ہو گیا لیکن چھوٹا پھاٹک ابھی تک کھلا تھا۔ عمران تیزی سے اس

چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھا اور پھر اس نے اس پھاٹک سے اندر جھانکا تو اس نے سامنے ہی گاڑی کھڑی دیکھی ۔ گاڑی کے ساتھ ہی ڈرائیور کھڑا تھا اور اس کا رخ اندر کی طرف تھا جبکہ دوسرا آدمی تیزی سے اندر عمارت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" میں بھی آجاؤں باس"...... ڈرائیور نے اچانک کہا۔

" نہیں ۔ تم یہیں ٹھہرو ۔ اندر موجود سکون اور کھلا ہوا پھاٹک بتا رہے ہیں کہ معاملات درست نہیں ہیں ۔ تم یہاں کا خیال رکھو"...... اندر جانے والے نے جسے باس کہہ کر پکارا گیا تھا، کہا اور پھر وہ تیزی سے اندر عمارت میں غائب ہو گیا۔ عمران آہستہ سے اندر داخل ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈرائیور سنبھلتا عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد ہی وہ اسے بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔ عمران نے اسے اٹھا کر گاڑی کی عقبی سائیڈ پر ڈال دیا تاکہ عمارت سے باہر آتے ہوئے باس کو وہ نظر نہ آ سکے ۔ البتہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اس نے سنبھال لیا تھا اور پھر وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا برآمدے سے ہو کر اندر داخل ہوا اسی لمحے اسے دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ یہ ایک آدمی کے قدموں کی آوازیں تھیں ۔ عمران تیزی سے سائیڈ میں ہوا اور پھر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی وہ آدمی جو اندر گیا تھا اس کے قریب سے گزرا تو عمران یکلخت اس پر جھپٹ پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی کوئی جدوجہد کرتا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

عمران اس کو بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔ عمران نے اسے وہیں ڈالا اور پھر اس نے اس پوری کوٹھی کا چکر لگایا ۔ کوٹھی میں جگہ جگہ لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور زندہ آدمی کوئی نہ تھا ۔ ایک سٹور نما کمرے سے اس نے رسی کا ایک بڑا بنڈل اٹھایا اور پھر واپس آکر اس نے سب سے پہلے اس رسی کی مدد سے ایک کمرے میں موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر اس نے اس آدمی کو ڈال کر باندھ دیا جو عمارت کے اندر سے باہر آیا تھا اور جسے عمران نے بے ہوش کیا تھا ۔ یہ وہی آدمی تھا جو گاڑی کی سائیڈ سیٹ پر موجود تھا ۔ اسے باندھنے کے بعد عمران واپس مڑا اور اس نے ایک نظر گاڑی کی عقبی طرف ڈالی تو صالحہ اور کیپٹن شکیل دونوں ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ عمران نے گاڑی کے ڈرائیور کو اٹھایا اور اسے بھی لے جا کر وہیں ایک اور کرسی پر ڈال کر رسی کی مدد سے باندھ دیا ۔ پھر وہ ایک واش روم میں گیا ۔ وہاں پانی موجود تھا ۔ اس نے ایک الماری میں موجود ایک خالی جگ اٹھایا اور اسے پانی سے بھر کر واپس گاڑی کے قریب آگیا اور پھر جیسے ہی صالحہ اور کیپٹن شکیل کے حلق سے پانی نیچے اترا ان کی بے ہوشی اور بے حسی کا سرکٹ ٹوٹ گیا اور وہ دونوں کسمسا کر ہوش میں آنے لگے ۔ عمران گاڑی سے نیچے اترآیا اور اس نے پھاٹک کو اچھی طرح بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

" یہ ۔ یہ کیا مطلب"...... چند لمحوں بعد گاڑی کے اندر سے صالحہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔ وہ شاید ہوش میں آگئی تھی۔

"صالحہ ۔ میں عمران ہوں ۔ باہر آؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ عمران صاحب آپ ۔ یہ سب کیا ہے ۔ ہم کہاں ہیں"۔ صالحہ نے باہر آکر حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اسی لمحے گاڑی کے اندر کیپٹن شکیل کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

"تم بھی باہر آجاؤ کیپٹن شکیل ۔ بہت آرام کر لیا ہے تم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بھی گاڑی سے نیچے اتر آیا۔ عمران نے انہیں مختصر طور پر اب تک ہونے والی ساری کارروائی بتا دی۔

"لیکن یہ کون ہو سکتے ہیں اور ان کا ہمیں بے ہوش کر کے یہاں لے آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"کیپٹن شکیل ۔ تم یہیں رکو ۔ صالحہ میرے ساتھ آئے گی ۔ اب اس ڈرائیور اور اس کے ساتھی سے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ صالحہ سمیت عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں بلٹ پروف شیشے کا ایک کمرہ بھی ہے جس کا شیشہ اس انداز میں ٹوٹا ہوا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ جیسے اسے میں نے توڑا ہو"...... عمران نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کمرے میں ڈرائیور اور اس کا ساتھی رسیوں سے بندھے بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔

"آپ نے ۔ لیکن آپ تو ہمارے ساتھ ہی یہاں آئے ہیں"۔ صالحہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ یہ میرا مخصوص طریقہ ہے اور یہ طریقہ ایک بار تنویر نے مجھ سے تفصیل سے پوچھا تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کمرے میں تنویر، صفدر اور جولیا کو رکھا گیا ہو اور تنویر نے مخصوص انداز میں شیشے کو توڑ دیا ہو اور پھر وہ نکل گئے ہوں"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈرائیور کے ساتھی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"بیٹھ جاؤ صالحہ "...... عمران نے مڑ کر صالحہ سے کہا جو ابھی تک ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔

"آپ ان سے پوچھ گچھ کریں ۔ میں باہر تازہ ہوا میں ٹھہرتی ہوں یہاں کچھ گھٹن سی محسوس ہو رہی ہے"...... صالحہ نے کہا اور پھر عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"یہ ۔ یہ کیا ۔ کیا مطلب ۔ تم ۔ تم تو بے ہوش تھے"۔ ڈرائیور کے ساتھی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"کراؤن ۔ میرا نام کراؤن ہے ۔ اوہ ۔ تم نے جیگر کو بھی بے ہوش کر کے باندھ رکھا ہے"...... کراؤن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم اس کوٹھی میں کیوں آئے تھے ۔ یہاں تو شیشے کا بنا ہوا کمرہ ٹوٹا پڑا ہے اور ادھر ادھر لاشیں پڑی ہوئی ہیں"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ۔ وہ تمہارے ساتھی نکل گئے ہیں ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ زیرو روم کا شیشہ بھی توڑا جا سکتا ہے ۔ یہ گریگ اور اس کے ساتھی سب بے حد بہادر اور تجربہ کار تھے ۔ نجانے تمہارے ساتھیوں کے ہاتھوں کیسے ہلاک ہو گئے"...... کراؤن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ تم کس کو ہمارے ساتھی ٹھہرا رہے ہو ۔ ہم تینوں کے علاوہ تو ہمارا اور کوئی ساتھی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تینوں تو بہرحال پاکیشیائی ہیں ۔ انہوں نے بس ٹرمینل پر کسی ایشیائی زبان میں باتیں کیں اور ان میں سے ایک کو صفدر کے نام سے بھی پکارا گیا تھا اس لئے وہ تو پاکیشیائی ایجنٹ تھے لیکن چیف نے انہیں اس لئے فوری طور پر ہلاک نہیں کیا تھا کہ اگر ان کے باقی ساتھی نہ ملے تو پھر ان سے معلوم کیا جائے گا لیکن پھر تم پر ہمیں شک ہوا ۔ پھر تم کلب میں بوڑھے ویٹر سوبرز سے ملے اور تم نے اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے سارج کے خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں اور پھر تم تینوں پارک میں جا کر بیٹھ گئے ۔ میں نے چیف کو اطلاع دی تو چیف نے تمہیں بے ہوش کر کے تمہارے ساتھیوں کے ساتھ زیرو روم میں ڈالنے کے لئے کہا لیکن یہاں تو حالات ہی الٹ چکے ہیں ۔ گریگ بھی ہلاک ہو گیا ہے اور اس کے ساتھی بھی اور وہ تینوں پاکیشیائی بھی غائب ہیں"...... کراؤن بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"چیف کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مارشل چیف فور"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"تم کیا ہو سارج میں"...... عمران عمران نے پوچھا۔

"میں یہاں کا باس ہوں"...... کراؤن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارے ساتھ جو ڈرائیور ہے اس کا نام جیگر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ گریگ کا بھائی ہے اس لئے میں نے اسے اندر نہ آنے دیا تھا کیونکہ میں نے گریگ کی لاش دیکھ لی تھی ۔ بے چارہ جیگر اپنے بھائی سے بے حد محبت کرتا تھا ۔ دونوں بھائی نہ صرف قدوقامت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے بلکہ ان کی آوازیں بھی اس قدر ملتی تھیں کہ جیگر کسی کمرے میں بولے تو لگتا تھا گریگ بول رہا ہے اور گریگ بولے تو لگتا تھا جیگر بول رہا ہے"...... کراؤن نے جواب

دیا۔ وہ واقعی کوئی باتونی آدمی تھا کہ ماحول اور حالات کو دیکھے بغیر اس طرح بولے چلے جا رہا تھا جیسے وہ کسی محفل میں گپ شپ کر رہا ہو۔ پھر عمران نے اٹھ کر ڈرائیور کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرے تو عمران نے ہاتھ ہٹالئے اور پھر اس سے پہلے کہ ساتھ موجود کراؤن کچھ سمجھتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ کراؤن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مار کر پہلی ہی ضرب میں اسے دنیا و مافیہا سے آزاد کر دیا تھا۔ عمران واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے جیگر کو ہوش میں لاتے ہوئے کراؤن کو اس لئے بے ہوش کر دیا تھا تاکہ جو کچھ اس کراؤن نے بتایا تھا اس کی تصدیق اس جیگر سے کرا سکے۔ اسے خطرہ تھا کہ کراؤن زیادہ بولنے والا ہے اس لئے وہ جیگر کو لقمہ بھی دے سکتا ہے۔ چند لمحوں بعد جیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی بھی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ بندھا ہونے کی وجہ سے اپنی اس لاشعوری کوشش میں ناکام رہا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ تم اور اس حالت میں"...... جیگر نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام جیگر ہے اور تمہارے ساتھی کا نام کراؤن ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تم۔ تم تو بے ہوش تھے۔ پھر یہ کیسے ہو گیا"۔ جیگر نے کہا۔

"کراؤن کا سارج میں کیا عہدہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کراؤن باس ہے۔ ہمارا باس"...... جیگر نے کہا۔

"تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ باس کو معلوم ہو گا۔ میں تو ڈرائیور ہوں"۔ جیگر نے کہا۔

"باس کے اوپر کوئی اور بھی ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ چیف ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

"وہ کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... جیگر نے جواب دیا تو عمران اٹھا اور اس نے کراؤن کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے ایک بار پھر بند کر کے اسے ہوش میں لے آنے کی کوشش کی اور چند لمحوں بعد جب کراؤن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ تم سب کیا کر رہے ہو۔ ہمیں چھوڑ دو۔ ہم خاموشی سے چلے جائیں گے"...... کراؤن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی کہا۔

"تمہارے چیف کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... کراؤن نے جواب دیا اور عمران چند لمحے

اسے ایسی نظروں سے دیکھتا رہا جیسے اس کے ذہن کے اندر جھانک رہا ہو۔ ویسے کراؤن بے ہوش ہونے سے پہلے جس طرح روانی سے بول رہا تھا اب اس سے یکسر مختلف نظر آ رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بے ہوشی نے اس کے ذہن پر کوئی پردہ تان دیا ہو۔

"آخری بار پوچھ رہا ہوں کہ فون نمبر بتا دو لیکن یہ سوچ کر بتانا کہ میں نے تمہاری بات تمہارے چیف سے کرانی ہے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"جیگر۔ تم کہہ رہے تھے کہ کراؤن کو معلوم ہو گا۔ اب بولو"۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو ڈرائیور ہوں"۔ جیگر نے رک رک کر کہا۔

"تو پھر تم ہمارے لئے بے کار ہو"...... عمران نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں سیدھی جیگر کے سینے میں پیوست ہو گئی تھیں اور وہ دو تین لمحوں میں ہی اسی حالت میں دم توڑ گیا۔

"دیکھا تم نے۔ جو ہمارے لئے بے کار ثابت ہو ہم اس کے ساتھ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کیا سلوک کرتے ہیں"...... عمران نے پسٹل کا رخ کراؤن کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم مجھے مار دو گے۔ مجھے۔ مم۔ مگر کیوں"...... کراؤن نے رک رک کر کہا۔

"کیونکہ تم مجھے فون نمبر نہیں بتا رہے اور جیگر کی موت تمہارے سامنے ہے۔ اب آخری بار پوچھ رہا ہوں"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا اور پھر کراؤن نے اس طرح تیزی سے فون نمبر بتانا شروع کر دیئے جیسے ایک لمحے کی تاخیر اس کے لئے ناقابل برداشت ہو۔

"تم نے اپنے چیف سے بات کرنی ہے۔ بولو کیا بات کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ چیف تو رپورٹ کے انتظار میں بیٹھے ہوں گے۔ تم نے مجھے کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا"...... کراؤن نے کہا۔

"تم یہی رپورٹ دیتے کہ تم نے حکم کی تعمیل کر دی ہے اور کیا رپورٹ دینی ہے تم نے"...... عمران نے کہا۔

"زیرو روم میں موجود تینوں پاکیشیائی فرار ہو گئے ہیں۔ زیرو روم ٹوٹا پڑا ہے۔ گریگ اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ یہ رپورٹ دینا ہو گی"...... کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب چیف تمہارے پاس پہنچ جائے گا تو تم بے شک رپورٹ دے دینا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے

لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا اور ایک بار پھر کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور کراؤن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے مشین پسٹل واپس جیب میں رکھا اور پھر جیسے ہی کراؤن ہلاک ہوا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... باہر موجود کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان دونوں کا میں نے اس لئے خاتمہ کر دیا ہے کہ ہم یہاں نہ انہیں زندہ چھوڑ سکتے تھے اور نہ ہی اپنے ساتھ لے جا سکتے تھے۔ ان سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ انہوں نے جولیا، صفدر اور تنویر کو پکڑ کر یہاں پہنچا دیا تھا۔ ان کے مطابق ان تینوں نے بس ٹرمینل پر ایشیائی زبان میں باتیں کی تھیں اور ایک ایشیائی نام صفدر بھی لیا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ان تینوں کو بے ہوش کر کے اغوا کرا لیا لیکن انہیں ہلاک اس لئے نہیں کیا گیا کہ اگر ہم تینوں انہیں نہ مل سکے تو وہ ان سے ہمارے بارے میں پوچھ گچھ کر سکیں۔ ان تینوں کو شیشے والے کمرے میں بند کیا گیا تھا جسے یہ زیرو روم کہہ رہے تھے۔ ہمارے بارے میں انہیں شک اس ویٹر سوبرز سے ہونے والی ملاقات سے پڑا۔ انہوں نے اس ویٹر سے معلومات حاصل کر لیں اور پھر ہمیں بھی پارک سے نکلتے ہوئے بے ہوش کر کے اغوا کر لیا اور یہاں لے آئے تاکہ ہم چھ کو اکٹھے زیرو روم میں رکھا جائے لیکن یہاں آ کر ہمیں لے آنے والے اس لئے پریشان ہو گئے کہ جولیا اور

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اس کے ساتھی یہاں موجود افراد کو ہلاک کر کے یہاں سے نکل چکے تھے۔ میرا خیال ہے کہ شیشہ تنویر نے توڑا ہو گا۔ بہرحال اب صورت حال یہ ہے کہ جولیا، صفدر اور تنویر ان کی گرفت سے تو آزاد ہو چکے ہیں لیکن ان کا ٹارگٹ ابھی تک ہٹ نہیں ہو سکا۔ ان کو ٹارگٹ اس مشینری کی تباہی کا دیا گیا تھا جس سے سیٹلائٹ کے ذریعے چیکنگ کی جا سکتی ہے اور ہم نے بھی ابھی اپنا ٹارگٹ ہٹ نہیں کیا اور ہمارا ٹارگٹ تھا چیف مارشل سے یہ کنفرم کرنا کہ سارج کا ہیڈ کوارٹر میرانا میں ہے بھی ہی یا نہیں۔ اگر نہیں تو کہاں ہے لیکن ہم بھی ابھی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے پھر رہے ہیں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے پورا پس منظر اور موجودہ حالات کی تصویر کشی کر دی۔

"عمران صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ چیف کو یہاں بلوایا جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ یہاں کیوں آئے گا"...... کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں وہاں جانا ہو گا اس خفیہ کلب میں"...... صالحہ نے کہا۔

"کامیابی کی امید تو کم ہے لیکن بہرحال کوشش کی جا سکتی ہے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"کون سی کوشش عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

" چیف کو یہاں بلوانے کی ۔ وہاں خفیہ کلب کی نسبت یہاں اس سے بات چیت کرنے میں خاصی آسانی رہے گی ۔ تم یہاں ٹھہرو میں کوشش کرتا ہوں لیکن تم چوکنا رہنا ۔ کسی بھی وقت سارج کی کوئی اور ٹیم یہاں پہنچ سکتی ہے کیونکہ یہ ان کا سپیشل پوائنٹ ہے "...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اندرونی راہداری کی طرف بڑھ گیا ۔ سائیڈ روم میں فون موجود تھا ۔ عمران اسے پہلے ہی چیک کر چکا تھا ۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور پھر کراؤن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" چیف سپیشل ایریا "...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" میں کراؤن بول رہا ہوں ۔ چیف سے بات کراؤ "...... عمران نے کراؤن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد چیف سے رابطہ قائم ہو گیا اور عمران نے کراؤن بن کر اسے بتایا کہ اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے اور باقی تینوں پاکیشیائیوں کو بھی زیرو روم میں پہنچا دیا گیا ہے جس پر چیف نے گریگ سے بات کرنے کے لئے کہا تو عمران نے جیگر کی آواز اور لہجے میں بات کی کیونکہ کراؤن خود اسے بتا چکا تھا کہ جیگر اور گریگ دونوں بھائی ہیں اور ان دونوں کی آوازیں حیرت انگیز طور پر ملتی ہیں ۔ گریگ تو عمران کے آنے سے پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا اس لئے عمران نے جیگر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کی آواز اور لہجے میں بات کی تو چیف نے خود آ کر پاکیشیائی ایجنٹوں سے معلومات حاصل کرنے کا خود ہی کہہ دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ عمران نے رسیور رکھا اور مڑ کر واپس آ گیا ۔

" آپ کا چہرہ بتا رہا ہے عمران صاحب کہ آپ چیف کو یہاں بلوانے میں کامیاب ہو گئے ہیں "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔

" ہاں ۔ وہ آ رہا ہے "...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر جو بات چیت ہوئی وہ بھی بتا دی ۔

" عمران صاحب ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ کئی آدمی بھی لے آئے "...... صالحہ نے کہا ۔

" ہمیں بہرحال ہر طرح کے حالات سے نمٹنا پڑے گا "...... عمران نے کہا تو صالحہ اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

بے رنگ اور مکمل طور پر بنجر پہاڑوں میں واقع ایک چھوٹی سی وادی میں اس وقت دس افراد قطار بنائے کھڑے تھے ۔ ان کے جسموں پر سیاہ رنگ کے سوٹ تھے اور کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں ۔ وہ سب بلند قامت اور ورزشی جسموں کے مالک تھے ۔ یہ دس افراد مختلف یورپی اور ایکریمی قومیتوں کے تھے ۔ ان دس افراد کے سامنے ایک چوڑے جسم اور لمبے قد کا آدمی سیاہ رنگ کا سوٹ پہنے کھڑا تھا لیکن اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا ۔ یہ دس افراد سارج کے خصوصی سیکشن جسے سپیشل سیکشن کہا جاتا تھا، کے ممبرز تھے جبکہ ان سے آگے موجود آدمی ان کا باس کرنل گورش تھا ۔ یہ پہاڑی علاقہ میرانا کہلاتا تھا اور اس علاقے میں سارج کا خفیہ ہیڈ کوارٹر بنایا گیا تھا سارج ہیڈ کوارٹر پہاڑی کے اندر زیر زمین ایک چھوٹی سی عمارت تھی جس میں دو بڑے ہال اور چار آفس نما کمرے تھے ۔ ایک ہال میں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

مشینری نصب تھی اور اس مشینری کے ذریعے پوری دنیا میں سارج کے سیکشنز اور ان کی کارکردگی کو مارک کیا جاتا تھا ۔ میرانا کے اس پورے پہاڑی علاقے میں اور اوپر تک پہاڑوں کی چوٹیوں پر مخصوص خفیہ آلات نصب تھے جن کی چیکنگ بھی مشینری کے ذریعے مسلسل کی جاتی تھی ۔ میرانا میں داخل ہونا تو ایک طرف میرانا کے چاروں طرف ملحقہ علاقے میں اڑنے والی مکھی بھی ہیڈ کوارٹر کی نظروں میں رہتی تھی ۔ مشینری کا انچارج جوہن تھا جو ہیڈ کوارٹر کا اہم ترین فرد تھا ہیڈ کوارٹر کا انچارج کرنل بارگ تھا ۔ کرنل بارگ ادھیڑ عمر آدمی تھا کٹر یہودی ہونے کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کی سب سے اہم سیکرٹ ایجنسی کا طویل عرصہ تک چیف بھی رہا تھا ۔ انتہائی تجربہ کار ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی سخت مزاج اور سفاک آدمی تھا ۔ قطعی بے لچک آدمی جو اپنے معمولی قصور پر اپنے آپ کو بھی گولی مارنے سے دریغ نہ کر سکتا تھا ۔ کرنل گورش ہیڈ کوارٹر کا سیکورٹی انچارج تھا ۔ اسے اپنے سیکشن سمیت یہاں پہنچے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا ۔ اس سے پہلے وہ اور اس کا سیکشن ایکریمیا کی ایک ریاست میں کام کرتا تھا لیکن پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خطرے سے نمٹنے کے لئے سارج کے بڑوں نے کرنل گورش اور اس کے سیکشن کا انتخاب کیا تھا اور اس کی توثیق کرنل بارگ نے بھی کر دی تھی کیونکہ وہ بھی کرنل گورش سے بہت اچھی طرح واقف تھا ۔ کرنل گورش اس کی ایجنسی میں بھی بطور چیف ایجنٹ طویل عرصے تک کام کرتا رہا تھا ۔

کرنل بارگ جیسا آدمی بھی اس کی صلاحیتوں کا معترف تھا۔ سارج ایجنسی کا ورکنگ سیٹ اپ علیحدہ تھا جس کے چار چیف تھے اور ان کے اوپر سپر چیف تھا اور پھر بورڈ آف گورنرز تھا جس کا چیئرمین تھا۔ یہ سارے چیفس پالیسیاں بنانے اور یہودیوں کے لئے خصوصی منصوبہ جات بناتے اور ان پر عمل درآمد کراتے تھے۔ ہیڈ کوارٹر کا کام اس ساری کارکردگی کو چیک کرنا اور ان کی کارکردگی کو درست سمتوں میں رکھنے کے لئے انہیں احکامات جاری کرنا تھا۔ اس مشینری کے ذریعے خلاء میں موجود بہت سے مخصوص سیٹلائٹس کے ذریعے دنیا بھر میں بروئے کار آنے والے جنگی منصوبوں، بڑی بڑی دفاعی لیبارٹریوں کی کارکردگی اور ان میں مکمل کئے جانے والے منصوبوں کی چیکنگ کرنا تھا اور یہ کام ہیڈ کوارٹر بخوبی کر لیتا تھا۔ سارج ایجنسی یہودیوں اور ایکریمیوں کا مشترکہ منصوبہ تھا لیکن یہودیوں نے صرف اس لئے ایکریمین حکومت کو اس میں شامل کیا ہوا تھا کہ اس طرح ایکریمیا کی مخالفت سے بچا جا سکتا تھا اور اسے یہودی اپنے حق میں استعمال کر رہے تھے لیکن یہودیوں نے سارج ایجنسی اور سارج ہیڈ کوارٹر میں اس تعداد میں یہودی بھرتی کر رکھے تھے کہ وہ جس وقت بھی چاہتے ایکریمیا سے گلو خلاصی کر سکتے تھے لیکن سارج کا مطمع نظر پوری دنیا پر یہودیوں کی حکومت کا قیام تھا اور وہ گزشتہ کئی سالوں سے اس کی بھرپور تیاری کر رہے تھے۔ سارج ایجنسی کے تحت بے شمار ایسی خفیہ لیبارٹریاں دنیا بھر میں کام کر رہی تھیں جو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

انتہائی ایڈوانس ہتھیار تیار کرنے کی جدوجہد کر رہی تھیں۔ سارج ایجنسی کا اصل آدمی سب کی نظروں سے خفیہ رہتا تھا۔ اس کا کوڈ نام بلیک ہیڈ تھا۔ اس کی صرف آواز سے سارج ایجنسی کے چیفس اور سارج ہیڈ کوارٹر کا چیف کرنل بارگ آشنا تھے۔ آج تک اسے کسی نے دیکھا نہیں تھا۔ البتہ یہ بات اسرائیل کے صدر سے لے کر سارج ایجنسی کے تمام چیفس اور سارج ہیڈ کوارٹر کا چیف کرنل بارگ بھی جانتا تھا کہ بلیک ہیڈ دنیا میں کسی خفیہ جگہ ایک ایسا ہتھیار بنانے کی جدوجہد میں مصروف ہے جسے بلیک ہیڈ کا ہی نام دیا گیا ہے۔ اس بلیک ہیڈ کا جو مختصر سا آئیڈیا انہیں معلوم تھا اس کے مطابق خلاء میں ایک ایسا خلائی اسٹیشن قائم کر دیا گیا تھا جس میں انتہائی ایڈواس مشینری نصب کی گئی تھی اور بلیک ہیڈ نامی ہتھیار تیار ہونے کے بعد اس ہتھیار کو اس خلائی اسٹیشن میں پہنچا دیا گیا جائے گا اور پھر اس بلیک ہیڈ سے ایسی ریز پوری دنیا میں موجود اٹیمک اسلحہ کے سٹورز، ایٹمی لیبارٹریوں اور ایسے تمام ہتھیار تیار کرنے والی فیکٹریوں، لیبارٹریوں میں پھیلا دی جائیں گی کہ بلیک ہیڈ کی مدد سے یہودی جب چاہیں اور جس ملک کا بھی چاہیں دفاع زیرو کر سکتے تھے۔ بلیک ہیڈ کے ذریعے مشینری اور اٹیمک وار ہیڈ اور اٹیمک لیبارٹریوں کو مکمل طور پر اور وقتی طور پر جام کیا جا سکتا تھا اور اگر سارج چاہے تو پوری دنیا کے ہتھیاروں کو بیک وقت جام کر سکتی تھی۔ اس طرح انتہائی آسانی سے پوری دنیا کے دفاع کو جام کر

کے پوری دنیا پر یہودی سلطنت قائم کی جا سکتی تھی جسے جیوش کنگزڈم کا نام دیا گیا تھا۔ یہ ہتھیار جہاں تیار کیا جا رہا تھا اور جہاں اس پر ریسرچ کی جا رہی تھی اس کا انچارج بلیک ہیڈ تھا اور اسے اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ سارج ایجنسی کے چیفس، بورڈ آف گورنرز حتیٰ کہ اسرائیل کے صدر کو بھی اس بارے میں معلومات حاصل نہ تھیں۔ اس بارے میں صرف ایک آدمی جانتا تھا اور وہ بلیک ہیڈ تھا اس وقت بلیک ہیڈ کا نمائندہ خصوصی کرنل سٹارک جو بلیک ہیڈ لیبارٹری کا سکیورٹی انچارج بھی تھا، سارج ہیڈ کوارٹر آ رہا تھا۔ وہ کرنل بارگ کو بلیک ہیڈ کا کوئی خصوصی پیغام پہنچانا چاہتا تھا۔ کرنل سٹارک اکثر آتا جاتا رہتا تھا۔ اس کی یہاں ہیڈ کوارٹر میں آمد ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہوتی تھی۔ اس طویل و عریض پہاڑی علاقے سے ملحقہ میرانا شہر تھا جو خاصا بڑا شہر تھا۔ وہاں ایئر پورٹ بھی تھا اور ہوٹل اور کلب بھی اس لئے وہاں پورے ایکریمیا سے سیاح آتے جاتے رہتے تھے۔ کرنل سٹارک میرانا شہر پہنچ کر سارج ہیڈ کوارٹر کے خصوصی سیٹلائٹ نمبرز پر جس کا علم صرف اسے ہی تھا، فون کر کے اپنی آمد کی اطلاع دیتا اور پھر یہاں سے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر میرانا شہر بھجوایا جاتا تھا اور اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے کرنل سٹارک یہاں پہنچ جاتا اور پھر کرنل بارگ سے گفتگو کے بعد اسے اسی انداز میں واپس میرانا شہر پہنچا دیا جاتا تھا جہاں سے وہ واپس چلا جاتا تھا۔ کہاں جاتا تھا اور کس طرح جاتا تھا اس کا علم کسی کو نہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھا۔ اس وقت کرنل گورش اپنے ساتھیوں سمیت کرنل سٹارک کے استقبال کے لئے یہاں موجود تھا۔ چونکہ وہ ابھی حال ہی میں یہاں آیا تھا اس لئے کرنل سٹارک سے بھی اس کی پہلی ملاقات تھی اور آج پہلی بار کرنل بارگ نے اسے اپنے آفس میں بلا کر بلیک ہیڈ اور کرنل سٹارک کے بارے میں بتایا تھا ورنہ آج سے پہلے وہ بھی اس بلیک ہیڈ کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔ کرنل گورش کی نظریں سامنے آسمان پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے ذہن میں بلیک ہیڈ اور کرنل سٹارک کے بارے میں مختلف خیالات آ رہے تھے۔ اس کے لاشعور میں کرنل سٹارک کے نام سے ہی خاصی ہلچل مچی ہوئی تھی کیونکہ اس کے لاشعور میں یہ نام موجود تھا اور اسے بار بار یہی خیال آ رہا تھا کہ جب وہ ایکریمین ایجنسی میں شامل ہوا تو اس کے ساتھ ایک نوجوان سٹارک بھی شامل ہوا تھا اور پھر طویل عرصے تک سٹارک کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات رہے تھے۔ بعض مشنز میں بھی ان دونوں نے اکٹھے کام کیا تھا اور پھر سٹارک اچانک غائب ہو گیا۔ سرکاری طور پر یہی بتایا گیا کہ اسے مستقل اسرائیل شفٹ کر دیا گیا ہے لیکن اس کے بعد نہ ہی سٹارک سے اس کی ملاقات ہوئی تھی اور نہ ہی فون پر بات ہوئی تھی۔ اس کے ذہن میں بار بار یہی خیال آ رہا تھا کہ بلیک ہیڈ کا یہ نمائندہ خصوصی کرنل سٹارک کہیں وہی سٹارک نہ ہو۔ لیکن ظاہر ہے جب تک وہ اسے دیکھ نہ لیتا تب تک وہ کسی نتیجے یا فیصلے پر نہ پہنچ سکتا تھا اور پھر اچانک وہ چونک پڑا

کیونکہ دور آسمان پر ایک دھبہ سا نظر آنے لگ گیا تھا اور دھبے کی ساخت سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ ہیلی کاپٹر ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دھبہ واضح ہو گیا۔ وہ واقعی ہیلی کاپٹر تھا جو کرنل سٹارک کو لینے کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر قریب آتا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کھلی جگہ پر اتر گیا تو کرنل گورش آگے بڑھا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں سے ایک لمبا تڑنگا ورزشی جسم اور چوڑے چہرے کا مالک آدمی نیچے اترا تو کرنل گورش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ وہی سٹارک ہے جو اس کا دوست تھا اور بڑے طویل عرصے بعد وہ اس سے مل رہا تھا۔

"ہیلو کرنل سٹارک۔ میں سکیورٹی انچارج کرنل گورش ہوں۔ خوش آمدید"....... کرنل گورش نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ بھی یہاں پہنچ چکے ہیں۔ ویری گڈ۔ کرنل بارگ کے بعد آپ سے تفصیلی بات چیت ہو گی"....... کرنل سٹارک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں کرنل گورش سے مصافحہ بھی کیا۔ اس کی آنکھوں میں شناسائی کی مخصوص چمک موجود تھی۔

"تھینک یو"....... کرنل گورش نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر ہیڈ کوارٹر میں کرنل بارگ کے آفس کے دروازے تک پہنچ گیا۔

"تشریف لے جائیے۔ کرنل بارگ آپ کے منتظر ہیں"۔ کرنل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

گورش نے رکتے ہوئے کہا۔

"آپ کہاں رہیں گے"....... کرنل سٹارک نے پوچھا۔

"میں اور میرے ساتھی اس وقت تک یہیں رہیں گے جب تک آپ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں"....... کرنل گورش نے جواب دیا تو کرنل سٹارک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کرنل بارگ کے آفس کا دروازہ کھول کر وہ اندر چلا گیا۔ جب دروازہ بند ہو گیا تو کرنل گورش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ساتھی بھی وہاں موجود تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی جیب میں موجود مخصوص فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جلدی سے اسے جیب سے نکال لیا۔ یہ مخصوص فون تھا جو عام فون کی طرح استعمال ہوتا تھا اور اسے ہیڈ کوارٹر کے اندر بات چیت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ ہیڈ کوارٹر سے باہر یہ کام نہ کرتا تھا۔ اس نے فون کی سکرین پر دیکھا تو وہاں کرنل بارگ کا مخصوص نمبر موجود تھا۔

"یس سر۔ کرنل گورش بول رہا ہوں"....... کرنل گورش نے بٹن دبا کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ میرے آفس میں آ جائیں"....... دوسری طرف سے کرنل بارگ کی سرد آواز سنائی دی۔

"یس سر"....... کرنل گورش نے کہا اور فون بند کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا اور پھر کرنل بارگ کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور پھر دروازے پر دباؤ ڈالا تو

دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہوا۔

"کم ان کرنل"...... کرنل بارگ نے کہا اور پھر ایک طرف موجود خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ سائیڈ پر موجود دوسری کرسی پر کرنل سٹارک بیٹھا ہوا تھا جبکہ وسیع آفس ٹیبل کے پیچھے کرنل بارگ موجود تھا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل گورش نے کہا۔

"ہم نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ بلیک ہیڈ تک یہ اطلاع پہنچ چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سارج ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے یہاں کسی بھی لمحے پہنچنے والی ہے کیونکہ یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ چیف مارشل اور اس کے نائب کراؤن سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب یہ لوگ کسی بھی لمحے میرانا شہر پہنچ سکتے ہیں اور پھر میرانا سے وہ یہاں بھی آسکتے ہیں کیونکہ چیف مارشل ایک بار یہاں آ چکے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ چیف مارشل کو ہلاک کرنے سے پہلے انہوں نے چیف مارشل سے یہاں کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا ہو"...... کرنل بارگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مجھے اور میرے سیکشن کو یہاں کال ہی اسی لئے کیا گیا ہے کہ ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کریں۔ آپ کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرانا شہر سے نکل کر سپیشل ایریا میں داخل ہوتے ہی نہ صرف وہ ہماری نظروں میں آجائیں گے بلکہ ہم انہیں کسی بھی جگہ ایک بٹن پریس کر کے ہلاک کر سکتے ہیں اس لئے اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بارے میں کسی تشویش کی ضرورت نہیں ہے"...... کرنل گورش نے سرد لیکن یقینی لہجے میں کہا۔

"مجھے تفصیل بتا دی گئی ہے اور میں یہ تفصیل بلیک ہیڈ تک پہنچا دوں گا لیکن اس کے باوجود میں یہ بات کرنے پر مجبور ہوں کہ یہ ایجنٹ دنیا کے انتہائی خطرناک انسان ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ انہوں نے سارج ایجنسی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ جعلی ہیڈ کوارٹر ایسے ہی لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ وہ بھی تباہ کر دیا گیا ہے حتیٰ کہ انہوں نے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین کو بھی ہلاک کر دیا اور اب آخر میں چیف فور مارشل بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے اس لئے یہ عام ایجنٹ نہیں ہیں اور سب سے زیادہ فکر اور تشویش بلیک ہیڈ کو اس بات پر ہے کہ اگر بلیک ہیڈ کے منصوبے کے بارے میں ان کے کانوں میں بھنک بھی پڑ گئی تو یہ سب کے لئے انتہائی خطرناک ہو گا یہ ہیڈ کوارٹر تو دوبارہ بنایا جا سکتا ہے لیکن بلیک ہیڈ کی وسیع و عریض لیبارٹری دوبارہ نہیں بنائی جا سکتی اور نہ ہی ہلاک ہونے والے سائنس دانوں اور ان کے معاونین کو دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے اس لئے ہمیں ہر صورت میں ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے"۔ کرنل سٹارک نے کہا۔

"جناب۔ جب کوئی جانتا ہی نہیں کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے تو پھر انہیں کیسے اطلاع مل جائے گی۔ کرنل بارگ بھی نہیں جانتے۔ میں بھی نہیں جانتا۔ پھر آپ کو کیا پریشانی ہے"...... کرنل گورش نے

تیز لہجے میں کہا۔

" بہرحال آپ انہیں یقینی طور پر ہلاک کر دیں ۔ یہ انتہائی ضروری ہے"...... کرنل سٹارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ایسے ہی ہو گا"...... کرنل گورش نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ آپ جا سکتے ہیں"...... کرنل بارگ نے کہا تو کرنل گورش اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور واپس مڑا اور دروازہ کھول کر باہر آگیا جہاں اس کے ساتھی بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کرنل سٹارک باہر آ گیا۔

"آؤ کرنل ۔ کہیں بیٹھتے ہیں ۔ بڑے عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے پھر شاید ہو نہ ہو"...... کرنل سٹارک نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں آؤ"...... کرنل گورش نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر اپنے آفس میں آگیا۔

" تم نے کب سے بلیک ہیڈ جائن کیا ہے"...... کرنل گورش نے شراب کی بوتل کھول کر دو گلاسوں میں شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔

" جب تمہارے ساتھ تھا"...... کرنل سٹارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تمہارا وہاں کیا کام ہے"۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل گورش نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" کیا مطلب"...... کرنل سٹارک نے چونک کر پوچھا۔

" جب دنیا میں کسی کو بلیک ہیڈ کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہے تو پھر اس کی سیکورٹی کا کیا فائدہ"...... کرنل گورش نے کہا تو کرنل سٹارک بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہاں سپلائی جاتی ہے ۔ مشینری، سائنسی سامان، کھانا پینا ۔ وہاں عورتیں بھی لے جائی جاتی ہیں سائنس دانوں کے لئے ، ان کے معاونین کے لئے ، وہاں سے سائنس دان چھٹیوں پر جاتے ہیں ۔ وہ سب کچھ ہوتا ہے جو عام لیبارٹریوں میں ہوتا ہے اس لئے لیکج کا خطرہ تو بہرحال رہتا ہے"...... کرنل سٹارک نے شراب پیتے ہوئے کہا۔

" تو آپ لوگوں نے اسے عام سی لیبارٹری کا روپ دے رکھا ہے جیسی پوری دنیا میں لیبارٹریاں ہوتی ہیں"...... کرنل گورش نے کہا۔

" نہیں ۔ ایسی بات نہیں ہے ۔ اصل میں بلیک ہیڈ کے دو حصے ہیں ۔ ایک کو فرنٹ لیبارٹری کہا جاتا ہے ۔ یہ عام سی لیبارٹری ہے اور وہاں وہی سب کچھ ہوتا ہے جو عام سی لیبارٹریوں میں ہوتا ہے لیکن دوسرا حصہ بیک لیبارٹری کہلاتا ہے ۔ یہ خفیہ اور زیر زمین ہے اوپر گھنا جنگل ہے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں ۔ چاروں طرف گہرا سمندر ہے اور لیبارٹری کے گرد چاروں طرف بڑی بڑی اور گھنی جھاڑیاں ہیں ۔ انتہائی کانٹے دار اور خطرناک جھاڑیاں ۔ ان جھاڑیوں

میں انتہائی خوفناک زہریلے سانپ اور اژدھے کثیر تعداد میں رہتے ہیں اس لئے کوئی انہیں کراس نہیں کر سکتا"...... کرنل سٹارک نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ دونوں لیبارٹریاں ایک ہی جگہ موجود ہیں اوپر فرنٹ لیبارٹری اور نیچے بیک لیبارٹری"...... کرنل گورش نے کہا۔

" نہیں ایسا نہیں ہے۔ فرنٹ لیبارٹری اس جگہ ہے جہاں سے جزیرے کا آغاز ہوتا ہے جبکہ بیک لیبارٹری سمندر کے اندر اس چھوٹے سے ٹاپو نما جزیرے میں زیر زمین ہے"...... کرنل سٹارک نے جواب دیا۔

" تم کہاں ہوتے ہو۔ فرنٹ لیبارٹری میں یا بیک لیبارٹری میں"...... کرنل گورش نے پوچھا۔

" میں فرنٹ لیبارٹری میں ہوتا ہوں۔ بیک لیبارٹری قطعی محفوظ ہے۔ نہ آسمان سے اور نہ ہی زمین سے اس تک پہنچا جا سکتا ہے"...... کرنل سٹارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن کوئی نہ کوئی تو وہاں آتا جاتا ہوگا"...... کرنل گورش نے کہا۔

" ہاں۔ فرنٹ لیبارٹری کا وہاں مستقل رابطہ رہتا ہے اور مخصوص افراد آبدوز کے ذریعے وہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ ویسے وہاں ایک چھوٹا سا ہیلی پیڈ بھی ہے اس لئے خصوصی ہیلی کاپٹر بھی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

وہاں اترتے اور چڑھتے رہتے ہیں۔ وہاں ڈاج دینے کے لئے اس ٹاپو پر موسم کو چیک کرنے والا اور سمندر میں آنے والے طوفانوں کا پیشگی پتہ چلانے کے لئے جدید ترین راڈار بھی موجود ہے لیکن وہاں کام کرنے والوں کو بھی اس کا علم نہیں ہے کہ ان کے قدموں کے نیچے کیا ہو رہا ہے"...... کرنل سٹارک نے کہا۔

" لیکن اس کی کیا ضرورت تھی۔ وہاں اس اڈے کی موجودگی تو رسکی ہے"...... کرنل گورش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ضرورت ہے کیونکہ یہ علاقہ جنوبی بحراوقیانوس میں خط استوا پر واقع ہے اس لئے وہاں انتہائی خوفناک طوفان آتے رہتے ہیں اور بلیک ہیڈ لیبارٹری میں جو کام ہو رہا ہے اس میں معمولی سی نمی کی زیادتی بھی کام کو خراب کر سکتی ہے اور خوفناک سمندری طوفان نمی کو بڑھا دیتے ہیں اس لئے ان طوفانوں کے درمیان ہمیں مشینری بند رکھنی پڑتی ہے"...... کرنل سٹارک نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ بہرحال تم وہاں خوش تو ہو گے"...... کرنل گورش نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے وہاں ہر خوشی اور سہولت میسر ہے۔ اب مجھے اجازت دو۔ یہ خطرہ ختم ہو جائے تو میں کوشش کروں گا کہ تمہیں وہاں فرنٹ لیبارٹری میں لے جاؤں۔ اب مجھے اجازت"...... کرنل سٹارک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر کرنل سٹارک۔ بڑے طویل

عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے۔ اب ایسا جلد از جلد ہوتا رہے گا"۔ کرنل گورش نے کہا اور پھر وہ دونوں کمرے سے نکل کر ہیلی پیڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہوشیار بھی رہنا کرنل گورش اور انہیں ہر صورت میں ہلاک بھی کر دینا کیونکہ ان سے اصل خطرہ بلیک ہیڈ کو ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر سارج کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس جیسے ہزاروں ہیڈ کوارٹر اور بنائے جا سکتے ہیں لیکن بلیک ہیڈ دوبارہ نہیں بن سکتا اور یہ لوگ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں"...... ہاتھ ملاتے ہوئے کرنل سٹارک نے کہا۔

" تم بے فکر رہو کرنل۔ ان کی موت میرے ہاتھوں ہی مقدر ہے"...... کرنل گورش نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" وش یو گڈ لک"...... کرنل سٹارک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تو کرنل گورش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ڈیوڈ تم میرے آفس میں آؤ۔ باقی ساتھی یہیں رہیں گے اور ہر طرف سے چوکنا رہیں گے"...... کرنل گورش نے اپنے ایک ساتھی سے کہا اور پھر واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف آ گیا۔ ڈیوڈ اس کے پیچھے تھا جبکہ باقی ساتھی وہیں کھڑے رہ گئے تھے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" بیٹھو ڈیوڈ"...... کرنل گورش نے اپنے آفس پہنچ کر میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ڈیوڈ میز کی دوسری سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ڈیوڈ۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے چیف مارشل کو ہلاک کر دیا ہے اور چیف مارشل یہاں آ چکے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں نے چیف مارشل سے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں"...... کرنل گورش نے کہا۔

" اگر ایسا ہے باس تو پھر ہمیں اس سلسلے میں باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو میں نے تمہیں یہاں بلایا ہے۔ یہ لوگ یہاں آنے سے پہلے لامحالہ میرانا شہر پہنچیں گے۔ اطلاع کے مطابق ان کی تعداد چھ ہے جن میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں جبکہ میرانا میں ہمارا کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ تم اپنے دو ساتھیوں کو لے کر میرانا پہنچ جاؤ اور وہاں انہیں چیک کر کے ان کے بارے میں معلومات مجھے مہیا کرتے رہو تاکہ یہ لوگ یہاں آنے کا جو طریقہ بھی اختیار کریں ہمیں اس بارے میں معلومات پہلے سے مل جائیں"...... کرنل گورش نے کہا۔

" باس۔ اصل بات یہ سوچنے کی ہے کہ وہ ان پہاڑیوں میں داخل ہونے کا کیا طریقہ اختیار کریں گے۔ لازمی بات ہے کہ وہ یہاں

پیدل تو کسی صورت نہیں پہنچ سکتے کیونکہ جیسے ہی وہ سپیشل ایریا میں داخل ہوں گے انہیں سکرین پر چیک کر لیا جائے گا اور آسانی سے انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ دوسری صورت میں اگر وہ کسی ہیلی کاپٹر پر آئیں گے تو انہیں ہیلی کاپٹر سمیت فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے گا۔ تیسری کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ ان پہاڑیوں کی ساخت ایسی ہے کہ ان میں جیپ کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے"۔ ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر تو میں پریشان ہوں اور تمہیں وہاں بھجوانا چاہتا ہوں کہ وہ یہاں کس طرح آنے کی منصوبہ بندی کریں گے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ سب سے الگ اور انوکھا منصوبہ بناتے ہیں"...... کرنل گورش نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں جانے کے لئے تیار ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے۔ جا کر اپنے دو ساتھیوں کو تیار کرو۔ میں مشین روم میں اطلاع دیتا ہوں کہ تمہارے لئے چھوٹا ہیلی کاپٹر بھجوا دیا جائے اور چیکنگ آف کر دی جائے۔ نمبر فائیو ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا"۔ کرنل گورش نے کہا اور ڈیوڈ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میرانا خاصا بڑا شہر تھا۔ شہر کی شمالی طرف ویران اور بنجر پہاڑی علاقہ تھا جسے میرانا کہا جاتا تھا۔ پہلے یہ ایک عام سا چھوٹا پہاڑی قصبہ تھا لیکن اس کے جنوب مشرق میں کسی قدیم تہذیب کے آثار مل گئے اور پھر ان آثار اور اس قدیم تہذیب کی پوری دنیا میں اس قدر شہرت ہوئی کہ دنیا کے ہر کونے سے لوگ اس تہذیب کے آثار دیکھنے کے لئے جوق در جوق آنا شروع ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی یہ شہر بھی بڑا ہونے لگ گیا اور اب یہاں ایک چھوٹا ایئر پورٹ بھی موجود تھا اور بے شمار کلب اور ہوٹل بھی موجود تھے۔ یہاں رہنے والوں سے زیادہ سیاحوں کی کثرت تھی۔ ان میں باچانی سیاح سب سے زیادہ تھے۔ عمران بھی اپنے تمام ساتھیوں سمیت اس وقت میرانا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ چیف مارشل کو انہوں نے سپیشل پوائنٹ پر آنے کے بعد گھیر لیا تھا۔ چیف مارشل

اکیلا ہی آیا تھا اس لئے اسے آسانی سے بے ہوش کر کے عمران نے اسے کرسی سے باندھ کر ہوش دلایا اور پھر عمران نے اس کے نتھنے کاٹ کر اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضربیں لگا کر اس کے لاشعور سے سب کچھ اگلوا لیا۔ اس دوران صفدر، تنویر اور جولیا بھی سارج کے مشین روم کو تباہ کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچ گئے تھے۔ چونکہ چیف مارشل نے کنفرم کر دیا تھا کہ سارج کا ہیڈ کوارٹر میرانا کے پہاڑی علاقوں میں ہے اور اس کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں بھی بتا دیا تھا اس لئے وہ اس سلسلے میں بات چیت میں مصروف تھے۔ کمرے کو عمران نے پہلے ہی خصوصی گائیگر سے چیک کر لیا تھا کمرے میں کوئی ایسی ڈیوائس موجود نہیں تھی جس سے بات چیت سنے جانے کا خدشہ ہو سکتا تھا اور ویسے بھی کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے وہ سب کھل کر باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

" عمران صاحب۔ اب ہم اصل مشن کی حدود میں داخل ہو رہے ہیں اس لئے پلیز آپ تفصیل سے ہمیں بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تفصیل تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ سارج ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو کچھ میں نے چیف مارشل سے معلوم کیا ہے اس کے مطابق میرانا شہر کے شمال میں جو وسیع پہاڑی علاقہ میرانا ہے وہاں یہ ہیڈ کوارٹر زیر زمین بنایا گیا ہے اور ان تمام بنجر پہاڑیوں پر ہر جگہ ایسے آلات نصب ہیں جو سیٹلائٹ سے منسلک ہیں اور سیٹلائٹ کے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ذریعے وسیع پیمانے پر چیکنگ کی جاتی ہے۔ اس سپیشل ایریا میں جو آدمی بھی داخل ہوتا ہے اسے ریز اٹیک کے ذریعے فوری طور پر ہلاک کر دیا جاتا ہے اور فضائی طور پر بھی اس علاقے کو ڈینجر زون قرار دیا جا چکا ہے۔ اس پہاڑی علاقے کے اوپر سے کوئی جہاز یا کوئی ہیلی کاپٹر کراس نہیں کر سکتا ورنہ اسے بغیر کسی نوٹس کے فضا میں ہی تباہ کر دیا جاتا ہے اور ہم نے وہاں یقیناً پہنچنا بھی ہے اور اسے تباہ بھی کرنا ہے"...... عمران نے اپنے معمول کے خلاف تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ سب کچھ جاننے کے بعد آپ نے کیا پلان بنایا ہے"...... صالحہ نے ہی کہا۔ باقی سب ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

" پلان کیا بنانا ہے۔ بس چل پڑیں گے پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا وہی ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صالحہ کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

" میرا خیال ہے کہ مجھے آپ سب کو چھوڑ کر واپس چلا جانا چاہئے۔ آپ شاید مجھ پر اعتماد نہیں کرتے اس لئے کچھ نہیں بتاتے"۔ صالحہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب نے ابھی سب کچھ بتایا تو ہے۔ اب تم لوگ بچوں کی طرح پوچھنے بیٹھ جاؤ تو وہ کیا بتائیں"...... اس بار صفدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" ارے۔ ارے۔ آپس میں مت لڑو۔ ابھی یہ لڑائی قبل از وقت

ہے ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔ ظاہر ہے کہ چیف مارشل کی ہلاکت کی اطلاع میرانا پہنچ چکی ہو گی ۔یہاں خصوصی طور پر کسی کرنل گورش کو ہمارے خلاف تعینات کیا گیا ہے اور چونکہ یہ میرانا شہر ہی اس تمام پہاڑی علاقے سے ملحقہ واحد شہری آبادی ہے اس لئے لامحالہ کرنل گورش نے ہماری یہاں آمد کو چیک کرنے کے لئے یہاں اپنے آدمی تعینات کئے ہوئے ہوں گے تاکہ اسے پیشگی اطلاعات مل سکیں اگر یہ آدمی ہمارے ہاتھ لگ جائے تو اس سے محفوظ راستہ معلوم کیا جا سکتا ہے جس راستے سے وہ چل کر یہاں آیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ایک دو آدمیوں کو ہم کیسے پہچان سکتے ہیں اور ہمارے لئے تو ان کے پاس صرف تعداد کی ہی نشانی ہو گی"۔ صفدر نے کہا۔

" ہم تو انہیں کسی صورت نہیں پہچان سکتے کیونکہ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اور ان کے سروں پر سینگ تو بہرحال نہیں ہوں گے لیکن یہاں ایک گروپ ایسا ہے جس کا یہاں اس شہر پر ہولڈ ہے ۔ اس گروپ کے پاس ایسی مشینری ہے کہ یہ کسی بھی چیکنگ کرنے والی مشینری کو سیٹلائٹ کے ذریعے چیک کر لیتی ہے اس کے ذمے میں نے لگا دیا ہے ۔جیسے ہی وہ انہیں چیک کریں گے ہمیں یہاں اطلاع مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" آپ نے کب رابطہ کیا ہے ۔ آپ تو ہمارے ساتھ ہی رہے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہیں"...... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

" میں تمہیں یہاں چھوڑ کر خود میک اپ کا خصوصی سامان لینے گیا تھا"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار اثبات میں سرہلا دیا۔

" عمران صاحب ۔آپ تو شاید یہاں پہلی بار آئے ہیں ۔ آپ کو اس گروپ کا علم کیسے ہو گیا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے چیف مارشل کے لباس کی تلاشی لی تھی ۔اس کی جیبوں میں سے اور سامان کے علاوہ ایک ڈائری بھی ملی تھی ۔اس ڈائری میں اس گروپ کے بارے میں ایک فون نمبر درج تھا ۔ شاید چیف مارشل نے کبھی کسی کام کے لئے اس گروپ کی خدمات حاصل کی تھیں اور اس کام کی کامیابی پر اس نے ڈائری میں اس گروپ کے بارے میں نہ صرف تفصیل لکھی تھی بلکہ اس کی تعریف بھی کی تھی ۔ چنانچہ میں نے یہاں پہنچ کر ان سے رابطہ کیا اور چونکہ یہ پروفیشنل لوگ ہیں اس لئے انہوں نے نہ سارج کی پرواہ کی اور نہ ہی کرنل گورش کی ۔ صرف رقم کی بات کی ۔ وہ میں نے انہیں ادا کر دی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے ۔اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے

میں کہا۔

" راسٹر فرام بلیک ایرو کلب"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ کچھ معلومات حاصل ہوئی ہیں یا نہیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور وہ سب سمجھ گئے کہ یہ اسی گروپ کی کال ہے جس کا ذکر ابھی عمران نے کیا تھا۔

" یس سر۔ تین آدمی ٹریس کئے گئے ہیں جن کے پاس انتہائی جدید ترین نگرانی کے آلات ہیں ۔ خاص طور پر کراس ڈیجیٹل الیون بھی ان میں سے ایک آدمی کے پاس موجود ہے ۔ اس سے یہ لوگ وسیع ایریئے میں مخصوص الفاظ بولنے والوں کو چیک کر سکتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کہاں ہیں یہ لوگ اور ان کی تفصیل کیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

" یہ تین افراد ہیں اور اس وقت یہ تینوں کارٹی کلب کے سپیشل ہال میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" مزید تفصیل ہے ان کے بارے میں"...... عمران نے پوچھا۔

" آپ کارٹی کلب کے سامنے پہنچ جائیں ۔ ہمارا آدمی آپ کو وہاں ان تینوں کی سیٹلائٹ تصاویر مہیا کر دے گا ۔ اس وقت آپ جس ہوٹل میں موجود ہیں وہاں سے مغرب کی طرف تقریباً دس منٹ کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پیدل واک پر کارٹی کلب موجود ہے"...... راسٹر نے جواب دیا۔

" لیکن کیا ہمارے وہاں پہنچنے تک یہ لوگ وہیں رہیں گے"۔ عمران نے کہا۔

" انہوں نے کارٹی کلب کے جنرل مینجر کارٹی سے ملنا ہے اور کارٹی ہائی پاور اسلحے کی اسمگلنگ کا سب سے بڑا نام ہے ۔ وہ کسی پارٹی سے معاہدہ کرنے گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی دو گھنٹے بعد ہو گی ۔ اس وقت تک یہ تینوں کارٹی کلب میں ہی رہیں گے"...... راسٹر نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ چونکہ راسٹر کا نام سنتے ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز اس کے ساتھی بھی آسانی سے سن رہے تھے۔

" عمران ۔ یہ کوئی ٹریپ لگتا ہے"...... عمران کے رسیور رکھتے ہی جولیا نے بے ساختہ کہا تو عمران کے ساتھ باقی ساتھی بھی جولیا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" ٹریپ ۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔

" جس انداز میں یہ راسٹر بات کر رہا تھا اور جو کہانی اس نے سنائی ہے مجھے تو یہ سب مصنوعی لگا ہے اور تم نے انہیں پروفیشنل کہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں سے تم سے بھی زیادہ رقم لے لی

ہو اور سارج کو بھی بتا دیا ہو۔ اس طرح یہ دونوں طرف سے سچے ہو جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن اگر ایسا ہوتا تو یہ ہمیں ان کے بارے میں اطلاع ہی نہ کرتے بلکہ الٹا انہیں ہمارے بارے میں بتا دیتے"...... عمران نے کہا۔

" وہ اپنی ساکھ نہ گنوانا چاہتے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

" عمران صاحب۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں ہمیں بہرحال محتاط اور چوکنا رہنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ جولیا کی بات سن کر میرے ذہن میں بھی خطرے کی گھنٹی بج اٹھی ہے اور اگر جولیا یہ بات نہ کرتی تو ہو سکتا تھا کہ ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گرتے"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اگر جولیا کا آئیڈیا درست ہے تو پھر جس طرح ان کی تعداد ہمیں بتائی گئی ہے اسی طرح ہماری تعداد بھی انہیں بتائی گئی ہو گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہماری سیٹلائٹ سے لی گئی تصویریں بھی انہیں پہنچائی جا رہی ہوں اس لئے پہلے ہم سب نے ماسک میک اپ کرنے ہیں۔ پھر ہم وہاں پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ان سے آپ نے تفصیلی بات چیت کرنی ہے۔ سیف راستہ معلوم کرنا ہے اور نہ صرف راستہ معلوم کرنا ہے بلکہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اس کی تفصیلات بھی معلوم کرنی ہیں اور یہ کام وہاں کلب میں نہیں ہو سکتا اور ہم انہیں یہاں ہوٹل میں بھی نہیں لا سکتے اس لئے ہمیں پہلے کسی رہائش گاہ کا بندوبست کرنا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" رہائش گاہ حاصل کرنے میں بہت دیر ہو سکتی ہے اور ہم نے یہ کام فوری کرنا ہے۔ ان تین میں سے ان کا جو انچارج ہو گا اسے اغوا کر کے کسی سنسان علاقے میں لے جانا ہو گا جبکہ باقی دو آدمیوں کا خاتمہ کرنا ہو گا اس لئے کسی بھی پارکنگ سے ایک کار حاصل کرنا ہو گی اور یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ ہر کلب کا کوئی نہ کوئی خفیہ راستہ اس کے عقبی سمت لازماً ہوتا ہے اس لئے میں اور جولیا پہلے کلب کے اندر جائیں گے۔ ہم سے کچھ دیر بعد کیپٹن شکیل اور صالحہ ہمارے پیچھے اندر جائیں گے اور ہماری نگرانی کریں گے جبکہ صفدر اور تنویر پہلے عقبی راستہ تلاش کریں گے۔ پھر تنویر کسی قریبی پارکنگ سے کار اڑا کر اس عقبی راستے پر لے آئے گا اور یہ بھی سن لو کہ سب نے اس کار میں سوار نہیں ہونا۔ صرف میں اور تنویر اس کار میں کسی ویران علاقے میں جائیں گے جبکہ باقی سب وہاں سے سٹی پارک پہنچ جائیں گے۔ ہم بھی اس آدمی سے معلومات حاصل کر کے سٹی پارک پہنچ جائیں گے"...... عمران نے باقاعدہ سپہ سالار کی طرح ہدایات دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

" اوکے۔ اٹھو جولیا۔ ہم تو چلیں۔ ہم نے کلب کے پاس پہنچ کر

وہاں سے ان تینوں کی تصاویر حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تو جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کلب سے باہر نکل کر پیدل ہی مغرب کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ فٹ پاتھ پر کافی لوگ تھے ۔ وہ دونوں اطمینان سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ انہیں معلوم تھا کہ ان کے عقب میں کیپٹن شکیل اور صالحہ بھی آ رہے ہوں گے اور پھر واقعی دس منٹ کے بعد انہوں نے سامنے دو منزلہ عمارت پر موجود جہازی سائز کے بورڈ پر کارٹی کلب کا نام پڑھ لیا وہ دونوں اس کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ایک ستون کی اوٹ میں موجود ایک آدمی تیزی سے ان کی طرف لپکا۔

"آپ کا نام مائیکل ہے"...... اس آدمی نے قریب آکر عمران سے کہا۔

"یس ۔ آپ کون ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے راسٹر نے بھیجا ہے ۔ یہ لیجئے تین تصویریں ۔ یہ تینوں سپیشل ہال میں موجود ہیں"...... اس آدمی نے ہاتھ میں موجود ایک لفافہ عمران کی طرف بڑھایا اور پھر عمران نے جیسے ہی لفافہ اس کے ہاتھ سے لیا وہ آدمی اس انداز میں آگے بڑھ گیا جیسے وہ ان سے واقف ہی نہ ہو ۔ عمران نے لفافہ جیب میں رکھا اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہاں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا ۔ ہال میں داخل ہو کر عمران نے ایک ویٹر کو روک کر اس سے سپیشل ہال کے بارے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں پوچھا۔

"نیچے ادھر سیڑھیاں ہیں"...... ویٹر نے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر وہ کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے راہداری آگے جاتی دکھائی دے رہی تھی ۔ جولیا نے گردن موڑ کر اپنے عقب میں کیپٹن شکیل اور صالحہ کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن وہ اسے نظر نہ آئے ۔ راہداری کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا تھا ۔ وہاں ایک مسلح آدمی موجود تھا لیکن اس نے عمران اور جولیا سے کوئی بات نہ کی ۔ نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے اور لوگ بھی آزادانہ آ جا رہے تھے ۔ چکر کاٹتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر وہ دونوں نیچے ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں چار بڑی میزوں پر بڑے پیمانے پر جوا ہو رہا تھا جبکہ باقی میزوں پر عورتیں اور مرد بیٹھے شراب پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے ۔ ایک ویٹر نے ان کی رہنمائی ایک خالی میز کی طرف کی اور عمران اور جولیا اس میز پر جا کر بیٹھ گئے ۔ عمران نے جیب سے وہ لفافہ نکالا جس میں تصویریں تھیں ۔ اس نے لفافہ کھول کر اس میں سے تصویریں نکالیں ۔ یہ مدھم سی تصویریں تھیں جو تین افراد کی تھیں ۔ چہرے بھی پوری طرح واضح نظر نہیں آ رہے تھے لیکن بہرحال یہ تینوں پہچانے جا سکتے ہیں ۔ عمران نے چند لمحے غور سے ان تصویروں کو دیکھا اور پھر انہیں واپس لفافے میں ڈال کر اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"کیپٹن شکیل اور صالحہ ابھی تک نہیں آئے"....... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ اوپر والے ہال میں ہی رک گئے ہوں"۔ عمران نے ہال میں بیٹھے ہوئے افراد پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا لیکن اسے ہال میں ان تصویروں کے مطابق کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ اس دوران ویٹر ان کے لئے ایپل جوس کے دو بڑے گلاس رکھ گیا تھا کیونکہ ایپل جوس یہاں شراب سے زیادہ پسند کیا اور پیا جاتا تھا اس لئے عمران نے بھی بیٹھتے ہی ویٹر کو ایپل جوس کا آرڈر دے دیا تھا۔

"یہاں تو ان تینوں میں سے ایک بھی موجود نہیں ہے"۔ عمران نے ایپل جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس کا طلب ہے کہ ہمیں ڈاج کیا جا رہا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"ڈاج کا فائدہ۔ وہ ہم پر فائر بھی کھول سکتے ہیں۔ ہمیں زندہ رکھ کر انہوں نے ہم سے کیا فائدہ اٹھانا ہے"....... عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات درست نہیں ہیں"....... جولیا نے بھی جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"جو ہو گا بہرحال سامنے آ جائے گا"....... عمران نے کہا اور پھر جوس پی کر اس نے خالی گلاس میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جولیا نے بھی گلاس خالی کر کے میز پر رکھ اور ٹشو پیپر سے منہ صاف کرنا شروع کر دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"ارے۔ یہ کیا ہو رہا ہے"....... اچانک عمران نے چونک کر کہا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سر تیزی سے بھاری ہوتا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے کانوں میں جولیا کی بڑبڑاہٹ کی آوازیں پڑیں لیکن اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا کہ وہ جولیا کی آوازوں کے مفہوم کو بھی نہ سمجھ سکا تھا۔ البتہ بے ہوش ہونے سے پہلے یہ بات وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ ان کے ساتھ واقعی ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔

کوٹھی نما عمارت میرانا شہر کے شمال مغربی علاقے میں واقع ایک کالونی کے اندر واقع تھی ۔ اس کوٹھی کے ایک کمرے میں ڈیوڈ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔ سامنے میز پر فون موجود تھا ۔ اس کے دونوں ساتھی میرانا شہر میں پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش کرتے پھر رہے تھے لیکن ڈیوڈ جانتا تھا کہ اتنے بڑے شہر میں جہاں سیاحوں کی بھی اکثریت موجود ہے چند تربیت یافتہ افراد کو صرف نظروں سے چیک نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن کچھ نہ ہونے سے بہر حال کچھ ہونا چونکہ بہتر ہوتا ہے اس لئے اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو شہر میں گھومنے پھرنے اور مشکوک افراد کو چیک کرنے کے احکامات دے دیئے تھے اور وہ خود اس عمارت میں آ گیا تھا ۔ یہ عمارت اس نے ایک رئیل اسٹیٹ کی مدد سے حاصل کی تھی ۔ چونکہ وہ میرانا شہر اکثر آتا جاتا رہتا تھا اس لئے اس کے لئے فوری طور پر عمارت حاصل کرنا کوئی مشکل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نہ تھا اور اس نے یہ بڑی عمارت اس لئے حاصل کی تھی کہ مشکوک افراد کی نشاندہی ہوتے ہی وہ انہیں بے ہوش کر کے یہاں لے آئے گا اور پھر ان کی اصلیت معلوم کر کے انہیں یہاں آسانی سے ہلاک کر سکے گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر شہر کی کسی کھلی جگہ، آبادی یا سڑک پر فائرنگ کی گئی تو یہاں کی انتہائی الرٹ پولیس انہیں فوراً گھیر لے گی اور پھر ان کا بچ نکلنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا جبکہ یہاں عمارت میں وہ یہ سارا کام آسانی سے کر کے واپس جا سکتے تھے ۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں اس کی انہیں پرواہ نہ ہو گی اور پھر یہاں پہنچتے ہی اسے بلیک ایرو کلب کے راسٹر کا خیال آ گیا ۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک ایرو کلب کے مالک اور جنرل مینجر راسٹر نے یہاں مخبری کا ایسا وسیع اور جدید نیٹ ورک پھیلایا ہوا ہے کہ کوئی آدمی اور کوئی تنظیم اور اس کی کوئی کارروائی ان کی نظروں سے نہیں بچ سکتی ۔ راسٹر اس کا دوست بھی تھا اور وہ سوائے اس بار کے پہلے جب بھی میرانا آتا تھا وہ راسٹر سے ضرور ملتا تھا ۔ اس نے سوچا کہ وہ ان لوگوں کو ٹریس کرنے کے لئے راسٹر کی خدمات حاصل کرے لیکن پھر وہ اس لئے رک گیا تھا کہ راسٹر کے آدمی سارا کام جدید ترین مشینری اور سیٹلائٹ سے پورے میرانا میں پھیلی ہوئی خصوصی ویوز کے ذریعے کرتے تھے لیکن ان مشکوک افراد کے پاس تو ظاہر ہے کوئی ایسی مشینری نہیں ہو گی جن سے انہیں چیک کیا جا سکے لیکن پھر اسے خیال آ گیا کہ یہ گروپ لازماً میک اپ میں ہو گا اور راسٹر میک

اپ کو سیٹلائٹ کے ذریعے آسانی سے چیک کر سکتا ہے اس لئے اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیک ایرو کلب کا نمبر دیں"...... ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ڈیوڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایرو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں رابرٹ ڈیوڈ بول رہا ہوں راسٹر کا دوست۔ راسٹر سے بات کراؤ"...... ڈیوڈ نے اپنا پورا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سخت اور بھاری تھا۔

"رابرٹ ڈیوڈ بول رہا ہوں راسٹر"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ تم۔ کہاں سے فون کر رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"یہیں میرانا میں ہی ہوں۔ تم سے ایک خاص کام ہے"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"کیسا کام"...... راسٹر نے چونک کر پوچھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"چھ افراد کا ایک گروپ یہاں پہنچا ہوا ہے یا پہنچنے والا ہے۔ ان میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں۔ اصل میں یہ لوگ پاکیشیائی ہیں لیکن ظاہر ہے اس وقت یہ مقامی میک اپ میں ہوں گے۔ انہیں تم نے ٹریس کرنا ہے۔ جو معاوضہ کہو گے وہ دوں گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"صرف ٹریس کرنا ہے یا کچھ اور بھی کرنا ہے"...... راسٹر نے کہا۔

"تم ٹریس کر لو۔ باقی کام ہم کر لیں گے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ لوگ اگر پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو پھر لامحالہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہوں گے کیونکہ اتنی دور عام لوگوں کو تو نہیں بھیجا جاتا"۔ راسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی خطرناک اور تربیت یافتہ لوگ ہیں اور ان کے خاتمے کے لئے میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ یہاں موجود ہوں لیکن ہمارے لئے اتنے بڑے شہر میں ان کو ٹریس کرنا مشکل ثابت ہو رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم یہ کام کرو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تم انہیں ہلاک کرنا چاہتے ہو تو یہ انتظام بھی ہو جائے گا"۔ راسٹر نے کہا۔

"میں انہیں ہلاک کرنے سے پہلے انہیں بے ہوش کر کے ان کے میک اپ چیک کرنا چاہتا ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"کہاں یہ کام کرو گے"...... راسٹر نے پوچھا۔

" شمال مغربی علاقے میں کالونی ہے ۔ پیراڈائز کالونی ۔ اس کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں نے حاصل کی ہے ۔ میں وہیں موجود ہوں اور وہیں سے میں تم سے بات کر رہا ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" کیا یہ سارج کا مشن ہے یا تمہارا اپنا کوئی سلسلہ ہے"۔ راسٹر نے پوچھا۔

" سارج کا سلسلہ ہے ۔ میرا نہیں اور براعظم ایشیا سے میرا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر یہ کام کیا جا سکتا ہے کہ انہیں بے ہوش کر کے تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دیا جائے ۔ بولو ۔ تیار ہو تم"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آخر مسئلہ کیا ہے کہ تم صرف ٹریسنگ تک محدود نہیں رہنا چاہتے ۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں ۔ دراصل جن لوگوں کو تم ٹریس کرانا چاہتے ہو انہوں نے تمہیں ٹریس کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کی ہیں اور چونکہ یہ مسئلہ سارج کا ہے اور سارج سے ہم بگاڑنا نہیں چاہتے اور اب معاہدہ ہو جانے کے بعد واپس نہیں ہو سکتے ورنہ ہماری ساکھ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی اس لئے ہم انہیں تمہارے آدمیوں کے بارے میں بتا کر ایک خاص جگہ پر لے جائیں گے اور پھر وہاں سے انہیں بے ہوش کر کے تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دیا جائے گا اور ہم تو چاہتے تھے کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ وہ کسی کو یہ نہ بتا سکیں کہ ان کے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ساتھ راسٹر نے زیادتی کی ہے لیکن چونکہ تم انہیں بے ہوش کرنے پر بضد ہو اس لئے ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... راسٹر نے کہا تو ڈیوڈ کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔

" کیا ۔ کیا تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ انہوں نے تمہیں ہمارے خلاف ہائر کیا ہے ۔ وہ ہمارے بارے میں کیسے جانتے ہیں"...... ڈیوڈ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے خاص طور پر تمہارے بارے میں کوئی بات نہیں کی انہوں نے کہا کہ چند لوگ ہماری نگرانی کریں گے یا کر رہے ہوں گے ۔ ان کے پاس جدید ترین نگرانی کرنے والے آلات ہوں گے اور چونکہ ہم ایسی مشینری کو سیٹلائٹ سے چیک کرتے ہیں اس لئے ہم انہیں آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں ۔ چنانچہ میں نے ان سے سودا کر لیا اور پھر تمہارے دو ساتھی ہماری نظروں میں آ گئے ۔ ان کے پاس نگرانی کرنے والے جدید ترین آلات تھے ۔ پھر ان میں سے ایک آدمی نے تمہیں فون کیا اور اس طرح تم بھی ہماری نظروں میں آ گئے لیکن اس سے پہلے کہ ہم تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی نشاندہی انہیں کرتے تم نے ہم سے رابطہ کر لیا"...... راسٹر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا لیکن اس کے باوجود ہم انہیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں چاہتے ہیں تاکہ ہم ان کے اصل چہرے سامنے لے آئیں اور پھر انہیں ہلاک کریں ۔ اس کے

بعد چیف کو کال کر کے اس کی تسلی کرا دیں کیونکہ ویسے اس نے قطعاً ہماری بات پر یقین نہیں کرنا کیونکہ یہ پاکیشیائی انتہائی خطرناک ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ ہم ان کے لئے ایسا ٹریپ بچھائیں گے کہ وہ ادھر ادھر قدم بھی نہ اٹھا سکیں گے لیکن انہیں بے ہوش کر کے تمہاری رہائش گاہ پر پہنچانے کے لئے تمہیں ہمیں دس لاکھ ڈالر دینے ہوں گے اور وہ بھی پیشگی"...... راسٹر نے کہا۔

" گارینٹڈ چیک مل سکتا ہے۔ نقد تو نہیں ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" اوکے۔ تم چیک تیار رکھو۔ ہمارے آدمی جو ان لوگوں کو لے کر آئیں گے ان کا انچارج کارل ہو گا۔ تم چیک اسے دے دینا وہ تمہیں رسید دے دے گا"...... راسٹر نے کہا۔

" اس کی کوئی نشانی۔ اتنی بڑی مالیت کا چیک میں رسک میں نہیں ڈالنا چاہتا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" اوکے۔ کلب کے کارڈ پر میرے دستخط ہوں گے اور یہی رسید ہو گی"...... راسٹر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے چھ کے چھ افراد چاہیں ورنہ گڑبڑ بھی ہو سکتی ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا۔ انتظار کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیتے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" ویری بیڈ۔ اگر میں راسٹر سے رابطہ نہ کرتا تو الٹا ہم پھنس چکے ہوتے۔ ویری بیڈ"...... ڈیوڈ نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور ایک بار پھر اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

" یس باس"...... اس کے پرسنل اسسٹنٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ یہ پرنسل اسسٹنٹ اس کے دو ساتھیوں کے علاوہ تھا۔ یہ صرف ڈیوڈ کے لئے ڈیوٹی دیتا تھا اور اس کا نام کراگ تھا اور یہ مقامی آدمی تھا۔

" ہیلو کراگ۔ میرے آفس میں آؤ"...... ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

" یس باس"...... نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

" بیٹھو"...... ڈیوڈ نے کہا تو کراگ مؤدبانہ انداز میں ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ہمارے دشمن جن کی تعداد چھ ہے بے ہوش کر کے یہاں لائے جا رہے ہیں۔ ہم نے ان کے میک اپ واش کرنے ہیں اور پھر یہاں انہیں ہلاک کرنا ہے لیکن ہمارے پاس میک اپ واشر نہیں ہے۔ تم سپیشل مارکیٹ سے جدید ترین میک اپ واشر لے آؤ"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس ۔ لیکن کیا آپ انہیں ہوش میں لے آئیں گے"۔ کراگ نے پوچھا۔

" نہیں ۔ ہم نے صرف میک اپ واش کرنے ہیں اور پھر انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی گولی مار دینی ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس ۔ میک اپ واش کرنے کے عمل کے دوران وہ از خود بھی ہوش میں آسکتے ہیں"...... کراگ نے کہا تو ڈیوڈ چونک پڑا۔

" اوہ ہاں ۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا ۔ لیکن یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ۔ ہوش میں آنے کے بعد تو یہ کسی بھی طرح سچوئیشن بدل سکتے ہیں"...... ڈیوڈ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ ان کا میک اپ واش کرنے سے پہلے انہیں کرسیوں پر بٹھا کر ان کے جسم رسیوں سے باندھ دیئے جائیں تو پھر یہ کیا کر سکیں گے"...... کراگ نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ رسیاں ان کا راستہ نہ روک سکیں گی ۔ ٹھیک ہے ۔ تم سپیشل مارکیٹ سے میک اپ واشر کے ساتھ ساتھ کراس زیرو کے چھ انجکشن بھی لے آؤ ۔ ہم پہلے انہیں انجکشن لگا دیں گے اس طرح یہ طویل عرصے تک بے ہوش رہیں گے ۔ اس کے بعد میک اپ واش کریں گے اور پھر اسی بے ہوشی کے دوران ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" ٹھیک ہے باس ۔ یہ تجویز بہتر ہے"...... کراگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" باہر کار موجود ہے وہ لے جاؤ اور جلد از جلد واپس آنا ۔ میں جیکسن اور کالوج کو بھی واپس بلا رہا ہوں ۔ اب ان کی شہر میں ضرورت نہیں رہی"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس"...... کراگ نے کہا۔

" چھوٹا پھاٹک لاک نہ کرنا تاکہ جب جیکسن اور کالوج آئیں تو مجھے پھاٹک کھولنے کے لئے نہ جانا پڑے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس"...... کراگ نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو ڈیوڈ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا لیکن جدید ترین ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ڈیوڈ کالنگ ۔ اوور"...... ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ جیکسن اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کہاں ہو تم اس وقت ۔ اوور"...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

" ایئر پورٹ پر باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں نے دشمنوں کو بے ہوشی کے عالم میں کوٹھی پر لے آنے کا بندوبست کر لیا ہے اب شہر میں چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے اس

لئے تم فوری طور پر کوٹھی پر واپس آجاؤ۔اوور"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کالوج کہاں ہے ۔اوور"...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

"وہ سٹی بس ٹرمینل پر ہے باس ۔اوور"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں اسے بھی بلا رہا ہوں ۔ تم بھی فوراً آجاؤ ۔ ہری اپ ۔اوور اینڈ آل"...... ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر دوسری فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ۔ہیلو ۔ڈیوڈ کالنگ ۔اوور"...... ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ کالوج بول رہا ہوں ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"کالوج ۔ فوراً کوٹھی واپس آجاؤ۔ اب چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی ۔ میں نے دشمنوں کو ٹریس کر کے اور بے ہوش کرا کر کوٹھی پر منگوا لیا ہے ۔ وہ کسی بھی وقت کوٹھی پہنچنے والے ہیں ۔ میں نے جیکسن کو بھی واپس بلا لیا ہے ۔ تم بھی فوراً آجاؤ ۔ اوور"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس ۔ میں آرہا ہوں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سیدھے کوٹھی ہی آنا ۔اوور اینڈ آل"...... ڈیوڈ نے کہا اور اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد پہلے جیکسن اور پھر کالوج کمرے میں داخل ہوئے اور انہوں نے سلام کیا۔

"بیٹھو"...... ڈیوڈ نے کہا اور پھر ان دونوں کے بیٹھنے پر اس نے بلیک ایرو کلب کے راسٹر سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اس نے کراگ کو مارکیٹ سے جدید ترین میک اپ واشر اور طویل بے ہوشی کے انجکشن لینے کے لئے بھجوایا ہے۔

"باس ۔ یہ تو حیرت انگیز انداز میں کامیابی ہوئی ہے ورنہ ہم تو بڑے پریشان تھے کہ اتنے بڑے شہر میں کیسے انہیں تلاش کریں"۔ جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔جب قدرت مدد کرے تو ایسے ہی غیر معمولی واقعات ہو جاتے ہیں ۔ اب تم ایسا کرو کہ بڑے ہال میں چھ کرسیاں ان کے لئے اور ایک کرسی میرے لئے لگا دو تاکہ ان کے میک اپ واش کرائے جا سکیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"باس ۔ میک اپ واش ہونے کے بعد آپ انہیں ہلاک کر دیں گے"...... جیکسن نے پوچھا۔

"ہاں ۔کیوں"...... ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"باس ۔ یا تو ان کی فلم بندی کر لی جائے تاکہ چیف کرنل گورش کو دکھائی جا سکے یا پھر ان چھ لاشوں کو وہاں پہنچانے کے لئے

انتظامات کئے جائیں ورنہ چیف کو شاید یقین نہ آئے کہ ہم نے اتنی آسانی سے ان کا خاتمہ کر دیا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

" اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن چھ لاشیں تو وہاں لے جانا ناممکن ہے۔ البتہ فلم بندی کی جا سکتی ہے۔ تمہارے پاس کیمرہ ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس"...... جیکسن نے کہا۔

" اوکے۔ اسے تیار کر لو اور کرسیاں لگوا دو۔ جب یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں تو پھر مجھے اطلاع دینا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس"...... جیکسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھ بیٹھا ہوا کالوج بھی کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے تو ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر میز کے کنارے پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل کو منہ سے لگا لیا۔ ایک لمبا سا گھونٹ لے کر اس نے بوتل کو واپس میز پر رکھا اور میز پر موجود ٹشو پیپر کے ڈبے سے ایک ٹشو کھینچ کر اس نے اپنے ہونٹ صاف کرنے شروع کر دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کراگ اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں ڈیوڈ کو سلام کیا۔

" کیا ہوا"...... ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" جدید ترین میک اپ واشر بھی لے آیا ہوں اور کراس زیرو انجکشن بھی"...... کراگ نے جواب دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" اوکے۔ جب بے ہوش افراد ہال میں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس"...... کراگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" کہیں راسٹر ناکام نہ ہو جائے"...... چند لمحوں بعد ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس خیال کے آتے ہی اس پر بے چینی اور اضطراب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ بار بار فون کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن فون خاموش تھا۔ اس نے شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے تیزی سے پینا شروع کر دیا۔ پھر نجانے کتنی دیر گزری تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کا انداز کسی بھوکے عقاب جیسا تھا۔

" یس۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" راسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ کیا ہوا۔ کام ہو گیا یا نہیں"...... ڈیوڈ نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔ ہو گیا ہے۔ گو ہمیں لمبا کھیل کھیلنا پڑا ہے تاکہ اگر یہ لوگ تم سے بچ بھی جائیں تو انہیں ہم پر کسی قسم کا شک نہ ہو اور ہماری ساکھ خراب نہ ہو۔ بہرحال یہ گروپ اب تمہارے پاس پہنچنے ہی والا ہو گا۔ تم نے چیک کارل کو دینا ہے"...... راسٹر نے کہا۔

" چیک تو میں نے لکھ لیا ہے ۔ وہ تو دے دوں گا لیکن یہ سب کیسے ہوا ہے ۔ کچھ بتاؤ تو سہی "...... ڈیوڈ نے کہا۔

" میں نے ان کے ہوٹل فون کر کے انہیں کہہ دیا کہ تم تینوں کارٹی کلب کے سپیشل ہال میں موجود ہو ۔ تمہاری تصویریں بھی انہیں کلب کے گیٹ پر مل جائیں گے ۔ فون بند کرنے کے بعد میں نے سیٹلائٹ کے ذریعے ان کے ہوٹل کے اس کمرے کو چیک کرنا شروع کر دیا جہاں وہ موجود تھے اور مجھے ان کی پلاننگ معلوم ہو گئی ایک عورت اور ایک مرد نے کارٹی کلب جانا تھا اور تصویریں حاصل کرنا تھیں ۔ ایک مرد اور ایک عورت نے ان کے عقب میں ان کی نگرانی کرنی تھی جبکہ دو مردوں میں سے ایک نے کارٹی کلب کے عقب میں خفیہ راستہ تلاش کرنا تھا جبکہ دوسرے مرد نے نزدیکی پارکنگ سے کار اڑا کر کارٹی کلب کی عقبی گلی میں لے آنی تھی ۔ ان کا پروگرام تھا کہ وہ تم تینوں میں سے ایک کو اغوا کر کے لے جائیں گے اور باقی دو کو وہیں گولیوں سے اڑا دیں گے اور پھر ایک آدمی سے وہ کسی ویران علاقے میں معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیں گے ۔ اس پلاننگ کے بعد میں نے پلاننگ کی ۔ ایک مرد کا نام مائیکل تھا جو اس گروپ کا انچارج تھا ۔ اس کے ساتھ ایک عورت تھی ۔ ان دونوں کو میں نے چھوٹ دے دی ۔ وہ کارٹی کلب پہنچے ۔ وہاں انہوں نے ایپل جوس منگوایا ۔ تمہیں معلوم ہے کہ کارٹی کلب بھی میرا ذاتی کلب ہے ۔ چنانچہ وہاں پہلے ہی تمام انتظامات کر لئے گئے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھے ۔ ان دونوں کو ایپل جوس میں بے ہوش کرنے والی زود اثر دوا ملا کر دے دی گئی جس کا کوئی ذائقہ ایپل جوس میں محسوس نہیں ہوتا ۔ اس طرح ان دونوں کو بے ہوش کر کے ایک کمرے میں ڈال دیا گیا ۔ ان کے عقب میں آنے والے ایک مرد اور ایک عورت کو راہداری میں ہی اچانک بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے بے ہوش کر دیا گیا اور انہیں بھی اس کمرے میں پہنچا دیا گیا جس میں پہلے دونوں موجود تھے ۔ عقبی گلی میں موجود ایک مرد کو بھی اچانک سر پر چوٹ لگا کر بے ہوش کر دیا گیا اور پھر آخری آدمی جو کار لے کر وہاں پہنچا تھا اس کی ناک پر گیس فائر کر کے اسے بھی بے ہوش کر دیا گیا اور اب ان چھ افراد کو خصوصی اسٹیشن ویگن میں ڈال کر تمہارے پاس بھجوایا جا رہا ہے "...... راسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ تمہارے آدمی کو چیک مل جائے گا ۔ بے حد شکریہ تم نے واقعی کام کیا ہے "...... ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ویسے تمہیں کہنا تو نہیں چاہئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر دینا ۔ اگر یہ ہوش میں آ گئے تو پھر تمہارے لئے مسئلہ بن سکتے ہیں "...... راسٹر نے کہا۔

" تم فکر مت کرو ۔ میں نے ان کے لئے کراس زیرو انجکشن منگوا لئے ہیں ۔ جیسے ہی وہ یہاں پہنچیں گے انہیں فوری طور پر انجکشن لگا دیئے جائیں گے اور ان انجکشنوں کے بعد ان کے ہوش میں آنے کا

کوئی سکوپ بھی باقی نہ رہے گا"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔وش یو گڈ لک"...... راسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیوڈ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک ابھر آئی تھی۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کیپٹن شکیل کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ ہلکی پڑنے لگ گئی اور اس کے ساتھ ہی روشنی کی لکیریں اس کے ذہن میں تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اسے اپنے بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات یاد آنے لگ گئے۔اسے یاد تھا کہ وہ صالحہ کے ساتھ عمران اور جولیا کے پیچھے چلتے ہوئے کلب کے ہال کی سائیڈ میں موجود راہداری میں داخل ہو کر چند قدم ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ دوسری طرف سے آنے والے ایک آدمی نے ہاتھ گھمایا اور پٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز صالحہ اور کیپٹن شکیل کے قدموں میں گر کر پھٹی اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا

ذہن کسی تاریک کنوئیں میں اترتا چلا گیا ہو اور اب اسے ہوش آیا تھا اس نے گردن گھما کر دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ اس کے سارے ساتھی عمران سمیت وہاں موجود تھے۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن انہیں باندھا نہیں گیا تھا۔ کیپٹن شکیل سب سے پہلی کرسی پر تھا۔ اس کے بعد تنویر اور پھر عمران اور صفدر کے ساتھ جولیا اور صالحہ بھی کرسیوں پر موجود تھیں لیکن ان سب کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے اور گردنیں ایک سائیڈ پر تھیں۔ ایک آدمی ہاتھ میں ایک ڈبہ پکڑے ہوئے تھا جس میں سے سرنج نکال کر وہ باری باری اس کے ساتھیوں کے بازوؤں میں انجکشن لگا رہا تھا۔ اس وقت وہ صفدر کو انجکشن لگا رہا تھا۔

" یہ میرے جسم کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیوں حرکت نہیں کر رہا"...... کیپٹن شکیل نے سوچا۔ پھر اسے خیال آیا کہ جو انجکشن لگائے جا رہے ہیں ایسا انجکشن اسے بھی لگایا گیا ہو گا اور شاید یہ جسم کو بے حس کرنے والا انجکشن ہے اس لئے اسے ہوش تو آ گیا ہے لیکن اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اسے خیال آیا تھا کہ ایک بار ایک کتاب میں اس نے پڑھا تھا کہ اگر ذہنی قوت کو اس نکتے پر مرتکز کر لیا جائے کہ ذہنی طاقت سے اعصاب کو تحریک دی جا سکتی ہے اور بے حس جسم کو حرکت میں لایا جا سکتا ہے۔ کیپٹن شکیل نے اس آئیڈیئے کو عمران سے بھی ڈسکس کیا تھا اور عمران نے بھی اس بات کی تائید کی تھی اس لئے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کیپٹن شکیل نے اس پر تجربات شروع کر دیئے تھے اور وہ کسی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب بھی رہا تھا لیکن پھر کوئی ایسا کیس شروع ہو گیا کہ کیپٹن شکیل کو یہ تجربات ادھورے چھوڑنا پڑے اور پھر وہ اسے بھول گیا تھا۔ اب اسے خیال آیا تو اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں اور اپنے ذہن کے اعصاب کو حرکت دینے پر مرتکز کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ چونکہ اعصاب کو تحریک بھی ذہن سے جاری ہونے والے سگنلز سے ہی ملتی ہے اس لئے کسی گیس یا دوا کی وجہ سے منجمد اعصاب کو بھرپور ذہنی قوت سے تحریک دی جا سکتی ہے اور اگر ایک بار منجمد اعصاب میں تحریک اور حرکت پیدا ہو جائے تو پھر یہ حرکت تیزی سے بڑھتی چلی جاتی ہے اور کیپٹن شکیل نے کوشش شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ ذہنی طور پر اس انداز میں مصروف ہو گیا کہ اس کا دنیا و مافیہا سے کوئی تعلق نہ رہا اور پھر اچانک اسے دوبارہ سب کچھ محسوس ہونے لگ گیا۔ پوری طرح ہوشیار ہوتے ہی اس کے دل میں بے اختیار مسرت کی پھلجھڑیاں سی چھوٹنے لگیں کہ اس کا پورا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے لرزے کا بخار چڑھ آیا ہو۔ اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی ایک بار پھر کوشش کی لیکن اس کے جسم نے پہلے کی طرح معمولی سی حرکت کرنے سے پھر انکار کر دیا تو وہ سمجھ گیا کہ اعصاب کا جمود خاصی گہرائی تک چلا گیا ہے اور اتنی جلدی یہ کیفیت دور نہ ہو گی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور ایک بار پھر اپنے ذہن کی پوری

قوت سے اعصاب کو خاص تحریک دینے میں مصروف ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد اس کا ذہن جیسے بند ہوتا چلا گیا کیونکہ اس نے اسے ایک نکتے پر مرکوز کر دیا تھا اس لئے شعور اور لاشعور دونوں ایک لحاظ سے بند ہو گئے تھے اور ذہن کی تمام طاقت صرف اعصاب کو تحریک دینے میں خرچ ہونے لگ گئی۔ پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اس کا ذہن خود بخود دوبارہ کھلنے لگا اور پھر جب اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو اسے احساس ہوا کہ اس کا چہرہ کسی انتہائی گرم تنور میں جل رہا ہے۔ اس کی آنکھیں باوجود کوشش کے نہیں کھل رہی تھیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم میں ابھی تک کوئی حرکت محسوس نہ ہوئی تو اس کے دل میں مایوسی کی لہر سی دوڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کے منہ پر پڑنے والی تیز گرمی کی لہر بھی غائب ہو گئی۔

" یہ آدمی میک اپ میں نہیں ہے باس"...... کیپٹن شکیل کے کانوں میں قریب ہی کسی کی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ اب اس کے ساتھ والے کا میک اپ چیک کرو"...... ایک اور آواز ابھری اور کیپٹن شکیل جو لاشعوری طور پر آنکھیں کھولنے ہی والا تھا اس نے دانستہ آنکھیں پوری طرح نہ کھولیں البتہ اس نے آہستہ سے آنکھوں میں معمولی سی جھری پیدا کی اور پھر اس جھری کے ذریعے اس نے جو کچھ دیکھا وہ واقعی حیران کن تھا۔ سامنے موجود کرسی پر ایک آدمی بڑے اطمینان بھرے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

انداز میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک مسلح آدمی اس کی کرسی کی پشت پر کھڑا تھا اور اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ کیپٹن شکیل نے آہستہ سے کن انکھیوں سے سائیڈ پر دیکھا تو اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کے چہرے اور سر پر میک اپ واشر کا مخصوص ہیلمٹ چڑھایا جا رہا تھا اور یہ کام ایک آدمی کر رہا تھا جس کی پشت کیپٹن شکیل کی طرف تھی۔ اس کے کاندھوں پر بھی مشین گن لٹک رہی تھی۔ کیپٹن شکیل نے نظریں سیدھی کیں تو اس نے دیکھا کہ کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی اور اس کے پیچھے کھڑے مسلح آدمی کی نظریں اب تنویر پر جمی ہوئی تھیں۔ کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں اور ایک بار پھر اپنے ذہن کو ایک نکتے پر مرتکز کر کے اس نے اعصاب کو تحریک دینے کے لئے ذہن کی مکمل طاقت استعمال کر دی اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بند ہوتا چلا گیا۔ اسے اب اپنے ارد گرد موجود افراد کی کسی بات کا علم نہ تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور ایک بار پھر جاگنا شروع ہو گیا اور اس بار جب اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی تو اس کا دل بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اس کے جسم نے ہلکی سی حرکت کی تھی۔ ذہنی جھٹکا منجمد اعصاب میں تحریک پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

" ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ہے تو پھر انہیں ہلاک کر دو۔ اس کا مطلب ہے کہ راسٹر نے ہم سے دھوکہ کیا ہے"...... ایک آواز کیپٹن شکیل کے کانوں میں پڑی۔

"تو کیا باس مزید لوگوں کی چیکنگ نہ کی جائے"...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"نہیں۔چیکنگ تو سب کی کرو لیکن مجھے نجانے کیوں یہ یقین ہو رہا ہے کہ یہ اصل لوگ نہیں ہیں۔میں اس راسٹر کا حشر کر دوں گا۔ اس نے دس لاکھ ڈالر حاصل کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ڈرامہ کھیلا ہے"...... پہلی آواز نے خاصے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری آواز سنائی دی اور کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر کن انکھیوں سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو اس نے میک اپ چیک کرنے والے آدمی کو اب آخر میں موجود جولیا کے چہرے اور سر پر میک اپ واشر کا ہیلمٹ چڑھاتے ہوئے دیکھا۔اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ عمران سمیت اس کے سارے ساتھیوں کے جسم مکمل طور پر ڈھلکے ہوئے تھے اور سر سائیڈوں پر لٹکے ہوئے تھے۔وہ سب مکمل طور پر بے ہوش اور بے حس نظر آرہے تھے۔

"میں کیسے ہوش میں آگیا جبکہ عمران صاحب بھی ابھی ہوش میں نہیں آئے"...... کیپٹن شکیل نے دل ہی دل میں سوچا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس اپنے اس سوال کا فی الحال کوئی جواب نہ تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یہ خیال ابھرا کہ شاید قدرت نے اسے اور اس کے ساتھیوں کی زندگیاں بچانے کے لئے اس بار اس کا انتخاب کیا ہے لیکن اس کے جسم میں پوری طرح حرکت نہ ہو رہی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھی اور سامنے ہی باس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پیچھے مسلح آدمی موجود تھا لیکن بہرحال اب مزید انتظار کی گنجائش قطعاً موجود نہ تھی۔

کیپٹن شکیل اور اس کے سب ساتھی میک اپ میں ہی تھے کیونکہ ان کے میک اپ واش نہیں ہوئے تھے اور نہ ہی ہو سکتے تھے۔عمران نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جو میک اپ وہ ان کا مستقل کرنے جا رہا ہے وہ کسی طرح بھی واش نہ ہو گا اور ایسا میک اپ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایک لحاظ سے زندگی کی ضمانت بن چکا تھا بے شمار بار میک اپ واش نہ ہونے کی وجہ سے وہ صاف بچ نکلنے میں کامیاب ہو چکے تھے لیکن کیپٹن شکیل کے لئے اب حرکت کرنا مسئلہ تھا۔اس کے جسم میں حرکت موجود تھی لیکن اتنی نہیں تھی کہ وہ تیزی سے حرکت کر سکے اور اس ہال نما کمرے میں اس وقت تین افراد موجود تھے جن میں سے دو مشین گنوں سے مسلح تھے اور جو باس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ظاہر ہے اس کے پاس بھی مشین پسٹل لازمی ہو گا جبکہ ان کی جیبیں یقیناً خالی ہوں گی کیونکہ یہ تجربہ کار لوگ نظر آ رہے تھے اس لئے لازماً انہوں نے پہلے ان سب کی تلاشی لی ہو گی لیکن حرکت میں آنا بھی ضروری تھا ورنہ کسی بھی لمحے ان پر فائر کھولا جا سکتا تھا اور اس وقت چونکہ ہوش میں اور قدرے حرکت میں صرف کیپٹن شکیل ہی تھا اس لئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی حفاظت کی تمام تر ذمہ داری اب اس پر آ گئی تھی۔اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی انہوں نے انہیں فوری ہلاک کرنے

کی کوشش کرنی ہے اور اسے یہ بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ اگر وہ کسی طرح فوری حرکت میں نہ آ سکا تو پھر اس کی اور اس کے ساتھیوں کی موت بھی یقینی ہو سکتی ہے اور یہ بھی اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ ذہنی طاقت کی مدد سے اس نے اپنے اعصاب میں تحریک پیدا تو کر لی ہے لیکن اب اس تحریک کو پوری طرح حرکت میں لانے کے لئے اسے کافی دیر تک ورزش کرنا پڑے گی لیکن ظاہر ہے موجودہ حالات میں اس بارے میں سوچنا بھی حماقت تھی لیکن بغیر اس حرکت کے اور کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔

"یہ سب میک اپ میں نہیں ہیں باس"...... اچانک میک اپ واش کرنے والے کی آواز کیپٹن شکیل کے کانوں میں پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں راسٹر سے تو خود ہی سمجھ لوں گا۔ ان کا خاتمہ کر دو"...... باس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے عقب میں کھڑے آدمی نے کاندھے سے مشین گن اتارنے کی کوشش شروع کر دی اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔

"ٹھہرو۔ میری بات سنو"...... کیپٹن شکیل نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔ اس کی زبان بھی پوری طرح حرکت نہ کر رہی تھی اور اچانک اس کی آواز سن کر باس اور اس کے دونوں ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ حرکت میں آتے کیپٹن شکیل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اٹھتے ہی اس کا جسم بری طرح لڑکھڑایا اور وہ منہ کے بل زمین پر گرنے لگا لیکن جیسے ہی اس کے دونوں ہاتھ زمین پر لگے اس کا نچلا جسم یکلخت فضا میں اس طرح اٹھتا چلا گیا جیسے فلم کو سلوموشن میں چلایا جاتا ہے اور دوسرے لمحے اس کی دونوں مڑی ہوئی ٹانگیں سامنے کھڑے باس کے سینے پر زور سے پڑیں اور وہ چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے کی طرف گرا اور اس کا جو ساتھی مشین گن کاندھے سے اتارتے اتارتے رک گیا تھا۔ وہ بھی اپنے باس اور کرسی کی ٹکر کی وجہ سے پشت کے بل نیچے جا گرا جبکہ باس کا دوسرا ساتھی جو میک اپ واشر اٹھائے کونے کی طرف جاتے ہوئے کیپٹن شکیل کی آواز سن کر مڑ کر رک گیا تھا اپنے باس اور دوسرے ساتھی کے اس طرح گرتے ہی یکلخت حرکت میں آیا اور وہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے میک اپ واشر کو جھک کر نیچے زمین پر رکھنے ہی لگا تھا کہ کیپٹن شکیل جس نے باس کے سینے پر دونوں پیروں کی ضرب لگائی تھی اس بار پہلے سے نسبتاً زیادہ تیزی سے اٹھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح اٹھ کر کھڑا ہوتا اچانک نیچے گرنے والے باس نے یکلخت اچھل کر کیپٹن شکیل کے پیٹ میں سر کی زوردار ٹکر ماری اور اٹھتا ہوا کیپٹن شکیل زوردار ٹکر کھا کر کسی گیند کی طرح اچھل کر اس میک اپ واشر رکھنے والے آدمی سے ٹکرایا اور اسے ساتھ لیتا ہوا فرش پر پر جا گرا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل یا دوسرا آدمی اٹھتا باس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا لیکن

اس سے پہلے کہ وہ اس مشین پسٹل سے کیپٹن شکیل کو نشانہ بناتا کیپٹن شکیل نے اسی اٹھتے ہوئے دوسرے آدمی کو اس کے باس کی طرف اچھال دیا اور پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ باس کی فائرنگ کی زد میں اس کا اپنا آدمی آگیا تھا اور پھر جیسے ہی وہ آدمی گولیاں کھا کر دھماکے سے نیچے گرا کمرہ مشین گن کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ یہ فائرنگ کیپٹن شکیل نے کی تھی ۔ وہ آدمی جس کو کیپٹن شکیل نے اچھالا تھا اٹھتے ہوئے کاندھے سے پھسل کر فرش پر گرنے والی مشین گن پوری طرح اٹھا نہ سکا تھا اس لئے وہ خود تو باس کے مشین پسٹل کی گولیوں کا نشانہ بن گیا لیکن کیپٹن شکیل کے لئے اتنا وقفہ ہی کافی تھی ۔ مشین گن اس کے سامنے پڑی تھی ۔ اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر مشین گن اٹھائی اور دوسرے ہی لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا ۔ اس مشین گن کی گولیوں کی زد میں پہلے باس آیا جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور پھر باس کا دوسرا ساتھی جو اپنی مشین گن کندھے سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ چکا تھا اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے تھے ۔ کیپٹن شکیل مشین گن اٹھا کر کھڑا ہو چکا تھا ۔ باس نیچے گر کر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ گولیاں اس کے دونوں بازوؤں میں لگی تھیں جبکہ اس کے دوسرے ساتھی کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا ۔ یہ کارنامہ کیپٹن شکیل نے سرانجام دیا تھا ۔ اس نے دانستہ اس کے دونوں بازو بے کار کئے تا کہ وہ مزید

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جدوجہد نہ کر سکے لیکن وہ زندہ رہ جائے کیونکہ وہ بہرحال باس تھا اور ہو سکتا تھا کہ عمران اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہے ۔ باس اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا ۔ وہ واقعی خاصا جی دار اور حوصلہ مند آدمی تھا لیکن اسی لمحے کیپٹن شکیل نے مشین گن کو نال سے پکڑ کر اس کے دستے کی ضرب باس کے سر پر قوت سے لگائی اور باس چیختا ہوا ایک بار پھر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا ۔ کیپٹن شکیل چند لمحے ہاتھ میں مشین گن کی نال پکڑے کھڑا اسے دیکھتا لیکن جب اسے یقین ہو گیا کہ باس واقعی بے ہوش ہو گیا ہے تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو فرش پر پھینک کر اس نے دونوں بازوؤں کو ہوا میں گھمانے کے ساتھ ساتھ اس طرح اچھلنا شروع کر دیا جیسے وہ یوگا کی کوئی مخصوص مشق کر رہا ہو ۔

" گڈ ۔ ویری گڈ ۔ اسے کہتے ہیں رقص زندگی "....... اچانک عمران کی آواز سنائی دی تو کیپٹن شکیل اس قدر تیزی سے گھوما کہ نیچے گرتے گرتے بچا ۔

" اوہ ۔ عمران صاحب آپ ہوش میں آگئے "....... کیپٹن شکیل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" ہاں ۔ لیکن حرکت نہیں کر سکتا ۔ تم نے نجانے کیسے حرکت کر لی ۔ لیکن اس کمرے سے باہر جا کر چیکنگ کر لو تا کہ کوئی اچانک اندر نہ آجائے "....... عمران نے کہا ۔

"اوہ ہاں ۔ میں ابھی آتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر جھک کر اس نے باس کے ہاتھ سے نکلا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور قدم بڑھاتا ہوا ہال کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن پھر اچانک ایک خیال کے تحت وہ رک گیا ۔ اسے خیال آیا تھا کہ باس تو بے ہوش پڑا ہے وہ کسی بھی وقت ہوش میں آسکتا ہے اور فرش پر دو مشین گنیں بھی پڑی ہیں اس لئے اگر باس کو ہوش آگیا تو وہ سب ساتھیوں کے لئے مسئلہ بن سکتا ہے چنانچہ وہ واپس مڑا اور پھر اس نے بیلٹ کھول کر باس کو منہ کے بل لٹا کر اس کے دونوں ہاتھوں کو بیلٹ کی مدد سے اچھی طرح باندھ دیا جبکہ اس دوران عمران آہستہ آہستہ کرسی سے اٹھنے کی کوشش میں مصروف تھا ۔ کیپٹن شکیل نے بیلٹ کی مدد سے باس کے ہاتھ باندھنے کے بعد ایک نظر عمران اور دوسرے ساتھیوں پر ڈالی اور پھر مڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی میں گھومتا پھر رہا تھا ۔ ایک کمرے میں اسے کسی کے فون پر باتیں کرنے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر محتاط انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا ۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا ۔ کیپٹن شکیل نے دروازے کے ساتھ ہی دیوار سے پشت لگا دی ۔

"میں باس کو آپ کا پیغام دے دوں گا ۔ آپ بے فکر رہیں" ۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی اور پھر کچھ دیر بعد اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا گیا ۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"باس کو بہت دیر ہو گئی تہہ خانے میں گئے ہوئے"...... اس آدمی کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور پھر کرسی کھسکنے کی آواز سنائی دی جیسے وہ آدمی کرسی سے اٹھ رہا ہو ۔ کیپٹن شکیل تیزی سے آگے بڑھا اور کھلے دروازے کے سامنے آگیا ۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ تت ۔ تم"...... وہ آدمی جو میز کے پیچھے سے کرسی سے اٹھ کر سیدھا ہو رہا تھا، نے سامنے دروازے کے باہر کھڑے کیپٹن شکیل کو دیکھتے ہی ایک جھٹکے سے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب کی طرف گیا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر کرسی پر گرا اور پھر گھوم کر سائیڈ پر گر گیا ۔ کیپٹن شکیل آگے بڑھا اور اس نے اسے ہلا جلا کر چیک کیا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ آدمی ہلاک ہو چکا ہے تو وہ سیدھا ہوا اور پھر کمرے سے باہر آگیا ۔ وہ دراصل کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے تسلی کرنا ضروری سمجھا تھا ۔ وہ واپس پلٹا اور پھر جب وہ اس تہہ خانے میں داخل ہوا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے تو اس کے تمام ساتھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے جبکہ عمران بالکل اسی طرح یوگا کی مشق کرنے میں مصروف تھا جیسے اس سے پہلے کیپٹن شکیل نے کی تھی ۔

"ایک آدمی باہر موجود تھا ۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے" ۔ کیپٹن شکیل نے کہا ۔

"کوئی رسی بھی تلاش کرو۔ اس آدمی کو باندھنا ضروری ہے"۔ عمران نے یوگا کی مشق کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ وہ ایک سٹور میں رسی کا بنڈل دیکھ چکا تھا لیکن اس وقت اسے اٹھانے کا خیال نہ آیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل دوبارہ تہہ خانے میں داخل ہوا تو عمران فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش باس کو اٹھا کر اس کی کرسی پر ڈال چکا تھا جس کرسی پر پہلے کیپٹن شکیل بیٹھا تھا جبکہ باقی ساتھی کرسیوں سے اٹھ کر اب آہستہ آہستہ ورزش کر کے اپنے جسم میں موجود حرکت کو تیز کرنے میں مصروف تھے۔

"یہ سب کیا ہو گیا ہے کیپٹن شکیل۔ عمران صاحب بتا رہے ہیں کہ پہلے تم ہوش میں آئے ہو اور تم نے یہ ساری کارروائی کر ڈالی"...... صفدر نے ورزش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نجانے کیوں مجھے پہلے ہوش آ گیا"...... کیپٹن شکیل نے رسی کی مدد سے کرسی پر پڑے باس کو اچھی طرح باندھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہوش میں آنے سے لے کر جسم میں تحریک پیدا کرنے کے لئے تین چار بار ذہنی طاقت کے استعمال سے لے کر سلوموشن میں باس اور اس کے ساتھیوں سے ہونے والی لڑائی کی تفصیل بتا دی۔

"حیرت انگیز۔ بے حد حیرت انگیز۔ آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ جسم تیزی سے حرکت ہی نہ کر رہا ہو اور آدمی ایک نہیں تین مسلح اور

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تربیت یافتہ افراد سے لڑ سکے"...... صفدر نے کہا۔

"بس یوں سمجھ لو کہ قدرت نے خود ہی میری مدد کر دی"۔ کیپٹن شکیل نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں گیس اور دوا سے بے ہوش کرنے کے بعد انہوں نے بے حس کرنے والی دوا کے انجکشن لگا دیئے جس کی وجہ سے ہوش میں آ جانے کے باوجود ہم حرکت نہ کر سکتے تھے۔ صالحہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسے اور کیپٹن شکیل دونوں کو راہداری میں گیس کیپسول فرش پر مار کر بے ہوش کیا گیا۔ کھلی جگہ کی وجہ سے گیس کے اثرات کم طاقتور تھے اس لئے کیپٹن شکیل کو مجھ سے پہلے ہوش آ گیا کیونکہ مجھے اور جولیا کو تو ایپل جوس میں کوئی خاص دوا شامل کر کے دی گئی تھی اس لئے ہماری بے ہوشی نسبتاً زیادہ گہری رہی ہے۔ بہرحال کیپٹن شکیل نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ میرا خیال ہے کہ جب جولیا اسے اپنی رپورٹ میں شامل کرے گی تو چیف بھی اپنے ممبر کی اس جدوجہد کو سیلوٹ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس کا سیلوٹ دانش منزل کی دیواریں ہی دیکھ سکیں گی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

تھوڑی دیر بعد جب سارے ساتھی پوری طرح حرکت میں آ گئے تو وہ سب ہی مشین گنیں اٹھا کر باہر جانے لگے۔ مشین گنیں چونکہ صرف دو تھیں اس لئے کیپٹن شکیل نے انہیں بتایا کہ یہاں ایک کمرے کی الماریاں اسلحے سے بھری پڑی ہیں اور وہ وہاں سے اپنے

مطلب کا اسلحہ حاصل کر سکتے ہیں تو وہ سب سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ عمران اس باس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے باس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر رکھا تھا اور پھر جب باس کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرنے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے دوسری خالی کرسی اٹھائی اور اسے لا کر عمران کی کرسی کے ساتھ رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد باس نے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں تک وہ حیرت بھری نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور کیپٹن شکیل کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" تم ۔ تم ۔ اس سلوموشن انداز میں لڑ کر بھی اکیلے ہم تینوں پر بھاری پڑے ہو ۔ تم مافوق الفطرت ہو ۔ میں کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ میں اور میرے ساتھی جو لڑائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اس طرح ایک ڈھیلے ڈھالے اور آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہوئے ایک آدمی سے مار کھا جائیں گے ۔ تم ۔ تم انسان نہیں ہو"...... باس نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

" میری مدد قدرت نے کی ہے ۔ اس میں میرا اپنا کوئی کمال نہیں تھا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم باس ہو ۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے باس سے سوال کرتے ہوئے کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ باس نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

چونک کر عمران کی طرف اس انداز میں دیکھا جیسے پہلے وہ اسے نظر ہی نہ آ رہا تھا اور اب پہلی بار اس کی نظریں اس پر پڑی ہوں۔

" تم ۔ تم ۔ کیا تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو ۔ مگر تمہارے میک اپ کیوں واش نہیں ہوئے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس قدر جدید ترین میک اپ واشر سے تمہارے میک اپ واش ہی نہ ہوں" باس نے رک رک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ میک اپ واشر کسی مرد کی ایجاد ہو گی ۔ عورتوں کا ایجاد کردہ میک اپ واشر لے آؤ ۔ اسے دیکھتے ہی مردوں کے میک اپ خود بخود واش ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ مردوں کا میک اپ واشر ۔ عورتوں کا ۔ کیا مطلب"...... باس نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا ۔ ظاہر ہے اس کی جو ذہنی کیفیت اس وقت ہو رہی تھی اس کیفیت میں وہ عمران کا اتنا گہرا مذاق کہاں سمجھ سکتا تھا۔

" میں نے تمہارا نام پوچھا تھا"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

" ڈیوڈ ۔ میرا نام ڈیوڈ ہے"...... باس نے بے ساختہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ہی مین ہیڈ کوارٹر سے یہاں آئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" نن ۔ نن ۔ نہیں "....... ڈیوڈ نے رک رک کر کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

" ہمارے بارے میں تمہیں کس نے اطلاع دی تھی "۔ عمران نے پہلے سے مختلف سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

" کسی نے نہیں ۔ میرے آدمیوں نے ازخود تمہیں چیک کیا تھا "....... ڈیوڈ نے کہا۔

" میں بتاتا ہوں ۔ جب میں اس کے خیال کے مطابق بے ہوش تھا لیکن میں ہوش میں آچکا تھا اور ہمارا میک اپ واش نہ ہو رہا تھا تو اس نے خود ہی کہا تھا کہ راسٹر نے اس سے دھوکہ کیا ہے ۔ وہ اس سے نمٹ لے گا اور پھر جب میں باہر گیا تو اس کا ایک آدمی جو زندہ تھا وہ فون پر بات کر رہا تھا ۔ وہ کسی راسٹر سے بات کر رہا تھا اور راسٹر یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا کہ ہمیں ہلاک کیا گیا ہے یا نہیں "....... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میرا پہلے ہی یہی خیال تھا۔ ٹھیک ہے ۔ اس سے بھی نمٹ لیں گے "....... عمران نے کہا اور ایک بار پھر ڈیوڈ سے مخاطب ہو گیا۔

" سنو ۔ ہم نے ہر قیمت پر میرانا کے اس علاقے میں موجود سارج ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے ۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہاں زمینی اور آسمانی چیکنگ اور ہلاکت کے انتہائی سخت سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں لیکن بہرحال کوئی ایسا محفوظ راستہ موجود ہے جس راستے سے تم اپنے ساتھیوں سمیت یہاں ہماری چیکنگ کے لئے آئے ہو ۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اگر تم اس محفوظ راستے کے بارے میں بتا دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے "....... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" محفوظ راستہ کوئی نہیں ہے ۔ ہم تو شروع سے ہی یہاں میرانا میں رہتے ہیں "....... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیپٹن ۔ اسلحہ خانے یا کچن سے خنجر یا چھری لے آؤ "....... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔

" مجھے تو خنجر یا چھری کہیں نظر نہیں آئی ۔ آپ اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے کام لیں "....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب کچھ اور سوچنا ہو گا ۔ اٹھ کر اس کے دونوں کان پکڑ لو "....... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔

"کان پکڑ لوں ۔ کیا مطلب "....... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں تمہارے اپنے کان پکڑنے کا نہیں کہہ رہا ۔ اس ڈیوڈ کے کان پکڑو اور تم جیسے ہی اس کے کان پکڑو گے یہ خود بخود سب کچھ بتانا شروع کر دے گا "....... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اس بار کچھ نہ کہا اور اٹھ کر ڈیوڈ کی کرسی کے عقب میں آکر اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈیوڈ کے دونوں کان پکڑ لئے جبکہ ڈیوڈ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" اب بتاؤ گے یا تمہارے کان جڑوں سے اکھاڑ دیئے جائیں "۔ عمران نے کہا۔

"کیا - کیا بتاؤں"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر وہ یکلخت ساکت ہو گیا - ایسے محسوس ہوا تھا جیسے چلتی ہوئی فلم اچانک ساکت ہو جاتی ہے - یہ سکوت صرف چند لمحوں تک ہی رہا اور پھر عمران نے یکلخت ایک جھٹکے سے گردن موڑی اور اس کے ساتھ ہی ڈیوڈ کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔

"اب کان چھوڑ دو"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا اور پھر آنکھیں بند کر لیں - کیپٹن شکیل ڈیوڈ کے کان چھوڑ کر حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا - عمران آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا اور اس کے چہرے کا رنگ تیز سرخ ہو رہا تھا جیسے پورے جسم کا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو جبکہ ڈیوڈ کے چہرے پر حیرت نمایاں تھی۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے قریب آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں - ڈیوڈ صاحب ضرورت سے زیادہ تربیت یافتہ ہیں اس لئے اس کے ذہن سے معلومات حاصل کرنے کے لئے انتہائی سخت ذہنی جدوجہد کرنا پڑی ہے"...... عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"معلومات آپ نے حاصل کر لی ہیں کیا"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلومات حاصل کرنا ہی تھیں - اب جب تم نے خنجر وغیرہ کی موجودگی سے انکار کر دیا تو پھر مجبوراً مجھے آئی ٹی یعنی آئیڈیاز ٹرانسفر تھرو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

آئیز استعمال کرنا پڑی لیکن ڈیوڈ تربیت یافتہ ذہن کا مالک ہے اس لئے مجھے تمہیں کہنا پڑا کہ اس کے کان پکڑ لو - اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ڈیوڈ کا ذہن حیرت میں مبتلا ہو کر اس کی توجیہات تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا اور میں نے اس کے ذہن سے رابطہ کر کے اس میں موجود اپنے مطلب کی تمام معلومات حاصل کر لیں"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں جیسے حیرت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگ گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو - کیسی معلومات"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"محفوظ راستے کی تفصیلی معلومات"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب کوئی محفوظ راستہ ہے ہی نہیں تو پھر کیسی معلومات" - ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے محفوظ راستے کی تفصیل اس طرح بتانا شروع کر دی جیسے وہ کئی سالوں سے اس راستے پر آتا جاتا رہا ہو - ڈیوڈ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹی چلی جا رہی تھیں جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ تفاخر کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"حیرت ہے عمران صاحب - اگر آپ اتنی آسانی سے سب کچھ معلوم کر سکتے ہیں تو پھر آپ خنجر سے نتھنے کاٹنے اور پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضربیں لگا کر معلومات حاصل کرنے کا تکلف کیوں

کرتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس عمل میں معلومات حاصل کرنے والے ذہن کو سب سے زیادہ محنت کرنا اور بوجھ اٹھانا پڑتا ہے اور یہ بوجھ اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ کسی بھی لمحے معمولی سی غفلت سے لاشعور میں کریک پڑ سکتے ہیں اور اس کے بعد وہ آدمی سڑکوں پر چٹکیاں بجاتا ہوا ہی نظر آ سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ واقعی پھر تو یہ بہت بڑا رسک ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں ۔ اسی لئے تو سوائے مجبوری کے اسے اپنانے سے گریز کرتا ہوں ۔ آج تو تم نے خنجر اور چھری کی موجودگی سے چونکہ انکار کیا تھا اس لئے یہ طریقہ آزمانا پڑا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" اسے آف کر دو اور اس کی رسیاں کھول دو تاکہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس سے ہم نے پوچھ گچھ کی ہے"...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل گورش ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... کرنل گورش نے کہا۔

" جوہن بول رہا ہوں مشین روم سے"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر کی مشینری کے انچارج جوہن کی آواز سنائی دی۔

" کوئی خاص بات"...... کرنل گورش نے چونک کر پوچھا کیونکہ جوہن سے اس کا کوئی رابطہ نہیں رہتا تھا۔

" آپ کا خاص آدمی ڈیوڈ اپنے دو ساتھیوں سمیت میرانا گیا تھا"...... جوہن نے کہا تو کرنل گورش بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں ۔ مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا ۔ وہ تو سیف دے سے گئے تھے"...... کرنل گورش نے کہا۔

" سیف وے بھی ہماری نظروں میں رہتا ہے کرنل ۔ بہرحال آپ نے جب انہیں سیف وے سے بھیجا تھا تو میں نے ڈیوڈ کو بلا کر اس سے معلومات لی تھیں اور مجھے بھی آپ کا آئیڈیا پسند آیا تھا کہ اگر پاکیشیائی ایجنٹوں کو میرانا میں ہی ہلاک کر دیا جائے تو ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر محفوظ ہو سکتا ہے اس لئے میں نے انہیں نہ صرف سیف وے سے جانے کی اجازت دے دی بلکہ ان تینوں کے جسم میں ایسے آلات بھی نصب کر دیئے کہ ان کے بارے میں معلومات کسی بھی وقت یہاں بیٹھے لی جا سکتی ہیں"...... جوہن نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیا سیف وے سے آنے جانے کے لئے آپ کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کرنل بارگ ہیڈ کوارٹر انچارج نے تو مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا"...... کرنل گورش نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ جوہن کی باتوں سے اس کی انا کو ٹھیس پہنچی تھی۔

" ایسا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ کسی بھی لمحے اس سیف وے سے غیر متعلق آدمی یہاں پہنچ سکتا ہے ۔ بہرحال جو بات میں آپ کو بتانے جا رہا تھا وہ یہ ہے کہ آپ کے تینوں آدمیوں کو میرانا میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے جوہن نے کہا تو کرنل گورش اس طرح اچھل پڑا جیسے کرسی کے گدے میں موجود سپرنگوں نے اسے اچانک اوپر اچھال دیا ہو۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... کرنل گورش

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" یہاں مشین روم میں آ جائیں ۔ میں آپ کو کنفرم کرا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل گورش نے بے اختیار رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" یہ سب کیسے ہو سکتا ہے ۔ ڈیوڈ تو بے حد ہوشیار اور تجربہ کار آدمی تھا ۔ یہ کیسے ہو گیا"...... کرنل گورش نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ مشین ہال میں داخل ہوا ۔ جوہن ایک طرف شیشے کے بنے ہوئے کمرے میں بیٹھا تمام مشینری کو کنٹرول کرتا تھا اس لئے کرنل گورش بھی اس شیشے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

" آئیے کرنل ۔ تشریف رکھیں"...... جوہن نے اٹھ کر کرنل گورش کا استقبال کرتے ہوئے کہا تو کرنل گورش کے ستے ہوئے چہرے پر نرمی اور مسکراہٹ کا تاثر ابھر آیا۔

" کیا تم نے جو کچھ کہا ہے وہ واقعی درست ہے"...... کرنل گورش نے ساتھ پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ خود دیکھ لیجئے"...... جوہن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے موجود مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے مشین کے اوپر بنی ہوئی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور پھر اس

پر ایک بڑے ہال نما کمرے کا منظر ابھر آیا۔

" یہ دیکھئے ڈیوڈ کی لاش "...... جوہن نے کہا اور ایک بٹن پریس کیا تو ڈیوڈ کی لاش کا کلوز اپ نظر آنے لگا۔ اس کی لاش کرسی کے قریب فرش پر پڑی تھی اور اس کے سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا۔ کیا یہ اصل ڈیوڈ ہے "...... کرنل گورش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں کیونکہ اس کے جسم میں وہ آلہ موجود ہے جس کی مدد سے ہم یہاں بیٹھے اسے چیک کر رہے ہیں "...... جوہن نے کہا۔

" ویری بیڈ نیوز۔ یہ سب کیسے ہوا۔ کس نے کیا ہے "۔ کرنل گورش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ سب معلوم ہو سکتا ہے اگر آپ چاہیں تو "...... جوہن نے کہا تو کرنل گورش بے اختیار چونک پڑا۔

" وہ کیسے۔ کیا واقعی "...... کرنل گورش نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اس آلے میں ایک ایسی خصوصیت بھی ہے آلہ ساتھ ساتھ ماحول کی تصویر کشی کے علاوہ ہونے والی گفتگو بھی ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ آلہ انسانی دل کی دھڑکن سے چلتا ہے اور جیسے ہی آدمی مرتا ہے یہ آلہ بھی بند ہو جاتا ہے لیکن بند ہونے کے بعد اس کے اندر گزشتہ دس منٹ کی ریکارڈنگ باقی رہ جاتی ہے ورنہ ساتھ ساتھ ڈیلیٹ ہوتی جاتی ہے اس لئے آخری دس منٹ کی ریکارڈنگ اور فلم آپ کو دکھائی جا سکتی ہے "...... جوہن نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو بہت اچھا اور مفید آلہ ہے۔ جلدی دکھاؤ "...... کرنل گورش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جوہن نے آگے کی طرف جھک کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر ایک بار پھر جھماکے نظر آنے شروع ہو گئے اور پھر چند لمحوں بعد سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ گو یہ منظر پوری طرح واضح نہ تھا بلکہ یوں لگ رہا تھا جیسے منظر پر ہلکی سی دھند چھائی ہوئی ہو لیکن اس کے باوجود منظر بہرحال واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ اس منظر کے مطابق ڈیوڈ کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ ایک آدمی اس پر عقب سے جھکا ہوا تھا اور اس نے ڈیوڈ کے دونوں کان پکڑے ہوئے تھے جبکہ سامنے ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور ڈیوڈ اور سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی ایک دوسرے کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ پھر کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے یکلخت ایک جھٹکے سے سر ایک طرف ہٹایا۔ کرنل گورش اور جوہن دونوں ہی حیرت بھرے انداز میں یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے۔ پھر کان پکڑنے والا آدمی ڈیوڈ کے کان چھوڑ کر سامنے بیٹھے آدمی کے قریب آ کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر ان دونوں کے درمیان باتیں شروع ہوئیں تو کرنل گورش بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ دوسرے آدمی نے پہلے والے آدمی کو عمران کے نام سے پکارا تھا اور پھر ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن کر کرنل گورش کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ دوسرے

آدمی نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور ڈیوڈ کے سینے پر گولیوں کی بارش کر دی اور پھر ڈیوڈ کے ہلاک ہونے پر اس کی رسیاں کھول کر اس کی لاش کو گھسیٹ کر کرسی سے نیچے گرا دیا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی جوہن نے مشین کے بٹن آف کر دیئے اور سکرین تاریک ہو گئی۔

"آپ نے دیکھ اور سن لیا سب کچھ"...... جوہن نے کہا۔

"ہاں اور اب ساری بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ ڈیوڈ اپنے ساتھیوں سمیت کسی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے قبضے میں آ گیا۔ عمران اس سے سیف وے کے بارے میں تفصیل جاننا چاہتا تھا لیکن ڈیوڈ نے بتانے سے انکار کر دیا۔ اس عمران کے بقول اس نے ڈیوڈ کے ذہن سے سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور پھر ڈیوڈ کو ہلاک کر دیا گیا"...... کرنل گورش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کرنل گورش کہ اب وہ سیف وے سے ہیڈ کوارٹر آئیں گے"...... جوہن نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ راستہ ہمیں بلاک کرنا ہو گا"...... کرنل گورش نے کہا۔

"میرا خیال آپ سے مختلف ہے"...... جوہن نے کہا تو کرنل گورش بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیا"...... کرنل گورش نے چونک کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ زیرو پوائنٹ کے دونوں اطراف میں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پکٹنگ کر لیں اور انہیں زیرو پوائنٹ تک آنے دیں۔ جیسے ہی یہ اس وادی زیرو پوائنٹ پر پہنچیں آپ اوپر سے دونوں اطراف سے ان پر فائر کھول دیں۔ اس طرح یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے"۔ جوہن نے کہا۔

"لیکن ہم جیسے ہی زیرو پوائنٹ کے دونوں اطراف میں پہاڑیوں پر چڑھیں گے وہاں پہلے سے فکسڈ آلات ہمیں ہلاک کر دیں گے"۔ کرنل گورش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک خاص وقت تک ان آلات کو تو میں آف کر سکتا ہوں لیکن اس سے زیادہ اچھا اور طریقہ نہیں ہو سکتا۔ اس طرح وہ لازماً مارے جائیں گے"...... جوہن نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے چیف کرنل بارگ سے اجازت لینا پڑے گی"...... کرنل گورش نے کہا۔

"میں ان سے بات کر چکا ہوں۔ یہ لیں کر لیں بات"۔ جوہن نے مشین کے نچلے حصے سے ایک مائیک نکال کر کرنل گورش کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو چیف۔ میں کرنل گورش بول رہا ہوں"...... کرنل گورش نے کہا۔

"یس کرنل۔ کیا جوہن نے آپ سے تفصیلی بات کر لی ہے"۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یس کرنل۔ میں نے پوری تفصیل دیکھ بھی لی ہے اور سن بھی

لی ہے اور جوہن نے جو تجویز دی ہے وہ بھی سن لی ہے"...... کرنل گورش نے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کرنل گورش کہ آپ کے آدمیوں کو میرانا میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔اگر جوہن نے ان کے جسموں میں مخصوص آلے نصب نہ کئے ہوتے تو ہمیں معلوم ہی نہ ہو سکتا اور پاکیشیائی ایجنٹ اس سیف وے سے ہمارے سروں پر پہنچ جاتے"...... کرنل بارگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔واقعی ایسا ہی تھا لیکن میرے تو یہ تصور میں بھی نہ تھا کہ میرے انتہائی تجربہ کار آدمی اس انداز میں مارے جائیں گے اور جس انداز میں اس عمران کے بقول اس نے سیف وے کے بارے میں معلومات ڈیوڈ کے ذہن سے حاصل کی ہیں میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی"...... کرنل گورش نے کہا۔

"آپ فی الحال یہ سمجھنے سمجھانے والا مسئلہ بعد میں اٹھا رکھیں۔یہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ایسا نہ ہو کہ ہم سوچتے ہی رہ جائیں اور وہ سیف وے کے ذریعے ہمارے سروں پر پہنچ جائیں۔جوہن سے مل کر پلاننگ کریں اور اس پر فوری عمل بھی کریں"...... کرنل بارگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل گورش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مائیک واپس جوہن کو دے دیا۔اسے غصہ کرنل بارگ پر بھی آ رہا تھا جس نے اس کی یہ کہہ کر توہین کی تھی کہ وہ جوہن سے مل کر پلاننگ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرے اور پھر اس پر عمل کرے لیکن اس وقت وہ ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے مجبور ہو گیا تھا ورنہ جوہن جیسے آدمی سے تو وہ بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا تھا کجا اس سے مشورہ کرتا۔

"یہ دیکھیں کرنل صاحب۔یہ ہے سیف وے"...... جوہن نے مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے کہا اور سکرین پر دور دور تک پھیلی ہوئی بنجر پہاڑیاں نظر آنے لگیں جن میں سے سرخ رنگ کی لکیر ٹیڑھے انداز میں چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔یہ لکیر مختلف پہاڑیوں کے درمیان موجود وادی میں سے گزر رہی تھی۔

"یہ ہے زیرو پوائنٹ"...... جوہن نے مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے کہا اور سکرین پر جھماکے سے منظر بدلا اور پھر سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔یہ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک تنگ سی وادی تھی۔

"اگر آپ ان دونوں پہاڑیوں پر چھپ جائیں تو نیچے سے گزرنے والے یہ پاکیشیائی مکھیوں کی طرح مارے جا سکتے ہیں۔پہاڑیوں پر جو آلات نصب ہیں وہ میں آف کر دوں گا"...... جوہن نے کہا۔

"کیا ان آلات کی مدد سے ان کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا"۔کرنل گورش نے کہا۔

"نہیں۔یہ آلات اس انداز میں سیٹ کئے گئے ہیں کہ سیف وے کو ٹارگٹ نہیں بنایا جا سکتا"...... جوہن نے کہا۔

"لیکن اگر وہ پہاڑیوں پر چڑھ کر آ گئے تو پھر"...... کرنل گورش نے کہا۔

"تو پھر میں یہاں بیٹھے بیٹھے انتہائی آسانی سے انہیں ہلاک کر دوں گا۔ میں یہاں بیٹھ کر سب کچھ دیکھتا رہوں گا"...... جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ہمیں وہاں پہنچنے کے لئے ہیلی کاپٹر استعمال کرنا پڑے گا"...... کرنل گورش نے کہا۔

"ہاں۔ آپ گیارہ افراد ہیں۔ دو چکر لگا کر وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ میں ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرنے والے آلات کو آف کر دیتا ہوں"...... جوہن نے کہا تو کرنل گورش سرہلاتا ہوا اٹھا اور پھر شیشے کا دروازہ کھول کر وہ باہر ہال میں آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ اپنے آفس میں موجود تھا۔ گو جوہن سے وہ پلاننگ کر آیا تھا لیکن اس کا ذہن اس پلاننگ پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔ اس کی چھٹی حس نجانے کیوں خطرے کی گھنٹی بجا رہی تھی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے اور وہ اس گڑبڑ کو ٹریس کرنا چاہتا تھا لیکن کوئی بات واضح ہو کر سامنے نہ آ رہی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا ذہن تیزی سے چل رہا تھا۔ مختلف خیالات یکے بعد دیگرے اس کے ذہن میں آ رہے تھے۔ پھر اچانک ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"کہیں یہ اسے راستے سے ہٹانے کی سازش نہ ہو"...... یہ خیال کرنل گورش کے ذہن میں آیا تھا اور اسی خیال کے تحت وہ چونکا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی جوہن اور کرنل بارگ کے درمیان سازش

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بھی ہو سکتی ہے۔ کرنل بارگ مجھے پسند نہیں کرتا اور جوہن یہاں اس کا ساتھی ہے اس لئے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ زیرو پوائنٹ کی پہاڑیوں پر ہمارے پہنچتے ہی وہ وہاں موجود آلات کو آپریٹ کر کے ہمیں ہلاک کر دے"...... کرنل گورش کا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل گورش نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گورش نے کہا۔

"میرانا سے رابرٹ بول رہا ہوں کرنل گورش"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کرنل گورش بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ رابرٹ کو نہ جانتا تھا۔

"کون ہو تم۔ یہاں کا فون نمبر تمہیں کس نے دیا ہے"۔ کرنل گورش نے چونک کر اور قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"میں میرانا کے ایک کلب میں سیکورٹی انچارج ہوں۔ میں آپ کے آدمی ڈیوڈ کے ساتھ کافی عرصہ ایک ایکریمین ایجنسی میں کام کرتا رہا ہوں۔ میری ایک ٹانگ ایک حادثے میں ضائع ہو گئی تو مجھے ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا اور میرانا چونکہ میرا آبائی علاقہ ہے اس لئے میں یہاں آگیا اور یہاں کے ایک کلب میں سیکورٹی انچارج ہوں۔ ڈیوڈ جب بھی میرانا آتا تو مجھ سے ضرور ملتا۔ اب بھی ڈیوڈ مجھے میرانا میں ملا۔ وہ میرانا میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنے آیا تھا۔ اس کے ساتھ دو ساتھی بھی تھے۔ اس نے مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے

اسے کہا کہ وہ یہاں کے ایک ٹریسنگ گروپ جس کا انچارج راسٹر ہے، سے رابطہ کرے ۔چنانچہ اس نے راسٹر سے رابطہ کیا تو راسٹر نے بھاری معاوضے کے عوض اس سے سودا کر لیا ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے راسٹر سے پہلے ہی رابطہ کیا ہوا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں موجود ہیں ۔اس نے ڈیوڈ سے کہا کہ وہ اسے بھاری معاوضہ دے تو وہ ان ایجنٹوں کو ہلاک کر سکتا ہے لیکن ڈیوڈ نے ان کی فوری ہلاکت سے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ انہیں بے ہوش کر کے اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دے ۔پہلے وہ ان کے میک اپ واش کرے گا اس کے بعد انہیں ہلاک کرے گا ۔چنانچہ ایسے ہی ہوا یہ گروپ چھ افراد پر مشتمل تھا ۔چار مرد اور دو عورتیں ۔ راسٹر نے انہیں بے ہوش کر کے ڈیوڈ کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا ۔اس کے بعد راسٹر نے جب وہاں رابطہ کیا تا کہ معلوم کر سکے کہ کیا انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے یا نہیں تو پہلے تو وہاں سے جواب ملا کہ ابھی میک اپ واش ہو رہے ہیں اس کے بعد انہیں ہلاک کیا جائے گا لیکن راسٹر بے چین تھا کیونکہ اگر یہ ایجنٹ ہلاک نہ ہوتے تو پھر راسٹر کی ساکھ اور اس کے پورے گروپ اور اس کی اپنی زندگی بھی داؤ پر لگ سکتی تھی اس لئے مزید کچھ انتظار کے بعد جب اس نے دوبارہ رابطہ کیا تو کسی نے کال اٹنڈ نہ کی جس پر راسٹر نے مجھ سے رابطہ کیا کیونکہ میرا کلب وہاں سے قریب ہے ۔میں خود وہاں گیا تو وہاں سے پاکیشیائی ایجنٹ غائب تھے اور ڈیوڈ اور اس کے تینوں آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھیں ۔ میں نے واپس آ کر راسٹر کو اطلاع دی اور ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ راسٹر کو بھی اس کی رہائش گاہ میں ہلاک کر دیا گیا ہے ۔یقیناً یہ کام اس پاکیشیائی گروپ کا ہی ہو گا کیونکہ انہیں ڈیوڈ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ راسٹر نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا ہے اس لئے وہ ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے بعد راسٹر پر چڑھ دوڑے ۔آپ کا فون نمبر مجھے ڈیوڈ نے دیا تھا کہ اگر ان کے ساتھ کوئی حادثہ ہو جائے تو آپ کو اطلاع دی جا سکے“...... دوسری طرف سے رابرٹ نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں ۔کیا تمہیں معلوم ہے“۔ کرنل گورش نے بے ساختہ انداز میں پوچھا۔

”میں نے تو انہیں دیکھا تک نہیں اس لئے مجھے کیا معلوم“۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل گورش نے بھی رسیور رکھ دیا ۔جیسے ہی اس نے رسیور رکھا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... کرنل گورش نے کہا۔

”جوہن بول رہا ہوں کرنل ۔ میں نے زیرو پوائنٹ میں سائیڈ پہاڑیوں پر موجود تمام آلات کو آف کر دیا ہے ۔ اب آپ وہاں اطمینان سے جا سکتے ہیں اور خصوصی ہیلی کاپٹر بھی تیار ہے ۔اس میں ضروری اسلحہ بھی موجود ہے ۔آپ فوراً روانہ ہو جائیں“...... دوسری طرف سے جوہن کی آواز سنائی دی ۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل گورش نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ذہن میں سوائے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے اور کوئی بات نہ رہی تھی۔ رابرٹ کے فون نے اس کے خیالات کی تمام تر رو یکسر بدل کر رکھ دی تھی۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

عمران اپنے ساتھیوں سمیت میرانا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ عمران کے سامنے میز پر ایک نقشہ رکھا ہوا تھا اور عمران اس نقشے پر اس انداز میں جھکا ہوا تھا جیسے اس میں درج ہر لکیر اور ہر نام کو حفظ کر لینا چاہتا ہو۔

"عمران صاحب۔ کیا اس نقشے میں سیف وے ظاہر کیا گیا ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

"اگر وہ نقشے میں ظاہر ہوتا تو پھر سیف وے کیسے ہو جاتا"۔ عمران نے نقشے سے سر اٹھائے بغیر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ اس میں کیا دیکھ رہے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اس سیف وے کو کنفرم کر رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

" کنفرم ۔جب وہ ظاہر ہی نہیں ہو سکتا تو پھر کنفرم کیسے ہو جائے گا"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم بعض اوقات واقعی بچوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہو ۔ ڈیوڈ کے ذہن میں موجود سیف وے عمران نے اپنے مخصوص عمل سے دریافت کر لیا تھا ۔اب ڈیوڈ کے ذہن میں باقاعدہ نقشہ تو نہیں بنا ہوا ہو گا ۔ صرف اس سیف وے کے بارے میں خاص خاص نشانیاں موجود ہوں گی ۔ مثلاً پہاڑیوں کے نام، وادیوں کے بارے میں معلومات، کسی آبشار یا کسی پہاڑی ندی نالے یا کریک کے بارے میں معلومات ۔ان سب معلومات کو نقشے میں چیک کر کے ہی کنفرم کیا جا سکتا ہے کہ سیف وے کون سا ہے"...... جولیا نے بڑے عالمانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو صالحہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" حیرت ہے جولیا ۔ تم اس قدر گہرائی میں بھی سوچ سکتی ہو ۔ میں تو ایسا سوچ ہی نہ سکتی"...... صالحہ نے مرعوبانہ لہجے میں کہا۔

" زیادہ عقل مندی خواتین کے ازدواجی مستقبل کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے اس لئے تو عقل مند خواتین اکثر غیر شادی شادہ نظر آتی ہیں یا بیوہ ۔مرد اپنی بیوی میں ایک حد تک عقل تو برداشت کر لیتا ہے مگر عقل کی زیادتی برداشت نہیں کرتا اس لئے خواتین کو صالحہ کی طرح بس بھولی بھالی عقل مندی تک ہی محدود رہنا چاہئے ۔بے شک صفدر سے تصدیق کر لو"...... عمران نے کہا تو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" یہ سب باتیں تو مردوں نے خواہ مخواہ گھڑ رکھی ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے میرا حوالہ کس پیرائے میں دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صالحہ کی عقل مندی یا بھولپن تم بہتر بتا سکتے ہو کہ کیا چیز پسندیدہ ہو سکتی ہے"...... عمران نے گول مول سے الفاظ میں کہا۔

" عمران صاحب ۔آپ خواہ مخواہ مجھے صفدر کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں جبکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے"...... صالحہ نے مصنوعی طور پر عصیلے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کی موت کی اطلاع یقیناً اب تک کرنل گورش تک پہنچ چکی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سیف وے پر ہمارا راستہ روکنے کا کوئی انتظام بھی کر لیا ہو"...... اچانک کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب نہ صرف چونک پڑے بلکہ ان سب کے چہروں پر بھی سنجیدگی کی تہہ خودبخود چڑھ گئی۔

" کیسے اطلاع مل سکتی ہے"...... عمران نے بھی سر اٹھا کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ سارج ایجنسی کوئی عام ایجنسی نہیں ہے ۔ لازماً انہوں نے اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی آلات یا انتظام کر رکھے

ہوں گے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی موت اور ان سے ہونے والی تمام گفتگو بھی کسی نہ کسی انداز میں انہوں نے سن لی ہو کیونکہ ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کی میرانا آمد کا مطلب یہی تھا کہ وہ آپ کی ہیڈ کوارٹر آمد کے بارے میں پیشگی اطلاع حاصل کر سکیں"۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن تم نے بڑی دیر بعد اس خیال کو پیش کیا ہے ۔ اس وقت جب سوچ سوچ کر میرا سر دکھنے کے قریب آگیا ہے ۔ اگر تم پہلے کہہ دیتے تو مجھے اتنی دردسری تو نہ کرنی پڑتی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اس سیف وے کے علاوہ سارج ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کا اور کوئی راستہ یا طریقہ نہیں ہے"۔ خاموش بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

" راستہ تو اور بھی ہو سکتا ہے لیکن پھر ہم زندہ ہیڈ کوارٹر نہیں پہنچ سکیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر میں بے شمار آئیٹمز کی سپلائی آتی جاتی رہتی ہو گی ۔ کیا یہ سب سپلائی اسی سیف وے سے ہی ہوتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں ۔ اس کے لئے خصوصی ہیلی کاپٹر استعمال کئے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر ہمیں سب سے پہلے وہ ہیلی کاپٹر حاصل کرنے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

" وہ ہیڈ کوارٹر میں ہوتے ہیں اور ریڈیو کنٹرولڈ ہیں اس لئے وہ تو ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کئے بغیر مل ہی نہیں سکتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا ہم یہاں بیٹھے اب باتیں ہی کرتے رہیں گے یا کچھ کریں گے بھی"...... صالحہ نے قدرے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کو جب کسی اطلاع کا انتظار ہوتا ہے تو پھر یہ ایسی ہی لایعنی قسم کی بحث چھیڑ کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ اب آپ جو بھی کہیں گے، جو بھی تجویز پیش کریں گے عمران صاحب اس کو رد کرتے رہیں گے اور صرف رد ہی نہیں کریں گے بلکہ اس کی باقاعدہ قابل قبول دلیل بھی دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" اس کا کام ہی یہی ہے کہ ہمیں احمق سمجھ کر بچوں جیسی باتیں کرتا رہے"...... تنویر نے فوراً ہی صفدر کی بات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ نقشہ سامنے موجود ہے ۔ میں اس ڈیوڈ سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق نقشے پر اس سیف وے پر نشان لگا دیتا ہوں اس کے بعد آپ آگے آگے اور میں پیچھے پیچھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ اس سیف وے سے ہٹ کر آپ نے کوئی اور راستہ تلاش کر لیا ہے اور اب آپ اس نئے راستے کے بارے میں کسی اطلاع کے انتظار میں ہیں"...... خاموش بیٹھے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہیں بیٹھے بیٹھے اچانک کیا ہو جاتا ہے۔یہاں کون مجھے اطلاع دے گا اور وہ بھی سارج ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سامنے میز کے کونے پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی سب چونک کر اس طرح عمران کی طرف دیکھنے لگے جیسے کہہ رہے ہوں کہ دیکھا ان کا خیال درست ثابت ہوا ہے۔عمران نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایس سی سے جیگر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔آپ کے سامنے ہمارا جاری کردہ نقشہ موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔میرے سامنے موجود ہے"...... عمران نے سامنے میز پر پڑے ہوئے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔اس کے دوسرے ہاتھ میں مارکر پہلے سے ہی موجود تھا۔

"تو پھر جہاں جہاں میں بتاؤں آپ نشانات لگاتے چلے جائیں"۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔بولیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پہلے نقشے میں لکھے ہوئے چند نام بتائے گئے اور پھر ان کی نقشے میں پوزیشن بتائی جانے لگی۔

"آپ صرف مقامات کے نام اور نشانات بتائیں۔میں نے پورا نقشہ اپنے ذہن میں بٹھا لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ویری گڈ۔نشان لگائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر دوسری طرف سے جیگر نامی آدمی بولتا چلا گیا اور عمران مارکر سے نشان لگاتا چلا گیا۔نقشے پر ایک ٹیڑھا سا راستہ وجود میں آتا جا رہا تھا۔

"یہاں ہیڈ کوارٹر ہے"...... جیگر نے کہا تو عمران نے وہاں مارکر سے دائرہ ڈال دیا۔

"یہاں سائنسی آلات کہاں اور کس ٹائپ کے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس راستے کے دونوں اطراف میں پہاڑیوں پر ایسے آلات مارک ہوئے ہیں جو انتہائی خطرناک ہیں لیکن ان کی رینج صرف پہاڑیوں تک ہے۔مارک شدہ راستہ کلیئر ہے اور یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے۔البتہ ابھی ابھی چند منٹ پہلے جب ہم نے اسے آخری بار چیک کیا تو ہم نے ایک بوما ہیلی کاپٹر کو مارک کیا ہے جو ان پہاڑیوں کے درمیان اتر رہا تھا۔جب ہم نے خود چیکنگ کی تو ہم نے چیک کیا کہ

ایک خاص پوائنٹ پر افراد پہاڑی کی دونوں سائیڈوں پر موجود ہیں اور ان کا ٹارگٹ یہی راستہ ہے ۔ ہیلی کاپٹر بھی پہاڑیوں کے اندر ایسی جگہ پر لینڈ کیا گیا ہے کہ اسے اس راستے سے مارک نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ سب افراد جن کی تعداد دس یا اس سے زیادہ ہے دور مار میزائل گنوں اور مشین گنوں سے مسلح ہیں"...... جیگر نے کہا۔

" لیکن اگر یہ ان پہاڑیوں پر موجود ہیں تو پہاڑیوں پر موجود سائنسی آلات ان کے خلاف فائرنگ کیوں نہیں کرتے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہم نے خصوصی ریز آلات کے ذریعے چیک کیا ہے ۔ جہاں یہ افراد موجود ہیں وہاں کے آلات ڈی فیوز کر دیئے گئے ہیں ۔ باقی پہاڑیوں پر نصب آلات آن فیوز ہیں"...... جیگر نے جواب دیا۔

" کہاں ہیں یہ لوگ اور کتنے ایریا میں ہیں ۔ نشان لگوائیں" ۔ عمران نے کہا تو جیگر نے نشانات بتانے شروع کر دیئے اور عمران نے مارکر کی مدد سے ان نشانات کو چیک کر کے وہاں ایک دائرہ ڈال دیا۔

" ہیلی کاپٹر کہاں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا تو جیگر نے نقشے میں اس کی بھی نشاندہی کر دی۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ تھینک یو مسٹر جیگر"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" یہ کون تھا اور اس نے اتنی تفصیل سے یہ سب کچھ کیسے بتا دیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم لوگ مجھے برا بھلا کہتے رہتے ہو لیکن میں تمہارے تحفظ کی خاطر دن رات سوچتا رہتا ہوں ۔ اب دیکھو ۔ اگر میں ڈیوڈ کے بتائے ہوئے راستے پر آنکھیں بند کر کے تمہیں ساتھ لے کر چل پڑتا تو پہاڑیوں پر موجود لوگ اوپر سے دونوں اطراف سے فائرنگ کر کے ہمیں شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیتے اور میری تو چلو کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ میں تو ویسے بھی کرائے کا سپاہی ہوں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسی نڈر سروس کا کیا حشر ہوتا" ۔ عمران نے بڑے دردمندانہ سے لہجے میں کہا تو سب اس کے اس انداز پر بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" عمران صاحب ۔ آپ شاید پہلی بار میرانا آئے ہیں ۔ آپ کو یہاں اس طرح کے کام کرنے والوں کے بارے میں کیسے معلوم ہو جاتا ہے اور آپ انہیں یہاں کے رہنے والوں کے خلاف کام کرنے کے لئے کیسے رضامند کر لیتے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اصل بات نیک نیتی ہے اور چونکہ ہم دفاع کے طور پر کام رہے ہیں اور ہمارا مقصد اور ہماری نیت بری نہیں ہے اور ہم خواہ مخواہ کسی جائز کام کرنے والے کے خلاف کام نہیں کر رہے اس لئے قدرت بھی ہماری مدد کرتی ہے ۔ دوسری بات ہے موقع سے فائدہ

اٹھانا۔ کہا جاتا ہے کہ خوش قسمتی آپ کا دروازہ کھٹکھٹاتی رہتی ہے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ بروقت دروازہ کھول کر خوش قسمتی کو حاصل کر لیتے ہیں یا نہیں۔ ہم جب اس ہوٹل میں آئے تو آپ لوگ تو اپنے اپنے کمروں کو چیک کرنے کے لئے کمروں میں چلے گئے جبکہ میں نے وہاں ضروری تحریری کارروائی کرنا تھی اس لئے میں وہاں رک گیا۔ وہیں کاؤنٹر پر ایک مقامی رسالہ موجود تھا جسے میں نے کھول کر چیک کرنا شروع کر دیا تا کہ مقامی معاملات کے بارے میں کچھ آگاہی حاصل ہو سکے تو اس میں اس کمپنی کے بارے میں درج تھا یہ کمپنی ایک خصوصی سیارے کو استعمال کرتے ہوئے میرانا اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو سکرین پر چیک کر سکتی ہے۔ یہ کمپنی دراصل اینٹی منشیات کی بین الاقوامی تنظیم کی طرف سے قائم کی گئی تھی کیونکہ میرانا سے منشیات کی اسمگلنگ کافی بڑی حد تک ہوتی ہے اس کمپنی کے ذریعے منشیات کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چوری شدہ کاریں اور ڈاکوؤں اور چوروں کو بھی چیک کر لیا جاتا ہے کیونکہ سیاحوں کی کثرت کی وجہ سے میرانا شہران کا خصوصی ٹارگٹ ہوتا ہے۔ جب میں نے یہ مضمون پڑھا تو مجھے اچانک خیال آیا کہ اگر اس کمپنی کو کسی طرح راضی کر لیا جائے تو اس راستے کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے ہوٹل کے باہر موجود پبلک فون بوتھ سے کمپنی کو فون کیا۔ وہاں کا انچارج یہ جیگر ہے۔ اس نے مجھے اپنے آفس میں کال کیا۔ ان کا آفس اس ہوٹل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے پیدل فاصلے پر ہے اس لئے میں وہاں چلا گیا۔ دولت اس پوری دنیا میں کھل جا سم سم کا کردار ادا کرتی ہے۔ چنانچہ میں نے اسے بھاری معاوضے کے عوض اس کام پر آمادہ کر لیا اور گارینٹڈ چیک دے دیا۔ اس نے مجھے یہ نقشہ دیا۔ یہ نقشہ اس کمپنی کا ہی تیار کردہ ہے تا کہ فون پر جب وہ مجھے اس سیف وے کے بارے میں تفصیلات بتائے تو نقشہ سامنے ہونے کی وجہ سے آسانی ہو سکے۔ میں نقشہ لے کر واپس آ گیا۔ اس دوران آپ لوگ بھی اپنے اپنے کمروں میں ہو کر میرے کمرے میں آ گئے اور پھر جو کچھ ہوا آپ لوگوں کے سامنے ہوا"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چیف واقعی بے حد عقل مند ہے کہ اس نے آپ کو لیڈر بنایا ہے۔ ایسے کام آپ ہی کر سکتے ہیں"...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا ذہن سپر کمپیوٹر ہے۔ انسانی سپر کمپیوٹر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا سپر کمپیوٹر"...... تنویر نے کہا تو سب نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اسی لئے تو آج تک کنوارہ پھر رہا ہوں"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ آپ کے ہوٹل میں کمرے لینے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ فوری طور پر وہاں جانے کا ارادہ نہیں رکھتے"...... صفدر نے کہا۔

"ہوٹل میں کمرے فوری طور پر پولیس سے بچنے کے لئے حاصل کئے گئے ہیں تاکہ وہ ہم پر کسی طرح کا شک نہ کر سکے ۔ دوسری بات یہ کہ مجھے وہاں جانے سے پہلے اس بارے میں باقاعدہ پلاننگ تیار کرنی تھی اور اس کے لئے وقت چاہئے تھا اس لئے کمرے لے لئے ۔ یہ تو اتفاقاً سیٹلائٹ والا کام ہو گیا ہے ۔ بہرحال اب ہمیں خصوصی اسلحہ بھی حاصل کرنا ہے اور اس سیف وے پر پہنچنا ہے تاکہ ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔ اس پوائنٹ کو آپ کیسے کراس کریں گے جہاں کرنل گورش اور اس کے ساتھی موجود ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ تو کافی آگے ہیں ۔ وہاں پہنچ کر انہیں چیک کر لیا جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ان کے پاس یقیناً طاقتور دوربینیں ہوں گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی آدمی سیف وے کے آغاز میں چھپا ہوا ہو جو ہمارے بارے میں انہیں اطلاع دے دے اس لئے ہم نے اس سیف وے کو چھوڑ کر آگے بڑھنا ہے"...... عمران نے کہا تو سب یکلخت چونک پڑے ۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اب تک تو ساری باتیں سیف وے پر جانے کی ہی ہو رہی تھیں ۔ اب اچانک عمران سیف وے سے ہٹ کر جانے کی بات کر رہا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کہا۔

"ہمارے مقابلے میں اس وقت جو لوگ موجود ہیں وہ افسانوی نہیں ہیں کہ بس ایک پوائنٹ میں بیٹھ جائیں اور باقی فرض کر لیں کہ ایسا ہو گا ۔ وہ وہاں موجود رہ کر ہر طرف کا خیال رکھیں گے ۔ ویسے بھی یہ سیف وے خاصا طویل ہے ۔ اس پر ہم پیدل ہی آگے بڑھ سکتے ہیں اور اس سیف وے سے ہیڈ کوارٹر تک پہنچتے پہنچتے ہمیں بیس بائیس گھنٹے لگ سکتے ہیں ۔ اس دوران آسانی سے ہمیں نہ صرف چیک کیا جا سکتا ہے بلکہ ہمارے خلاف کارروائی بھی کی جا سکتی ہے اور سیف وے کے ایک مخصوص پوائنٹ پر ان لوگوں کی موجودگی بتا رہی ہے کہ انہیں اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ ہم نے ڈیوڈ سے سیف وے کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اس لئے انہیں سو فیصد یقین ہو گا کہ ہم سیف وے کے ذریعے ہی ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے ۔ ایسی صورت میں سیف وے پر سفر کرنا اپنے آپ کو پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں گرانے کے مترادف ہو گا"...... عمران نے ایک بار پھر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی گہرائی میں اور غیر جانبدارانہ انداز میں سوچتے ہیں"...... صالحہ نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

"تم ضرورت سے زیادہ ہی عمران سے متاثر ہوتی جا رہی ہو ۔ کیوں"...... خاموش بیٹھی ہوئی جولیا نے اچانک قدرے سخت لہجے

میں کہا۔

"بہن کو بھائی پر فخر تو ہونا ہی چاہئے۔ تمہیں کیا اعتراض ہے"۔ صالحہ کے بولنے سے پہلے عمران نے کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"لیکن جس راستے سے تم جاؤ گے وہاں انتہائی خوفناک خفیہ ہتھیار موجود ہوں گے۔ پھر"...... جولیا نے شاید بات بدلنے کے لئے کسی دوسرے کے بولنے سے پہلے ہی بات کر دی تھی۔

"میں نے معلوم کیا ہے۔ یہاں ایسی پارٹیاں موجود ہیں جو ایون ہنڈرڈ سپر زیرو مشینیں ایکریمیا سے منگوا کر دے سکتی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ان مشینوں کے آنے میں ایک دن لگ جائے گا لیکن اس کے بغیر آگے نہیں بڑھا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی ہمیں یہاں رہنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ آلات ان مشینوں سے بھی زیادہ طاقتور ہوئے تو پھر"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان مشینوں کے ساتھ چھ دماغ بھی کام کر رہے ہوں گے اس لئے فکر مت کرو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سارج ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج کرنل بارگ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل گورش اپنے ساتھیوں سمیت سیف وے کے زیرو پوائنٹ پر دونوں سائیڈوں کی پہاڑیوں پر موجود ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے کرنل گورش کے آدمی ڈیوڈ سے سیف وے کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا مشن لے کر سیف وے کے راستے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔ کرنل گورش کو زیرو پوائنٹ پر گئے ہوئے آج دوسرا دن تھا لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی اس لئے کرنل بارگ کو فطری طور پر بے چینی تو محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کی پوسٹ ایسی تھی کہ وہ زیادہ بے چینی کا اظہار کر کے دوسروں کی حوصلہ شکنی نہ کر سکتا تھا اس لئے

وہ خاموش بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر انٹرکام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بارگ نے کہا۔

"جوہن بول رہا ہوں چیف۔ مشین روم سے"...... دوسری طرف سے مشین روم کے انچارج جوہن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... کرنل بارگ نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ چھ افراد جن میں چار مرد اور دو عورتیں ہیں میرانا سے ڈیاز پہاڑی علاقے میں داخل ہوئے ہیں اور ان کا رخ ہیڈ کوارٹر کی طرف ہے"...... جوہن نے کہا تو کرنل بارگ پہلے چند لمحوں تک تو خاموش اور ساکت بیٹھا رہا۔ اس کا ذہن جوہن کی بات کو سمجھ ہی نہ پا رہا تھا۔ پھر اچانک وہ بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور ڈیاز کی طرف سے آ رہے ہیں"...... کرنل بارگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"لیکن اس سارے علاقے میں تو ایسے آلات نصب ہیں جن کی رینج میں آتے ہی یہ خوفناک اور ہلاکت خیز شعاعوں کی زد میں آ جائیں گے"...... کرنل بارگ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہے۔ لیکن ہمارے آلات غیر مؤثر ثابت ہو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

رہے ہیں۔ اب تک انہیں ہلاک ہو جانا چاہیے تھا لیکن وہ بڑے اطمینان سے آگے بڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ صرف اوپر چوٹی پر لگے ہوئے مخصوص آلات انہیں سکرین پر دکھا رہے ہیں۔ اگر وہ اسی طرح آگے بڑھتے رہے تو زیادہ سے زیادہ پانچ چھ گھنٹوں میں وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے"...... جوہن نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ کیا ہوا۔ تمہارے یہ آلات کیوں کام نہیں کر رہے۔ کیوں غیر مؤثر ہو گئے ہیں"...... کرنل بارگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے خود بھی اس پر غور کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ گو ہمارے آلات الیون ہنڈرڈ پاور کو کور کر سکتے ہیں جو کہ اس وقت آلات کی سب سے زیادہ پاور ہے لیکن انہوں نے شاید الیون ہنڈر پاور سے بھی زیادہ پاور کا زیرو سیٹ حاصل کر لیا ہو۔ اس وجہ سے ہمارے آلات کام ہی نہیں کر رہے"...... جوہن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پاکیشیا تو انتہائی پسماندہ سا ملک ہے جبکہ ہمارے پاس ایکریمیا اور اسرائیل کے انتہائی جدید ترین آلات موجود ہیں۔ پھر یہاں میرانا میں تو ایسے آلات مل ہی نہیں سکتے۔ پھر انہیں یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے آلات کس پاور کے ہیں اور وہ اس سے زیادہ پاور کے آلات لے کر آ جائیں"۔ کرنل بارگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ان باتوں پر بعد میں بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ میں نے

اس لئے فون کیا ہے کہ اب کیا حکم ہے"...... جوہن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس بحث سے جان چھڑانا چاہتا ہو۔

"انہیں ہلاک کرنا ہے اور کیا کرنا ہے۔ کرنل گورش کو کال کر کے کہو کہ وہ وہاں سے ہٹ کر ادھر آجائے۔ بوما ہیلی کاپٹر استعمال کرے اور ان کا خاتمہ کر دے"...... کرنل بارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ بوما ہیلی کاپٹر کو اس طرف پرواز کی اجازت دینے کے لئے ہمیں ہیڈ کوارٹر سے ڈیاز تک موجود تمام آلات آف کرنے ہوں گے ورنہ بوما ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ ہو جائے گا اور یہی پوزیشن کرنل گورش اور ان کے ساتھیوں کی ہے۔ انہیں وہاں بھیجنے کے لئے آلات کو آف کرنا ہو گا"...... جوہن نے کہا۔

"تو کیا ہو گا۔ تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ تمہارے آلات غیر مؤثر ثابت ہو رہے ہیں۔ اگر تمام آلات آف نہ بھی کرو گے تب بھی وہ کسی کام کے نہیں ہیں تو پھر"...... کرنل بارگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ہیڈ کوارٹر سے پانچ سو میٹر پر جو آلات موجود ہیں وہ پاور لیس ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ کسی بھی پاور کی مشینری سے انہیں زیرو نہیں کیا جا سکتا اس لئے اگر یہ لوگ ہیڈ کوارٹر کے قریب آ بھی جائیں تب بھی پانچ سو میٹر پہلے تک آسکیں گے اس سے آگے کسی صورت بھی نہ آسکیں گے کیونکہ اس کے بعد جو آلات ہیں انہیں میں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہی یہاں سے تو آف کر سکتا ہوں اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں آف نہیں کر سکتی"...... جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ اس جگہ سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... کرنل بارگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"انہیں ہیڈ کوارٹر سے پانچ سو میٹر تک پہنچنے میں پانچ چھ گھنٹے لگ سکتے ہیں کیونکہ ڈیاز سے اس جگہ تک پہاڑیاں بے حد خطرناک ہیں۔ ان پر تیزی سے سفر نہیں کیا جا سکتا جبکہ پانچ سو میٹر کے بعد کی پہاڑیاں اس قدر خطرناک نہیں ہیں اس لئے اگر وہاں سے آلات کو آف کر دیا جائے تو پھر وہاں سے ہیڈ کوارٹر تک ایک گھنٹے میں پہنچا جا سکتا ہے"...... جوہن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم کرنل گورش کو یہاں ہیڈ کوارٹر میں واپس کال کر لیں اور کیا ہو سکتا ہے"...... کرنل بارگ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ایک اور کام ہو سکتا ہے چیف کہ میں کرنل گورش اور ان کے دو ساتھیوں کو ایسے آلات دے دوں جنہیں وہ اپنی جیبوں میں رکھ لیں تو وہ پانچ سو میٹر کی سرحد پر صحیح سلامت رہ سکتے ہیں۔ ان پر ہلاک کرنے والے آلات اثر نہیں کریں گے کیونکہ میرے پاس ایسے صرف تین آلات ہیں اور انہیں پرسونا کہا جاتا ہے"...... جوہن نے جواب دیا تو کرنل بارگ کے چہرے پر تازگی سی ابھر آئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

انہیں انتہائی آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... کرنل بارگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف ۔ ایسا ہی ہو گا"...... جوہن نے کہا۔

"اوکے ۔ تم ان کا خیال رکھو ۔ میں کرنل گورش کو کال کر کے فوری واپس بلواتا ہوں"...... کرنل بارگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرنل بارگ کالنگ ۔ اوور"...... کرنل بارگ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف ۔ کرنل گورش اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد کرنل گورش کی آواز سنائی دی۔

"کرنل گورش ۔ ابھی ابھی جوہن نے اطلاع دی ہے کہ اس نے مشین روم میں سکرین پر چھ افراد کو جن میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں ڈیاز سرحد کی طرف سے ہیڈ کوارٹر کی طرف آتے دیکھا ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہاں نصب آلات کام ہی نہیں کر رہے جوہن کے خیال کے مطابق ان لوگوں کے پاس ایسے ہائی پاور آلات ہیں جن کی وجہ سے ہمارے کم طاقت کے آلات کام نہیں کر رہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ ہیڈ کوارٹر سے پانچ سو میٹر کے فاصلے پر جو آلات نصب ہیں وہ اس قدر طاقتور ہیں کہ ان پر ان لوگوں کے کسی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہائی پاور آلے کا کوئی اثر ہو ہی نہیں سکتا جبکہ اس کے پاس تین ایسے آلات ہیں کہ جن کی مدد سے تین افراد ان آلات کی موجودگی کے باوجود وہاں چھپ سکتے ہیں اور اس طرح جو ایجنٹ آ رہے ہیں انہیں وہاں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے ۔ اوور"...... کرنل بارگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے چیف کہ یہ لوگ سیف وے کے ذریعے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کی بجائے اس خطرناک راستے سے آ رہے ہیں ۔ کہیں یہ کوئی ٹریپ نہ ہو ۔ اوور"...... کرنل گورش نے کہا تو کرنل بارگ بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹریپ ۔ کیا مطلب ۔ اوور"...... کرنل بارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کوئی نقلی گروپ ہو اور ہمیں اس طرف متوجہ کر کے وہ خود سیف وے سے پہنچ جائیں ۔ اوور"...... کرنل گورش نے کہا۔

"اوہ نہیں کرنل گورش ۔ نقلی آدمیوں کے پاس ایسے آلات نہیں ہو سکتے ۔ یہ اصل لوگ ہیں ۔ اصل میں انہیں کہیں سے اطلاع مل گئی ہو گی کہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ یہ لوگ سیف وے کے ذریعے ہیڈ کوارٹر آ رہے ہیں تو انہوں نے ہمیں دھوکہ دینے کے لئے یہ دوسرا راستہ اختیار کیا ہے اس لئے آپ اپنے ساتھیوں سمیت فوراً واپس آ جائیں تاکہ یہاں سے آگے ڈیاز کی طرف ان کا راستہ روکا

جائے اور ان کو ہلاک بھی کیا جاسکے ۔ اوور"...... کرنل بارگ نے کہا۔

" یس چیف ۔ ہم آ رہے ہیں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل بارگ نے اوور اینڈ آل کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر اس نے دراز بند کی اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

" یس چیف "...... دوسری طرف سے جوہن کی آواز سنائی دی۔

" کیا پوزیشن ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی"...... کرنل بارگ نے پوچھا۔

" وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں ۔ میں انہیں باقاعدہ واچ کر رہا ہوں"...... جوہن نے کہا۔

" کرنل گورش اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ رہا ہے ۔ ویسے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ کرنل گورش بوما ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان پر حملہ کر کے انہیں ختم کر دے ۔ اس طرح یہ کام جلدی اور زیادہ آسانی سے ہو جائے گا"...... کرنل بارگ نے کہا۔

" وہ انتہائی خطرناک پہاڑی علاقہ ہے چیف ۔ وہاں ہیلی کاپٹر سے ان لوگوں کو ٹارگٹ نہیں بنایا جا سکتا بلکہ الٹا وہ لوگ ہیلی کاپٹر کو ہی تباہ کر سکتے ہیں"...... جوہن نے کہا۔

" ہاں ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تمہارے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پاس صرف تین آلات ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ صرف تین افراد کو وہاں بھجوایا جا سکتا ہے ۔ کیا یہ تین افراد ان چھ افراد کے مقابلے میں کم نہیں ہوں گے"...... کرنل بارگ نے کہا تو اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی آمد کی اطلاع ملنے سے خاصا ڈسٹرب ہو رہا ہے۔

" چیف ۔ ان تین افراد نے انتہائی طاقتور آلات کی اوٹ میں رہنا ہے ۔ آگے نہیں جانا ۔ جیسے ہی یہ لوگ پانچ سو میٹر کی رینج میں پہنچیں گے اول تو آلات ہی انہیں ریز کے ذریعے جلا کر بھسم کر دیں گے اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا تو چھ افراد پر تین اطراف سے جب اچانک مشین گنوں کی فائرنگ ہو گی تو وہ کیسے بچ سکیں گے جبکہ انہیں تو اس بات کا تصور بھی نہ ہو گا کہ ان پر ایسا حملہ بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ تو اپنے طور پر چھپ کر آ رہے ہیں ۔ انہیں تو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ ہمیں ان کی اس راستہ سے آمد کا علم ہے"...... جوہن نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب میں مطمئن ہوں ۔ تم بہرحال انہیں چیک کرتے رہنا"...... کرنل بارگ نے اس بار خاصے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت انتہائی خطرناک پہاڑی علاقے میں بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سب سے آگے عمران تھا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی تھے۔ سوائے عمران، جولیا اور صالحہ کے باقی سب کی پشت پر سیاہ رنگ کے بیگ بندھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ ہم اگر رات کو ادھر آتے تو رسک کم ہو جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ رات کو ہم ٹارچوں کی روشنی کے بغیر ایک قدم بھی نہ اٹھا سکتے اور ان پہاڑیوں میں ٹارچ کی روشنی دور سے ہی نظر آ سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اب آپ کا خیال ہے کہ ہمیں کہیں سے چیک نہ کیا جا رہا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور اس کے سب ساتھی بے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اختیار چونک پڑے۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اسی لئے تو میں نے اپنا اور تمہارے نئے میک اپ کئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ہماری تعداد ہماری سب سے بڑی شناخت ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ مگر مجبوری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے جو مشینیں منگوائی ہیں وہ کب تک کام دے سکتی ہیں"...... اچانک جولیا نے پوچھا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تم نے ایک خاص حد تک پاور کا اندازہ لگا کر ایکریمیا سے یہ مشینیں منگوائی ہیں لیکن سارج ایجنسی ایکریمیا اور اسرائیل کی مشترکہ ایجنسی ہے۔ ان کے پاس یقیناً جدید ترین آلات بھی ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی جگہ کوئی ایسا آلہ نصب ہو جو تمہاری ان مشینوں سے زیادہ طاقتور ہو اور جس کا نتیجہ یہ نکلے کہ ہم اچانک اور بے خبری میں ہلاک کر دیئے جائیں"...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے ہر مشین کے ساتھ سپیشل کاشنز بھی لگا دیا ہے۔ یہ ہمیں ایسے طاقتور آلات کی مخصوص رینج سے پہلے ہی آگاہ کر دے گا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے

اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا۔

" عمران صاحب ۔ مجھے بار بار احساس ہو رہا ہے کہ ہمیں سکرین پر دیکھا جا رہا ہے"...... کچھ دیر بعد کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ احساس تو خواتین کو ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کے اندر ایسی خصوصی حس رکھی ہوئی ہے کہ وہ کسی کا اپنی طرف دیکھنا، خود نہ بھی دیکھ رہی ہوں تب بھی انہیں فوراً احساس ہو جاتا ہے کہ انہیں دیکھا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ جو بھی کہہ لیں ۔ مجھے بہرحال احساس ہو رہا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ ہمیں واقعی دیکھا جا رہا ہے ۔ لیکن اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ بہتری کرے گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے ۔ کیا آپ کو بھی احساس ہوا ہے"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

" میری جیب میں جو کاشنز ہے وہ ایسے کاشنز مسلسل دے رہا ہے کہ سیٹلائٹ سے ہمیں کسی سکرین پر چیک کیا جا رہا ہے اور جتنا فاصلہ وہ بتا رہا ہے اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایسا سارج ہیڈ کوارٹر میں ہو رہا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے باوجود آپ مطمئن ہیں ۔ مگر کیوں"...... کیپٹن شکیل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو تمہارے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ہم سیف وے کے ذریعے بھی ہیڈ کوارٹر پہنچ سکتے ہیں ۔ وہاں تو خطرناک آلات بھی نہیں تھے لیکن آپ کے خیال کے مطابق وہاں زیرو پوائنٹ پر کرنل گورش اور اس کے ساتھی موجود تھے ۔ مگر اب ہم سب دوہرے خطرے کا شکار ہو چکے ہیں ۔ ایک یہ کہ ہمارا واسطہ کسی بھی لمحے کسی خطرناک اور پاورفل آلے سے پڑ سکتا ہے جس کی خطرناک ریز ہمیں پلک جھپکنے میں ہلاک کر سکتی ہیں اور دوسرا کسی بھی وقت ہم پر ہیڈ کوارٹر کی طرف سے کوئی آفت ٹوٹ سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہمیں بہرحال یہ سوچنا ہو گا کہ ہمارا تحفظ کس طرح ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" یہ تو ظاہری سی بات ہے ۔ ہر آدمی اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تحفظ پہلے سوچتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" آپ کا اطمینان بتا رہا ہے کہ آپ اس پہلو پر پہلے سے سوچ چکے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" کیپٹن شکیل ۔ اکیلے جدوجہد کرنا اور ساتھیوں کو ساتھ لے کر آگے بڑھنا دو بالکل مختلف معاملات ہیں ۔ جب آدمی اکیلا جدوجہد کرتا ہے تو وہ صرف ایک پہلو پر سوچتا ہے کہ اس نے کس طرح اپنا تحفظ کرنا ہے اور کس طرح آگے بڑھ کر مشن مکمل کرنا ہے لیکن جب وہ ساتھیوں کے ساتھ ہوتا ہے تو پھر یہ معاملہ بالکل مختلف ہو جاتا ہے ۔ ویسے اب میں سوچ رہا ہوں کہ چیف سے درخواست کروں کہ ہر مشن میں باری باری ایک ایک کو سربراہ بنایا جائے لیکن پھر اس لئے خاموش ہو جاتا ہوں کہ اگر تم نے سربراہ بننے کی ٹریننگ حاصل کر لی تو میرا کیا ہوگا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل ہنس پڑا۔

" آپ کی موجودگی میں تو دوسرا کوئی سربراہ بن ہی نہیں سکتا کیونکہ جو بات ہم بعد میں سوچتے ہیں آپ پہلے ہی سوچ کر اس بارے میں عملی اقدام بھی کر چکے ہوتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ یہ آلہ ۔ یہ دیکھیں"...... اچانک کچھ فاصلے پر سے صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران اور کیپٹن شکیل جو اس سے کچھ فاصلے پر چل رہے تھے تیزی سے اس کی طرف مڑے ۔ صفدر، جولیا اور تنویر ایک بھاری چٹان کے قریب کھڑے تھے ۔ عمران اور کیپٹن شکیل بھی اس چٹان کے قریب پہنچ گئے ۔ وہاں چٹان کی جڑ میں ایک آلہ نصب تھا جو پیالہ نما تھا ۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور چٹان میں موجود آلے کے قریب لے جا کر اس نے اپنے ہاتھ میں موجود آلے کا ایک بٹن پریس کر دیا ۔ آلے پر موجود سکرین پر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تیزی سے ہندسے ابھرنے شروع ہو گئے ۔ چند لمحوں بعد ہندسے رک گئے اور عمران انہیں غور سے دیکھتا رہا ۔ پھر آلہ آف کر کے اس نے اسے واپس اپنی جیب میں رکھ لیا ۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں ۔

" کوئی خاص بات عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا۔

" ہاں ۔ اب ہم یقیناً ڈینجر زون میں داخل ہونے والے ہیں ۔ یہ آلات الیون ہنڈرڈ تک کی طاقت کے تھے اس لئے ہماری زیرو مشین کی وجہ سے یہ کام نہیں کر رہے تھے لیکن اس آلے پر یہاں سے تقریباً دو سو میٹر کے فاصلے پر موجود ایک اور آلے کی ریز بھی اثر انداز ہوئی ہیں جسے چیک کرنے والے آلے نے چیک کر لیا ہے اور جس آلے کی ریز اس پر اثر کر رہی ہیں وہ ففٹین ہنڈرڈ سے بھی زیادہ طاقت کا ہے ۔ اس پر ہماری زیرو مشین اثر انداز نہ ہو سکے گی اس لئے آگے بڑھ کر ہم ڈینجر زون میں داخل ہو جائیں گے"...... عمران نے از خود تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اب کیا کیا جائے ۔ کیا واپس جائیں گے ہم"...... جولیا نے کہا۔

" واپسی کا لفظ کم از کم میری لغت میں نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ میرے سامنے اسے استعمال کرنا ۔ ہم نے بہرحال آگے بڑھنا ہے"۔ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" خود ہی ڈینجر زون کی بات کر رہے ہو اور خود ہی غصہ بھی دکھا

رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ڈینجر زون کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ڈر کر واپس چلے جائیں ۔ کوئی نہ کوئی طریقہ تو بہرحال اختیار کرنا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی نکلتا ہے کہ آگے صرف آلات ہوں گے ۔ آدمی موجود نہیں ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا"...... عمران نے کہا۔

" اس لئے کہ اس قدر ہیوی پاور آلات کی رینج میں کوئی آدمی داخل ہی نہیں ہو سکتا اور وہ بھی بغیر انہیں آف کئے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات اس حد تک تو درست ہے کہ یہ بے پناہ طاقتور آلات ہیں لیکن بہرحال انہیں زیرو کرنے کی مشین بھی ایجاد ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہاں آلات کی موجودگی میں کوئی انسان داخل ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم وہاں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں"...... صفدر نے کہا۔

" فی الحال عام حالات میں تو ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ واقعی بے حد طاقتور آلات ہیں"...... عمران نے صاف اور واضح جواب دیتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" فی الحال تو اس بارے میں سوچنا ہے"...... عمران نے مبہم سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ان آلات کی رینج کتنی ہو سکتی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" ایک سو میٹر چاروں اطراف میں"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ پھر تو انہیں گنوں سے تباہ بھی نہیں کیا جا سکتا"۔ صالحہ نے کہا۔

" ایک کام ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگے ۔

" کیسا کام"...... عمران نے کہا۔

" یہ آلات یقیناً کم تعداد میں ہوں گے اس لئے اگر ہم آگے بڑھنے کی بجائے سائیڈ پر بڑھ جائیں تو کہیں نہ کہیں تو یہ نصب نہ ہوں گے وہاں سے ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" اس کا علم ہمیں نہیں ہو سکتا اور پھر یہ ہیڈ کوارٹر زیر زمین ہے ۔ اس کے گرد لازماً یہ آلات موجود ہوں گے اس لئے تو وہ سیف وے بنایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ایسی صورت میں تو ہمیں مجبوراً اس سیف وے سے ہی جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" میں نے کہا ہے کہ واپسی کی بات نہ کی جائے"...... عمران نے

کہا۔

" تم سب یہیں رکو ۔ میں جاتا ہوں "...... تنویر جو اب تک خاموش کھڑا تھا اچانک بول اٹھا۔

" کیا تم ریز پروف ہو "...... جولیا نے کہا۔

" یہاں کھڑے ہو کر صرف باتیں کرنے سے بہتر ہے کہ آدمی آگے بڑھے ۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایک کام ہو سکتا ہے "...... عمران نے چونک کر کہا تو سب اس کی طرف دیکھنے لگے ۔

" وہ کیا "...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" ہمارے بارے میں اطلاع تو انہیں پہنچ چکی ہو گی کیونکہ اب تک جن آلات زدہ ایریا سے ہم گزر کر یہاں تک پہنچے ہیں وہ زیرو ہو چکے ہیں اس لئے ہیڈ کوارٹر میں موجود مشینری نے انہیں ان کے زیرو ہونے کی اطلاع دے دی ہو گی اس لئے اب لازماً وہ یہاں ہماری ہلاکت کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجیں گے اور آگے انتہائی طاقتور آلات کی وجہ سے آنے والی پہاڑیوں پر چل کر تو نہیں آسکتے اس لئے لازماً وہ کسی مخصوص ہیلی کاپٹر پر ہی آئیں گے اور جس انداز کی یہ پہاڑیاں ہیں یہاں بوما ہیلی کاپٹر ہی اترا اور چڑھ سکتا ہے ۔ اگر ہم یہاں پھیل کر چٹانوں کی اوٹ میں بیٹھ جائیں اور جیسے ہی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے ، ہم اس کے اترنے کا انتظار کریں اور پھر اس پر قبضہ کر کے آگے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بڑھ جائیں "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے سب کچھ فرض کر لیا ہے ۔ یہ محض اندازہ ہے ۔ ضروری تو نہیں کہ ایسا ہو "...... صفدر نے کہا۔

" اگر ایسا نہ ہوا تو پھر کچھ اور بھی سوچا جا سکتا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں ۔ فی الحال یہی سوچا جا سکتا ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... اس بار سب نے ہی اثبات میں گردنیں ہلاتے ہوئے کہا۔

" صفدر ۔ تمہارے بیگ میں دوربین موجود ہے وہ مجھے دو "۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدا ہوا بیگ اتار کر اسے کھولا اور اس میں سے ایک جدید ساخت کی طاقتور دوربین نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی ۔ عمران نے دوربین لے کر اسے گلے میں لٹکایا اور پھر اس کی ہدایت پر وہ سب دو دو کی ٹولیوں میں بکھر کر چٹانوں کے پیچھے چھپ گئے ۔ عمران کے ساتھ جولیا تھی اور وہ دونوں ایک اونچی چوٹی پر موجود چٹان کی سائیڈ میں بیٹھ گئے تھے ۔

" کیا تمہیں یقین ہے کہ ہیلی کاپٹر آئے گا "...... جولیا نے کہا۔

" یقین تو نہیں ۔ صرف اندازہ ہے "...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ عمران نے آنکھوں سے دوربین لگائی

اور اس طرف دیکھنے لگا جدھر اس کے اندازے کے مطابق ہیڈ کوارٹر ہو سکتا تھا لیکن بنجر پہاڑیاں ساکت تھیں ۔ وہاں کوئی پرندہ یا جانور بھی دکھائی نہ دے رہا تھا ۔ کچھ دیر دیکھنے کے بعد اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹالی۔

" اب نجانے کب تک یہاں انتظار کرنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

" تم اطمینان سے بیٹھو۔ ایسے کاموں میں جلدی الٹا نقصان دیتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا ۔ کچھ دیر بعد عمران نے ایک بار پھر دوربین کو آنکھوں سے لگایا لیکن جب کافی دیر تک دیکھنے کے باوجود کچھ نظر نہ آیا تو اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور آنکھیں بند کر لیں ۔ پھر نجانے کتنی دیر گزری ہو گی کہ اس کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران اور جولیا دونوں بے اختیار چونک پڑے ۔ عمران نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر چھوٹا سا زیرو فائیو فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال لیا ۔ سیٹی کی آواز اس میں سے وقفے وقفے سے آرہی تھی ۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ کیپٹن شکیل کالنگ ۔ اوور"...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ عمران اٹنڈنگ یو ۔ کیا بات ہے ۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" عمران صاحب ۔ مجھے ایک آدمی پہاڑیوں میں حرکت کرتا نظر آیا ہے ۔ اوور"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" آدمی ۔ کس طرف اور کتنے فاصلے پر ہے وہ ۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے تفصیل بتادی۔

" آدمی تو ان آلات کی رینج میں زندہ نہیں رہ سکتا ۔ سوائے اس کے کہ اس کے پاس ان آلات سے بھی زیادہ طاقتور زیرو مشین ہو ۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میں نے دوربین سے ایک آدمی کو حرکت کرتے دیکھا ہے ۔ اوور"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم اسے چیک کرتے رہو ۔ میں بھی چیک کرتا ہوں ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے سامنے چٹان پر رکھا اور دوربین آنکھوں سے لگا لی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ایک آدمی نے حرکت کی ہے ۔ وہ ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر دوسری چٹان کے پیچھے گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جب یہ لوگ وہاں آزادی سے گھوم پھر رہے ہیں تو پھر ہم بھی وہاں جا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" اوہ ۔ یقیناً ان کے پاس ان ریز سے بچاؤ کے آلات ہوں گے ۔ اگر یہ آلات ہمارے ہاتھ لگ جائیں تو ہم آسانی سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

" ان کی وہاں موجودگی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے سامنے چٹان پر موجود ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ صفدر کالنگ ۔ اوور"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ عمران اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ میں نے ایک آدمی کو خاصے قریب مارک کیا ہے ۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

" کتنے فاصلے پر ہے وہ ۔ اوور"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو گز کے فاصلے پر ہو گا ۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

" کیا تم اسے کور کر سکتے ہو ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ انتہائی آسانی سے ۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اسے چھاپ کر بے ہوش کر دو تاکہ اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" اس ڈیڑھ سو گز کے ایریا میں وہ طاقتور آلات تو اثر انداز نہیں ہو جائیں گے ۔ اوور"...... صفدر نے پوچھا۔

" نہیں ۔ یہ محفوظ ایریا ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" ٹھیک ہے ۔ میں کوشش کرتا ہوں ۔ اوور"...... صفدر نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ لوگ کتنی تعداد میں ہوں گے"...... جولیا نے پوچھا جو عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

" فی الحال دو ہی سامنے آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" جو آدمی تمہیں نظر آیا تھا کیا وہ محفوظ علاقے سے پیچھے تھا"۔ جولیا نے کہا۔

" ہاں ۔ وہ چھ سات سو میٹر کے فاصلے پر تھا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" صالحہ بول رہی ہوں عمران صاحب ۔ اوور"...... دوسری طرف سے صالحہ کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ صالحہ تنویر کے ساتھ تھی۔

" کوئی خاص بات ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" تنویر نے ایک آدمی کو مارک کیا ہے ۔ وہ ہماری طرف ہی آ رہا تھا ۔ تنویر نے اسے فوری چھاپنے کا ارادہ کیا تو میں نے اسے کہا کہ وہ پہلے آپ کو اطلاع دے لیکن تنویر نے میری ایک نہ سنی اور چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے چلا گیا ہے ۔ اوور"...... صالحہ نے کہا۔

" کوئی بات نہیں ۔ تنویر ہم سب سے زیادہ ہوشیار آدمی ہے ۔

جب وہ واپس آئے گا تو مجھے اطلاع دے دینا۔ اوور اینڈ آل "۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تنویر کی فطرت میں عجلت پسندی بہت ہے "....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیوں ہنس رہے ہو۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے "۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تنویر اگر عجلت پسند ہوتا تو اب تک میدان سے بھاگ چکا ہوتا وہ بڑا صابر آدمی ہے اس لئے چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میدان نہیں چھوڑتا "....... عمران نے کہا۔

" تمہیں ہر وقت بس ایسی ہی باتیں سوجھتی ہیں ۔ فضول نانسنس "....... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا ٹرانسمیٹر کی سیٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے سامنے رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" صفدر کالنگ ۔ اوور "....... صفدر کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران اور جولیا دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا ہوا ہے ۔ کیا تم زخمی ہو ۔ اوور "....... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" ہاں عمران صاحب ۔ اس آدمی کے ساتھ بڑی سخت جدوجہد ہوئی ہے ۔ خاصا تربیت یافتہ آدمی تھا ۔ اس کے پیر سے چٹان کا ایک کونا ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے وہ کافی نیچے جا گرا اور اس کے ساتھ میں بھی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نیچے گرا ہوں ۔ سر اور کمر پر چوٹ آئی ہے ۔ میں نے اسے بہرحال بے ہوش کر دیا ہے لیکن اب میں اسے اٹھا کر نہیں لا سکتا اس لئے میں نے کال کی ہے ۔ اوور "....... صفدر نے آہستہ آہستہ اور رک رک کر کراہتے ہوئے کہا۔

" تم اس وقت کہاں ہو ۔ کوئی نشانی بتاؤ ۔ جلدی ۔ اوور "۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صفدر نے نشانی بتا دی۔

" ٹھیک ہے ۔ تم حوصلہ رکھو ۔ ہم آ رہے ہیں ۔ اوور اینڈ آل "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا ہی تھا کہ سیٹی کی آواز ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ تنویر کالنگ ۔ میں نے ایک آدمی کو فنش کر دیا ہے ۔ وہ مجھے کافی فاصلے پر نظر آ گیا تھا ۔ اوور "....... تنویر کی آواز سنائی دی۔

" تم نے اسے بے ہوش کرنا تھا تاکہ اس سے معلومات حاصل کی جا سکتیں ۔ اوور "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے کوشش کی تھی لیکن پوزیشن ہی ایسی تھی کہ اگر میں اسے ہلاک نہ کرتا تو وہ مجھے ہلاک کر دیتا ۔ اوور "....... تنویر نے کہا۔

" میں تمہیں ایک سچوئیشن بتا رہا ہوں ۔ تم فوراً وہاں پہنچو ۔ وہ جگہ تمہارے زیادہ قریب ہے اور وہاں صفدر زخمی حالت میں پڑا ہوا ہے اور اس نے ایک آدمی کو بے ہوش کیا ہے ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"...... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"میں کوشش کرتا ہوں کہ کیپٹن شکیل کو بھی وہاں بھیجوں ورنہ میں خود وہاں آجاؤں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر کیپٹن شکیل کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیپٹن شکیل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اس آدمی کو چیک کر رہا ہوں جس کے بارے میں آپ کو میں نے بتایا تھا۔ وہ کافی دیر سے نظر نہیں آرہا۔ اوور"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"صفدر نے ایک آدمی کو بے ہوش کر دیا ہے لیکن وہ خود بھی زخمی ہو گیا ہے۔ میں نے تنویر کو وہاں بھجوایا ہے جس نے ایک اور آدمی کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں تمہیں لوکیشن بتا رہا ہوں تم وہاں پہنچو۔ شاید صفدر کو اٹھا کر لے آنا پڑے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے وہاں کی پوری لوکیشن سمجھا کر اوور اینڈ آل کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے سامنے رکھا اور گلے میں لٹکی ہوئی دوربین اس نے آنکھوں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے لگا لی۔

"میں سمجھی تھی کہ تم صفدر کے پاس خود جاؤ گے"...... جولیا نے کہا۔

"میں یہاں موجود آدمی کو کور کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ صفدر کی آواز بتا رہی ہے کہ وہ سیریس زخمی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے چٹانوں کے اندر گھومتی ہوئی ایک آواز سنائی دی۔ کوئی کرنل گورش کو پکار رہا تھا۔

"یہ کیسی آواز ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"کوئی کرنل گورش کا نام لے رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کرنل گورش اور اس کے ساتھی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا۔ اس نے جولیا کو وہیں رہنے کا اشارہ کیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر وہ دوسری چٹان کے پیچھے پہنچ گیا۔ اس کے انداز میں اس قدر تیزی اور پھرتی تھی کہ جولیا کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے عمران پلک جھپکنے سے بھی پہلے اتنے فاصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اسی لمحے پہلے جیسی آواز ایک بار پھر سنائی دی تو جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ایک بار اسے بھی خیال آیا کہ وہ اس آواز کے پیچھے جائے کیونکہ اسے یہ آواز بتا رہی تھی کہ آواز دینے والا وہاں سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے۔ اس نے گردن گھما کر اس چٹان کو دیکھا جس کے

پیچھے عمران پہنچا تھا لیکن عمران وہاں موجود نہ تھا۔ وہ آگے نکل گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے دور سے ایک انسانی چیخ سنائی دی اور جولیا بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی کیونکہ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے یہ عمران کی چیخ ہو۔ چیخ گہرائی میں جاتی جاتی خاموش ہو گئی اور جولیا کا رنگ بے اختیار زرد پڑ گیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ کچھ فاصلے پر ایک چٹان کے پیچھے سے عمران نکل کر اس طرف آ رہا تھا۔

"کیا ہوا تھا۔ کس کی چیخ تھی"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"اس آدمی کی تھی۔ میں اس پر جھپٹا تو اس نے قلابازی کھا کر مجھ پر ضرب لگائی اور مجھے نیچے عمیق گہرائی میں گرانے کی کوشش کی۔ یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ میں اچانک غوطہ لگا کر اس کی ٹانگوں کی ضرب سے بچ گیا اور وہ مجھے نیچے گراتے گراتے خود سنبھل نہ سکا اور عمیق گہرائی میں خود گر گیا"...... عمران نے قریب آتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے انہوں نے چٹانوں کی اوٹ لے کر اپنے ساتھیوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے کیپٹن شکیل کے کاندھے پر ایک آدمی لدا ہوا تھا جبکہ تنویر صفدر کو سہارا دے کر چل رہا تھا۔ صالحہ بھی ان کے ساتھ تھی۔

"کیسے ہو صفدر"...... عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"کمر اور ٹانگوں پر چوٹیں آئی ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہوں"۔ صفدر نے ایک چٹان کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے خیال میں کرنل گورش ہے۔ اسے یہاں لٹاؤ اور اس کی تلاشی لو"...... عمران نے کہا۔

"کرنل گورش۔ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا اور ساتھ ہی اس نے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو دو چٹانوں کے درمیان محفوظ جگہ پر لٹا دیا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی کہ کس طرح ایک آدمی اسے آوازیں دیتا ہوا آ رہا تھا جو اس کے ساتھ جھڑپ میں گہرائی میں گر کر ہلاک ہو گیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس آدمی کی جیبوں سے سامان نکالنا شروع کر دیا۔ اس کی جیب میں ایک مشین پسٹل، ایک جدید ساخت کا چھوٹا ٹرانسمیٹر اور اس کے ساتھ ہی ایک ریموٹ کنٹرول جتنی جسامت کا ایک آلہ بھی تھا۔ عمران نے وہ آلہ اٹھا کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ تو یہ ہے وہ آلہ جو انتہائی طاقتور آلات کو بھی زیرو کر دیتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میرے کانوں میں دور سے آتے ہیلی کاپٹر کی آواز پڑی ہے"۔

صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے کی طرف کھسک کر چٹانوں کی اوٹ سے سر نکال کر آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔

" اوہ۔ واقعی ایک بوما ہیلی کاپٹر ادھر ہی آرہا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" سب اندر رخنوں میں اوٹ لے لو۔ اسے بھی اٹھا کر اندر لے جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس آلے کو جسے اس نے کرنل گورش کی جیب سے نکالا تھا تیزی سے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

" یہ بوما ہیلی کاپٹر اس آلے سے لنکڈ ہے۔ یہ ہمارے سروں پر بمباری کر دے گا اس لئے میں اس آلے کو لے کر دور جا رہا ہوں۔ تم میں سے کوئی میری واپسی تک باہر نہ آئے اور اس کرنل گورش کا خیال بھی رکھنا۔ اسے ہوش آنے لگے تو اسے دوبارہ بے ہوش کر دینا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا چٹانوں سے گھرے اس حصے سے باہر آیا اور پھر اسی طرح جھکے جھکے انداز میں چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا پھر وہ یکدم گھوم کر ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں دو پہاڑیوں کے درمیان خاصی گہری کھائی تھی۔ اس نے جیب سے وہ آلہ نکالا جو اس نے کرنل گورش کی جیب سے نکالا تھا اور اسے کچھ فاصلے پر موجود ایک چٹان کے نیچے چھپا کر وہ واپس مڑا اور کچھ فاصلے پر ایک اور چٹان کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ اب اس کی نظریں سامنے آسمان پر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لگی ہوئی تھیں۔ سامنے ہی ایک بوما ہیلی کاپٹر آتا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کافی قریب آچکا تھا۔ اس کا رخ اس طرف تھا جدھر عمران موجود تھا تھوڑی دیر بعد وہ عین اسی جگہ آکر ہوا میں معلق ہو گیا جہاں چٹان کے نیچے وہ آلہ عمران نے چھپایا تھا۔ ہیلی کاپٹر کافی دیر تک آسمان پر معلق رہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر نے ایک لمبا چکر کاٹا اور ایک بار پھر عین اسی چٹان کے اوپر آکر رک گیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا۔ عمران چٹان کی اوٹ میں خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کچھ بلندی پر رک گیا اور پھر یکلخت ہیلی کاپٹر میں نصب مشین گنوں کے دہانے گولیاں اگلنے لگے۔ یہ گولیاں ایک دائرے کی صورت میں بارش کی طرح گر رہی تھیں اور چٹانوں اور پتھروں کے ٹکڑے ان کے ساتھ شامل ہو رہے تھے۔ اس طرح وسیع دائرے میں واقعی قیامت برپا ہو گئی تھی۔ عمران اس دائرے کے اندر تھا لیکن چونکہ اسے پہلے سے اس عمل کا خدشہ تھا اس لئے ہیلی کاپٹر کے کچھ فاصلے پر بلندی پر رکتے ہی وہ کسی سانپ کی طرح تیزی سے ایک آگے کی طرف نکلی ہوئی بھاری چٹان کے نیچے بنے ہوئے قدرتی رخنے میں رینگ گیا تھا۔ گولیاں اب اس چٹان پر پڑ رہی تھیں لیکن عمران اس بھاری چٹان کے نیچے محفوظ تھا۔ ویسے صرف ایک لمحے کا فرق پڑا تھا ورنہ شاید گولیاں عمران کے جسم کو بھی شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیتیں۔ تھوڑی دیر بعد گولیاں چلنا بند ہو گئیں لیکن ہیلی کاپٹر کے انتہائی تیزی سے گھومتے ہوئے

پروں کی مخصوص آواز بتا رہی تھی کہ وہ ابھی موجود ہے اور ایک جگہ معلق ہے ۔ عمران خاموش پڑا رہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کسی بھی لمحے دوبارہ گولیاں چل سکتی ہیں اور پھر وہی ہوا ۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر گولیوں کی خوفناک بارش شروع ہو گئی لیکن اس بار گولیاں کم وقفے میں چلیں اور پھر نہ صرف خاموشی طاری ہو گئی بلکہ عمران نے ہیلی کاپٹر کو نیچے آتے ہوئے بھی محسوس کیا ۔ عمران جانتا تھا کہ بوما ہیلی کاپٹر انتہائی تنگ جگہ پر بھی آسانی سے اتر سکتا ہے اور جس جگہ وہ موجود تھا وہاں ایک ایسی جگہ بھی موجود تھی جس کا بوما ہیلی کاپٹر کا پائلٹ یقینی طور پر انتخاب کرتا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد اسے بخوبی محسوس ہو گیا کہ بوما ہیلی کاپٹر نیچے اتر گیا ہے پھر اسے بوما ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلنے کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران بھی چٹان کے نیچے سے کھسک کر باہر آ گیا ۔ اس نے آہستہ آہستہ سر چٹان سے اوپر کیا تو اسے سامنے ہی بوما ہیلی کاپٹر کھڑا دکھائی دیا اور اس میں سے ایک آدمی نیچے اتر کر کھڑا تھا ۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک آلہ پکڑا ہوا تھا جس کا آگے کا حصہ کسی بگل کی طرح چوڑا تھا ۔ وہ اس آلے کو گھما کر چیک کر رہا تھا ۔ عمران اس آلے کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس آلے کا تعلق اس آلے سے ہے جو کرنل گورش کی جیب سے نکلا تھا اور اسی وجہ سے یہ ہیلی کاپٹر یہاں آیا تھا ورنہ عین اس کے اور اس کے ساتھیوں کے سروں پر پہنچ جاتا ۔ عمران نے یہ آلہ جس چٹان کے نیچے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

رکھا تھا وہ ہیلی کاپٹر کے دوسری طرف تھی اور عمران کو معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر سے اترنے والا آدمی بڑی آسانی سے اس آلے کی مدد سے کرنل گورش والا آلہ ٹریس کر لے گا اور اس کے بعد اس کی واپسی ہو جائے گی ۔ عمران سائیڈ سے ہو کر رینگتا ہوا آگے بڑھنے لگا ۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا ۔ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ اپنی سیٹ پر موجود تھا لیکن اس کا رخ بھی اسی طرف تھا جدھر دوسرا آدمی موجود تھا اس لئے وہ عمران کی طرف متوجہ ہی نہ تھا ۔ ویسے بھی انہوں نے جس بری طرح یہاں گولیاں برسائی تھیں اس کے بعد ان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ یہاں کوئی زندہ آدمی بھی موجود ہو سکتا ہے ۔ عمران کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ معمولی سی آہٹ بھی اس کا پتہ انہیں دے سکتی تھی اور پھر عمران کے لئے ان سے نمٹنا مشکل ہو سکتا تھا ۔ عمران بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر کے نیچے پہنچ گیا ۔ اس دوران وہ آدمی جو ہاتھ میں آلہ اٹھائے ہوئے تھا اس چٹان کے قریب پہنچ گیا تھا جس کے رخنے میں وہ آلہ موجود تھا جو عمران نے وہاں رکھا تھا ۔ شاید اس آدمی کے ہاتھ میں موجود بگل نما آلہ اس آلے کی طرف اس کی رہنمائی کر رہا تھا ۔ عمران کو معلوم تھا کہ بوما ہیلی کاپٹر کا دوسری طرف کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور اس دروازے سے مشین گن بردار بھی نیچے اترا تھا ۔ عمران نے اب فوری حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا ۔ چنانچہ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے ساتھ

لٹکی ہوئی لوہے کی سیڑھی پر چڑھتا ہوا ہیلی کاپٹر کے اندر داخل ہو گیا۔ پائلٹ مسلسل اس آدمی کی طرف متوجہ تھا جو آلہ اٹھائے ہوئے تھا عمران کو دیکھتے ہی پائلٹ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا بازو حرکت میں آیا اور پائلٹ کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا اوپری جسم جھٹکا کھا کر آگے کی طرف جھکا اور پھر ہلکے سے جھٹکے سے اس کا جسم تڑپا اور پھر آگے کی طرف مسلسل جھکتا چلا گیا۔ عمران نے اس کی گردن کے عقبی حصے میں کھڑی ہتھیلی کی بھرپور ضرب لگا کر ایک ہی وار سے اس کی گردن کی ہڈی توڑ دی تھی۔ عمران اس کی حالت دیکھ کر تیزی سے مڑا۔ اب وہ باہر موجود آدمی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ پائلٹ ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ اس کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا آلہ رکھنے والا آدمی اب اس چٹان کے نیچے ہاتھ ڈال کر وہ آلہ نکالنے کی کوشش کر رہا تھا جو عمران نے وہاں رکھا تھا۔ عمران کو چونکہ اب پائلٹ کی طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے سیڑھیاں اترنے کی بجائے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے چھلانگ لگانے سے پیدا ہونے والا ہلکا سا دھماکہ سن کر وہ آدمی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ ہیلی کاپٹر کے سامنے کھڑے عمران کو دیکھ کر وہ اس قدر بوکھلایا کہ اٹھنے کی کوشش میں وہ نیچے گر گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس کے بوٹ کی ضرب اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

آدمی کی کنپٹی پر پڑی اور وہ آدمی چیختا ہوا ایک بار پھر پلٹ کر نیچے گرا اس کے ہاتھ سے بگل نما آلہ پہلے ہی گر چکا تھا۔ اس بار نیچے گرنے کے بعد اس کے جسم میں تشنج سا پیدا ہوا اور پھر وہ ساکت ہو گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور چند لمحے تک ہاتھ رکھنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹایا اور پھر اس نے جھک کر پہلے وہ بگل نما آلہ آٹھایا اور پھر چٹان کے نیچے سے اس نے اپنے والا آلہ نکال کر جیب میں ڈال لیا اور اس نے اس بے ہوش آدمی کو اٹھایا اور اسے لا کر ہیلی کاپٹر کے اندر ڈال دیا۔ پھر اس نے پائلٹ کی لاش کھینچ کر ایک طرف ڈالی اور پھر جیب سے فکسڈ فریکونسی کا مخصوص ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ اے اے کالنگ۔ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اس کی کال ہیڈ کوارٹر میں سنی نہ جا رہی ہو۔

"یس۔ جے اٹنڈنگ یو۔ ہم تمہارے لئے فکر مند تھے۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"میں آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور ہیلی کاپٹر کا دروازہ بند کر کے اس نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہیلی کاپٹر کو سٹارٹ کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں سیدھا اٹھتا چلا گیا۔ عمران نے کال اس لئے کی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ بغیر کال کے ہیلی کاپٹر لے کر اپنے

ساتھیوں کے سروں پر پہنچ گیا تو تنویر جیسا جذباتی آدمی لامحالہ اس پر فائر کھولنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچائے گا اور دوسری بات وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے بہرحال یہ دیکھ لیا ہو گا کہ ہیلی کاپٹر وہیں اترا ہے جہاں عمران موجود تھا اور اسے اس دوران اس بات کا بے حد خطرہ تھا کہ اگر اس کے ساتھیوں نے اس کی خیریت معلوم کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر کال کر دی تو سارا منظر بھی بدل سکتا تھا لیکن اس کے ساتھیوں نے اسے کال نہ کیا تھا اور اس کی وجہ بھی وہ سمجھتا تھا کہ اس کے ساتھیوں کو اس پر مکمل اعتماد تھا اس لئے انہیں بہرحال تشویش نہ رہی ہو گی کہ وہ اس خطرناک موقع پر کال کر دیتے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر اس جگہ پر اتار چکا تھا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے ۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل بارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جوہن بول رہا ہوں چیف ۔ مشین روم سے ۔ آپ فوراً یہاں تشریف لے آئیں پلیز تا کہ معاملات کو سنبھالا جا سکے"...... دوسری طرف سے مشینری انچارج جوہن کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ہے"...... کرنل بارگ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کرنل گورش اور اس کے دونوں ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور اگر ان کے پاس موجود آلات پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھ لگ گئے تو پھر وہ انتہائی اطمینان سے اور بغیر کسی رکاوٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائیں گے"...... جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ میں آ رہا ہوں "...... کرنل بارگ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور تقریباً دوڑتا ہوا اپنے آفس سے نکل کر مشین روم کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اس کے چہرے پر تشویش اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کرنل گورش کی موت کی خبر سن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ شیشے کے بنے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہو رہا تھا جس میں جوہن بیٹھ کر تمام مشینری کو کنٹرول کرتا تھا ۔ کرنل بارگ کو دیکھ کر جوہن اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

" یہ کیسے ہو گیا ۔ یہ کیسے ممکن ہے جوہن "...... کرنل بارگ نے اندر داخل ہوتے ہی ہذیانی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" آپ بیٹھیں ۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں "...... جوہن نے کہا تو کرنل بارگ ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ جوہن نے ہاتھ بڑھا کر سامنے موجود مشین کے چند بٹن پریس کر دیئے ۔ مشین کی بڑی سی سکرین پر جھماکے ہوتے رہے اور پھر ایک منظر ابھر آیا جس میں کرنل گورش کسی اجنبی آدمی کے ساتھ انتہائی خطرناک ڈھلوانی چٹان پر لڑ رہا تھا اور پھر یکلخت چٹان کا کونا ٹوٹ گیا اور کرنل گورش انتہائی گہری ڈھلوان میں گرتا چلا گیا ۔ اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ کون آدمی تھا ۔ کیا یہ عمران تھا ۔ یہ کرنل گورش تو بے حد خطرناک لڑاکا تھا لیکن یہ آدمی ۔ اس نے تو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

انتہائی آسانی سے اسے گرا دیا "...... کرنل بارگ نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا ۔

" کرنل گورش کے ساتھ جانے والے دونوں ساتھی بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں لیکن ان کے آلات شاید کسی اونچی جگہ سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ کر ناکارہ ہو گئے ہیں اس لئے ان کی طرف سے ہمیں فکر نہیں ہے ۔ البتہ کرنل گورش کا آلہ ابھی تک کاشن دے رہا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ آلہ کسی کھائی میں کرنل گورش کی لاش کے ساتھ پڑا ہوا ہے ۔ ہمیں فوراً اسے واپس حاصل کرنا چاہئے ورنہ یہ آلہ دشمنوں کے ہاتھ لگ گیا تو وہ اس سے فائدہ اٹھا کر ہیڈ کوارٹر پہنچ سکتے ہیں "...... جوہن نے کہا ۔

" کیسے ۔ جب تم یہاں بیٹھے اسے چیک کر رہے ہو تو پھر جو آدمی بھی اسے لے کر یہاں آئے گا وہ یہاں سکرین پر خود بخود مارک ہو جائے گا "...... کرنل بارگ نے جواب دیا ۔ اس کے جواب دینے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فوری ذہنی شاک سے اب باہر آ چکا ہے ۔

" سر ۔ جہاں یہ آلہ موجود ہے وہاں سے یہاں کا فاصلہ کافی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس منٹوں بعد یہ رابطہ ختم ہو جائے گا اور پھر جب تک اس کی مخصوص بیٹری دوبارہ اس آلے میں نہ ڈالی جائے یہ ہمارے ساتھ لنک اپ نہیں ہو سکے گا "...... جوہن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تو پھر اسے کیسے چیک کر کے واپس لایا جائے گا اور کون جائے

گا"...... کرنل بارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ آپ بوما سنٹر سے ایک بوما ہیلی کاپٹر وہاں بھیجیں۔ ان کے پاس ریڈ کاشنز بھی ہوتا ہے۔ اس ریڈ کاشنز کے ذریعے وہ وہاں اس آلے کو ٹریس کر کے واپس لا سکتے ہیں"۔ جوہن نے کہا۔

" لیکن ہیلی کاپٹر یہاں ہیڈ کوارٹر میں تو داخل ہی نہیں ہو سکتے"...... کرنل بارگ نے کہا۔

" انہیں یہاں آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہمارا مقصد صرف اس آلے کو واپس حاصل کرنا ہے تاکہ یہ دشمنوں کے ہاتھ نہ لگ جائے"...... جوہن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بات کراؤ میری بوما سنٹر کے انچارج کمانڈر سٹانزا سے"...... کرنل بارگ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا اور جوہن نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے مشین کے نچلے حصے میں موجود بٹن پریس کئے اور پھر ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے مشین کے ہک سے لٹکا ہوا ایک مائیک نکال کر کرنل بارگ کی طرف بڑھا دیا۔ مائیک کے ساتھ لچھے دار تار منسلک تھی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل بارگ کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر"...... کرنل بارگ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ اس ٹرانسمیٹر میں بار بار اوور نہ کہنا پڑتا تھا اور بات چیت فون کے انداز میں ہو سکتی تھی اس لئے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل بارگ نے بات ختم کرتے وقت اوور کا لفظ نہ کہا تھا۔

" یس۔ بوما سنٹر"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" کمانڈر سٹانزا سے بات کراؤ"...... کرنل بارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو سر۔ میں کمانڈر سٹانزا بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی لیکن اس بار بھی بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔ کرنل بارگ نے اسے پاکیشیائی ایجنٹوں کی مخصوص راستے سے آمد کرنل گورش اور اس کے دو ساتھیوں کو آلات سمیت وہاں بھجوانے اور پھر ان کی ہلاکت کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

" جناب۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... کمانڈر سٹانزا نے کہا۔

" تم فوری طور پر ایک بوما ہیلی کاپٹر وہاں بھیجو تاکہ اس کرنل گورش کی لاش کے پاس درست حالت میں موجود آلے کو واپس لایا جا سکے۔ بقیہ تفصیل تمہیں مشینری انچارج جوہن بتائے گا"۔ کرنل بارگ نے کہا اور مائیک جوہن کی طرف بڑھا دیا۔ جوہن نے اسے ریڈ کاشنز اور اس آلے کے بارے میں تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ اس مخصوص علاقے کے بارے میں بھی بتا دیا جہاں یہ آلہ موجود تھا۔

"سر ۔ ہمارے بوماہیلی کاپٹر پر کوئی فائرنگ تو نہیں ہو گی یا ہم اس سلسلے میں بھی حفاظتی انتظامات کر کے جائیں"...... کمانڈر سٹانزا نے کہا۔

"بوماہیلی کاپٹر خصوصی گنز کے ذریعے ہی تباہ کیا جا سکتا ہے اور ایسی کوئی گن ان لوگوں کے پاس نہیں ہو سکتی ۔ بس تمہارے آدمیوں کو ہوشیار اور محتاط رہنا ہو گا اور اگر ہو سکے تو وہاں موجود افراد کو مشین گنوں کی فائرنگ سے ہلاک کر دیا جائے"...... جوہن نے کہا۔

"یس سر ۔ ایسا ہی ہو گا لیکن اس آلے کو آپ تک کیسے پہنچایا جائے"...... کمانڈر سٹانزا نے کہا۔

"آپ اسے اپنے پاس رکھیں ۔ جب یہ ایجنٹ ہلاک ہو جائیں تو پھر ہیڈ کوارٹر اوپن کر دیا جائے گا"...... جوہن نے کہا۔

"جناب ۔ مجھے اچانک خیال آیا ہے کہ جس علاقے کے بارے میں آپ بتا رہے ہیں وہاں تو کسی قسم کی پرواز جا ہی نہیں سکتی ۔ وہاں ایسے خودکار آلات موجود ہیں جو ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر سکتے ہیں"...... کمانڈر سٹانزا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اچانک اسے اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

"آپ اطمینان سے وہاں جائیں ۔ ایسے آلات کو آف کر دیا گیا ہے"...... جوہن نے جواب دیا۔

"کیا آپ ہیلی کاپٹر کو سکرین پر چیک کرتے رہیں گے"۔ کمانڈر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سٹانزا نے کہا۔

"ہاں"...... جوہن نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ میں ابھی بھجواتا ہوں ہیلی کاپٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوہن نے مائیک پر موجود بٹن آف کر کے مائیک کو واپس اس کے مخصوص ہک میں لٹکایا اور پھر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کتنی دیر میں یہ ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ جائے گا"...... کرنل بارگ نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں جناب"...... جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیں اور اس کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کے داخلی راستے پر پہنچ جائیں"...... کرنل بارگ نے کہا۔

"نہیں سر ۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ بوماہیلی کاپٹر پہلے وہاں قانون کے مطابق وسیع رینج میں فائرنگ کرے گا اور پھر نیچے اترے گا اور اگر ایسا ہوا بھی تو یہ ہمارے لئے زیادہ آسانی ہو گی کہ ہم واپسی میں ان ایجنٹوں سمیت اس ہیلی کاپٹر کو بھی تباہ کر دیں گے"۔ جوہن نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا زیادہ بہتر ہے ۔ اگر ایک بوماہیلی کاپٹر اور چند افراد کی قربانی دینے سے یہ خطرناک ایجنٹ ہلاک ہو سکتے ہیں تو تم بلا

جھجک ایسا کر دینا"...... کرنل بارگ نے کہا۔

"یس سر"...... جوہن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ میں اپنے آفس میں جا رہا ہوں ۔ جو فائنل رپورٹ ہو وہ مجھے دینا"...... کرنل بارگ نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی جوہن بھی احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس سر"...... جوہن نے کہا اور کرنل بارگ سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس شیشے والے کمرے سے باہر آ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے آفس میں پہنچ چکا تھا۔

"یہ لوگ آخر کس ٹائپ کے انسان ہیں ۔ کوئی آلہ کوئی آدمی ان کا راستہ ہی نہیں روک سکتا"...... کرنل بارگ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں میں موجود شراب کی ایک چھوٹی سی بوتل نکال کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور پھر ایک لمبا گھونٹ لے کر اس نے بوتل کو میز پر رکھ دیا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بارگ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جوہن بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے جوہن کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ سن کر کرنل بارگ کو اندازہ ہو گیا کہ معاملات ان کی فیور میں نہیں گئے۔

"کیا رپورٹ ہے"...... کرنل بارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پوچھا۔

"ان ایجنٹوں نے انتہائی حیرت انگیز طور پر بوما ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا ہے ۔ بوما ہیلی کاپٹر نے حالانکہ اترنے سے پہلے وہاں بے تحاشا فائرنگ کی لیکن نجانے وہ آدمی کہاں تھا جو اس خوفناک فائرنگ سے بھی بچ گیا اور اس نے پائلٹ اور اس کے ساتھی دونوں کو ہلاک کر کے بوما ہیلی کاپٹر پر قبضہ بھی کر لیا ۔ اس کے بعد وہ اسے کچھ دور موجود اپنے ساتھیوں کے پاس لے گیا ۔ وہاں دو عورتیں اور تین مرد موجود تھے ۔ وہاں پہنچ کر ہیلی کاپٹر میں کرنل گورش کو بھی سوار کرایا گیا"...... جوہن نے کہا۔

"کیا کرنل گورش کی لاش کو"...... کرنل بارگ نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے آلات کی مدد سے خصوصی طور پر چیک کیا ہے ۔ کرنل گورش ہلاک نہیں ہوا ۔ وہ بے ہوش تھا"...... جوہن نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا ہوا ہے"...... کرنل بارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرا خیال تھا کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ہیڈ کوارٹر کے داخلی راستے پر پہنچیں گے اور میں نے ہیلی کاپٹر کو یقینی طور پر فضا میں ہی مکمل طور پر تباہ کرنے کا انتظام کر لیا تھا لیکن میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہیلی کاپٹر بجائے اس طرف آنے کے واپس میرانا شہر کی طرف چلا گیا ہے"...... جوہن نے کہا تو کرنل بارگ بے اختیار

اچھل پڑا۔

"واپس میرانا ۔ کیوں ۔ کیا مطلب"...... کرنل بارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ یہ لوگ ذہنی طور پر بے حد کایاں اور عیار ہیں ۔ یہ اس لئے وہاں گئے ہیں کہ ان کے نقطہ نظر سے اب سیف وے خالی پڑا ہو گا اور وہ سیف وے کے ذریعے آسانی سے ہیڈ کوارٹر پہنچ سکتے ہیں"۔ جوہن نے کہا۔

"لیکن وہ ہیلی کاپٹر پر زیادہ آسانی سے یہاں آ سکتے ہیں ۔ پھر انہوں نے ایک لمبا روٹ کیوں اختیار کیا"...... کرنل بارگ نے کہا۔

"باس ۔ انہیں معلوم ہو گا کہ ہم ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر سکتے ہیں ۔ ہیلی کاپٹر میں نصب آلات کو وہ سمجھتے ہوں گے"۔ جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... کرنل بارگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ حالات و واقعات نے کچھ ایسی شکل اختیار کر لی تھی کہ اسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ اسے اب مزید کیا اقدام کرنے چاہئیں اور وہ مشین روم کے انچارج جوہن سے رہنمائی لینے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"چیف ۔ ہیڈ کوارٹر اس وقت مکمل طور پر سیلڈ ہے ۔ کرنل گورش کے چھ ساتھی ابھی تک ہیڈ کوارٹر کے باہر زیرو پوائنٹ پر موجود ہیں ۔ آپ ٹرانسمیٹر پر انہیں حکم دے دیں کہ وہ سیف وے کا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

خیال رکھیں اور جو لوگ وہاں پہنچیں انہیں ہلاک کر دیں"۔ جوہن نے مؤدبانہ انداز میں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم ایک بار پھر چیک کر لو ۔ ہیڈ کوارٹر کا کوئی راستہ کھلا نہیں ہونا چاہئے ۔ کسی بھی صورت میں"...... کرنل بارگ نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی چیکنگ کر لی ہے ۔ آپ قطعی بے فکر رہیں"۔ جوہن نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کے تمام راستے اندر سے ہی کھولے جا سکتے ہیں نا ۔ کوئی ایسا راستہ تو نہیں ہے جسے باہر سے بھی کھولا جا سکتا ہو"۔ کرنل بارگ نے کہا۔

"نہیں باس ۔ تمام راستے اندر سے ہی کھولے جا سکتے ہیں اور میں نے تمام راستوں کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے اس لئے اب باہر سے کسی صورت اندر داخل نہیں ہوا جا سکتا"...... جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... کرنل بارگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ جوہن نے جو کچھ بتایا تھا اس سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اور ہیڈ کوارٹر دونوں محفوظ ہیں اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ خود ہی پہاڑیوں میں ٹکریں مارنے کے بعد واپس چلے جائیں گے ۔

ہیلی کاپٹر فضا میں پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ دونوں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ایک دوسرے میں ٹھنسے ہوئے انداز میں بیٹھے تھے۔ ہیلی کاپٹر سارج ہیڈ کوارٹر کی طرف جانے کی بجائے دائیں ہاتھ پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پہاڑیاں اس کے بائیں ہاتھ پر تھیں جبکہ وہ میرانا کے میدانی علاقوں پر پرواز کر رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ کیا مشن تبدیل ہو گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"فی الحال تو تبدیل نہیں ہوا لیکن اس مشن کے بعد شاید تبدیل ہو جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب عمران صاحب۔ کیا کرنل گورش سے کوئی خاص

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بات معلوم ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی اہم معلومات ملی ہیں۔ ایسی معلومات کہ اس کے مقابل سارج ہیڈ کوارٹر کی اہمیت زیرو ہو کر رہ گئی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ کرنل گورش سے تمام پوچھ گچھ عمران نے اکیلے ہی کی تھی۔ باقی سب ارد گرد پہرہ دے رہے تھے کیونکہ عمران نے میرانا کی کسی عمارت میں ہیلی کاپٹر لے جانے کی بجائے ایک کھلے میدان میں اتار دیا تھا اور پھر کرنل گورش سے اس نے ہیلی کاپٹر کے اندر ہی پوچھ گچھ کی تھی جبکہ اس کے سارے ساتھی ہیلی کاپٹر سے باہر چاروں طرف بکھرے پہرہ دیتے رہے تھے۔ وہاں اونچی پہاڑیاں ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں اور دور دور تک کوئی عمارت نظر نہ آ رہی تھی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران نے کرنل گورش کو ہلاک کر کے اس کی لاش ہیلی کاپٹر سے باہر نکال کر جھاڑیوں میں پھینک دی تھی اور اپنے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر پر کال کر لیا تھا اور ان کے ہیلی کاپٹر میں پہنچنے پر اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر لیا تھا اور اس وقت وہ دائیں طرف کو اڑا چلا جا رہا تھا اس لئے کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ کرنل گورش سے عمران نے کیا معلومات حاصل کی تھیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب"...... اس بار تقریباً سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ اسرائیل اور یہودیوں نے پوری دنیا

پر یہودیت کے قبضے کی اپنی پرانی خواہش کے تحت جنوبی بحر اوقیانوس میں خط استوا پر ایک بڑے جزیرے پر ایک خفیہ لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے ۔ اس لیبارٹری کو بلیک ہیڈ کہا جاتا ہے ۔ اس لیبارٹری میں جو ہتھیار تیار ہو رہا ہے اس پر وہ اس قدر اخراجات کر رہے ہیں کہ حکومت اسرائیل کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودی امراء اس کے لئے فنڈ مہیا کرتے ہیں ۔ اس کے باوجود سارج ایجنسی بھی پوری دنیا میں ڈرگ کا دھندہ کر کے جو کچھ کماتی ہے وہ بھی اس بلیک ہیڈ کو بھجوا دیا جاتا ہے ۔ اس لحاظ سے پوری دنیا کے یہودیوں کی نظریں اس بلیک ہیڈ پر جمی ہوئی ہیں اور انہیں یقین ہے کہ بلیک ہیڈ میں تیار ہونے والا ہتھیار اس قدر طاقتور اور ایڈوانس ہو گا کہ اس کے مکمل ہوتے ہی پوری دنیا پر یہودیت کا قبضہ ہو جائے گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر آپ اس ہیلی کاپٹر پر وہاں جا رہے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"یہاں سے وہ علاقہ اس قدر فاصلے پر ہے کہ ہیلی کاپٹر پر وہاں تک پہنچا ہی نہیں جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ کہاں جا رہے ہیں ۔ ہمیں فوراً بلیک ہیڈ کے خلاف کام کرنا چاہئے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم چاہو تو کر سکتے ہو ۔ میں تو کرائے کا سپاہی ہوں ۔ معاوضہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ملے گا تو کام کروں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ اب آپ کہاں جا رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"اپنا ادھورا مشن مکمل کرنے تاکہ چیف سے چیک تو وصول کر سکوں ۔ چاہے معمولی مالیت کا ہی کیوں نہ ہو ۔ بہرحال چیک تو ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ہیڈ کوارٹر تو ہم کافی پیچھے چھوڑ آئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے عمران کہاں جا رہا ہے"...... اب تک خاموش بیٹھی جولیا نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے ۔

"کیا معلوم ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"میں ہیلی کاپٹر کے کافی قریب تھی ۔ مجھے معلوم ہے کہ کرنل گورش نے عمران کو بتایا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کو پانی کی سپلائی میرانا کی پہاڑی ندی سے ہوتی ہے ۔ یہ ندی پہاڑیوں کے اندر ہی اندر آگے بڑھتی ہے اور سیدھی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاتی ہے ۔ عمران اس ندی کے دہانے کو ٹریس کرنے جا رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن ندی تو پہاڑی کے اندر جاتی ہو گی ۔ ہم اس کو کیسے ہیڈ کوارٹر تک ٹریس کر سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے ۔ اس ندی سے ہم کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں"...... صالحہ نے صفدر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں انڈر سٹینڈنگ"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے اور اسی لمحے عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا اب میرانا پہاڑیاں تقریباً ختم ہو چکی تھیں اور دور دور تک میدان اور جنگل نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران نے ایک جگہ ہیلی کاپٹر اتار دیا۔

"آؤ نیچے"....... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ سامنے ہی ایک چوڑی ندی بہتی نظر آ رہی تھی۔ یہ ندی ایک پہاڑی چٹان کے نیچے غائب ہو رہی تھی۔

"یہاں سے یہ ندی پہاڑیوں کے اندر ہی اندر ہیڈ کوارٹر کے اندر سے گزرتی ہے اور وہاں سے پانی کی سپلائی ہیڈ کوارٹر کو دی جاتی ہے"....... عمران نے کسی گائیڈ کے سے انداز میں کہا۔

"لیکن ہم یہاں کیوں آئے ہیں"....... صالحہ نے کہا۔

"تاکہ ہم ایک جیتی جاگتی ندی کو پہاڑی کے اندر غائب ہوتا دیکھ سکیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو آپ اس ندی میں تیر کر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا چاہتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یقیناً ہیڈ کوارٹر میں جہاں یہ ندی داخل ہوتی ہو گی وہاں حفاظتی جالی لگی ہوئی ہو گی جسے کسی صورت کراس نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس جالی کو بم سے اڑایا تو جا سکتا ہے"....... تنویر نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"پھر ہیڈ کوارٹر میں موجود لوگ آسانی سے ہمارا شکار کر لیں گے"....... عمران نے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے حیرت ہے کہ اس قدر آسان سا حل سامنے ہونے کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ سروس الجھ رہی ہے۔ یہ حل تو بچے بھی بتا سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ہمیں تو بظاہر کوئی حل نظر نہیں آ رہا"....... جولیا نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ہم ان کیپسولوں کو اس پانی میں فائر کر دیں گے تو یہ پانی جب ہیڈ کوارٹر میں استعمال ہو گا تو وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم اس ندی کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہوئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کی بے ہوشی کی صورت میں ہم اگر اس جالی کو بموں سے بھی اڑا دیں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہاں سے ہیڈ کوارٹر کا فاصلہ تو کافی زیادہ ہے اور گیس کے اثرات پانی میں شامل ہو کر ویسے ہی ختم ہو جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"ارے کمال ہے۔ میں نے تو یہ سوچا ہی نہ تھا"....... عمران نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

" صفدر۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ کیپسول یہیں فائر کئے جائیں انہیں اس جالی کے قریب پہنچ کر بھی فائر کیا جا سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لو تمہارے سوال کا جواب تو مل گیا تمہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" واقعی یہ مشن ہمارے اعصاب پر سوار ہو گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اور ہمیں یہاں سے اندر جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہیلی کاپٹر پر اس ندی کے اوپر پہاڑیوں کی طرف پرواز کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی گھاٹی ایسی ہو گی جس میں یہ پانی بہتا ہو گا ورنہ اتنے فاصلے سے پانی کو اگر تازہ ہوا نہ ملے تو وہ استعمال کے قابل نہیں رہ جاتا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہاں پہاڑیوں پر ایسے آلات ہوں کہ ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کیا جا سکتا ہو"...... صالحہ نے کہا۔

" ایسے آلات ہوئے تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ کرنل گورش سے جو آلہ ملا ہے وہ واقعی انتہائی طاقتور آلات کو بھی زیرو کر دیتا ہے۔ کرنل گورش نے تو بتایا تھا کہ اس کے باقی دونوں ساتھیوں کے پاس بھی ایسے ہی آلات موجود تھے لیکن اب انہیں تلاش نہیں کیا جا سکتا اس لئے ایک ہی کافی ہے"...... عمران نے

کہا۔

" پھر تو ہیلی کاپٹر کو کافی نیچے اڑانا پڑے گا تاکہ آلے سے نکلنے والی ریز اثر انداز ہو سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ اس آلے کو ہیلی کاپٹر کے نیچے پیڈز کے ساتھ باندھ کر آن کر دیا جائے گا۔ ہمارے پاس وہ آلہ ہو گا جو اس آلے کو چیک کرتا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کہاں اس آلے نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں سے ہیڈ کوارٹر بہت قریب ہو گا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل بارگ اپنے آفس میں موجود تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرنل بارگ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے جوہن اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سوری کرنل۔ مجھے اس انداز میں آنا پڑا۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی بڑی زبردست پلاننگ کی ہے۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ جو آلہ انہوں نے کمانڈر ستانزا سے چھینا ہے اس میں ایسی ڈیوائس موجود ہے کہ میں یہاں مشینری روم میں نہ صرف اس آلے کے قریب ہونے والی تمام بات چیت سن سکتا ہوں بلکہ وہاں کا منظر بھی سکرین پر دیکھ سکتا ہوں"...... جوہن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا پلاننگ کی ہے"...... کرنل بارگ نے ہونٹ چباتے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہوئے کہا۔

"انہیں کرنل گورش سے معلوم ہو گیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کو پانی کی سپلائی پہاڑی علاقے کی دوسری طرف واقع میدان میں بہنے والی ندی سے ہوتی ہے۔ یہ ندی وہاں سے پہاڑی علاقے میں داخل ہو کر پہاڑیوں کے نیچے اور گھاٹیوں میں سے گزرتی ہوئی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتی ہے"...... جوہن نے کہا۔

"لیکن جہاں سے یہ ندی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتی ہے وہاں پر تو انتہائی مضبوط فولادی جالی نصب ہے"...... کرنل بارگ نے کہا۔

"انہوں نے پلاننگ کی ہے کہ اس جالی کے قریب پہنچ کر وہ ہیڈ کوارٹر میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر دیں گے۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد بم مار کر اس جالی کو اڑایا جائے گا اور پھر یہ لوگ اطمینان سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر اسے تباہ کر دیں گے"۔ جوہن نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہاں ایسے آلات نصب نہیں ہیں جن کی مدد سے تم انہیں ہلاک کر سکو"...... کرنل بارگ نے قدرے چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرف کا کسی کو خیال تک نہیں آیا۔ صرف وہ فولادی جالی نصب کر کے ہم مطمئن ہو گئے تھے"...... جوہن نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"...... کرنل بارگ نے انتہائی پریشان

سے لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ جب تک جوہن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے یہ لوگ کسی صورت کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ میں نے فوری طور پر زیرو پوائنٹ پر موجود کرنل گورش کے چھ ساتھیوں کو کال کر لیا ہے ۔ ہمار پاس جدید ترین گیس ماسک موجود ہیں ۔ یہ لوگ گیس ماسک پہن لیں گے اور جالی کے قریب چھپ کر کھڑے ہو جائیں گے اور پھر جیسے ہی جالی توڑ کر یہ لوگ اندر داخل ہوں گے ان پر گولیوں کی بارش ہو گی اور یہ ختم ہو جائیں گے ۔ میں اور آپ ہم دونوں بھی اندر گیس ماسک پہن لیں گے"...... جوہن نے کہا۔

" گڈ شو ۔ تم واقعی بے حد عقل مند ہو ۔ میں تمہارے بارے میں ایک تعریفی رپورٹ اعلیٰ ترین حکام کو بھجواؤں گا"...... کرنل بارگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جوہن کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ یہ لوگ ہر قیمت پر ختم ہو جائیں گے ۔ ویسے ایک بات اور بھی اہم ہے کہ ان کا خاتمہ اب اور زیادہ ضروری ہو گیا ہے کیونکہ انہیں کرنل گورش سے بلیک ہیڈ کے بارے میں خاصی معلومات مل گئی ہیں اور وہ اس ہیڈ کوارٹر کا مشن مکمل کر کے وہاں جانے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں"...... جوہن نے کہا تو کرنل بارگ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ کرنل گورش کو اس بارے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں تفصیل کا کیسے علم ہو سکتا ہے جبکہ یہ سپر ٹاپ سیکرٹ ہے"۔ کرنل بارگ نے انتہائی حیرت بھرے اور پریشان سے لہجے میں کہ۔

" کرنل سٹارک وہاں کام کرتا رہا ہے اور مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ کرنل سٹارک نے جانے سے پہلے کافی دیر تک کرنل گورش سے باتیں کی تھیں اور شراب بھی پی تھی ۔ وہ دونوں گہرے دوست تھے"۔ جوہن نے کہا۔

" اوہ ۔ تم ان کا خاتمہ کر دو ۔ ہر صورت میں ۔ ویسے میں چیئرمین گلیوارڈ کو اطلاع دے دیتا ہوں"...... کرنل بارگ نے کہا۔

" گلیوارڈ صاحب چیئرمین بن گئے ہیں سارج کے"...... جوہن نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں ۔ کل ہی اطلاع ملی ہے ۔ وہ جلد ہی یہاں ہیڈ کوارٹر کے دورے پر بھی آئیں گے"...... کرنل بارگ نے کہا۔

" اوکے ۔ اب میں چلتا ہوں ۔ میں نے ان کے خلاف مکمل انتظامات کرنے ہیں"...... جوہن نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل بارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جوہن تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا تو کرنل بارگ نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس "...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" کرنل بارگ فرام ہیڈ کوارٹر"...... کرنل بارگ نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ چیئرمین گلیوارڈ بول رہا ہوں ۔ کیسے کال کی ہے ۔

کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

" آپ کو اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے پہلے سارج ایجنسی کا خاتمہ کر دیا ہے اور اب وہ سارج ہیڈ کوارٹر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں"...... کرنل بارگ نے کہا۔

"ہاں ۔ کیا ہوا ہے ان کا"...... چیئرمین نے چونک کر پوچھا۔

" ان کی موت یقینی ہے کیونکہ ہیڈ کوارٹر ناقابل تسخیر ہے لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان ایجنٹوں نے کسی سے بات کرتے ہوئے بلیک ہیڈ کے بارے میں بھی بات کی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہیڈ کوارٹر کو ناقابل تسخیر سمجھتے ہوئے ادھر کا رخ کریں ۔ آپ انہیں الرٹ رہنے کا کہہ دیں"...... کرنل بارگ نے بات کو مخصوص انداز میں موڑتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ یہ تو سپر ٹاپ سیکرٹ ہے ۔ پھر انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... چیئرمین گلیوارڈ نے کہا۔

" نجانے کیسے معلوم ہو گیا انہیں ۔ بہرحال احتیاط ضروری ہے"...... کرنل بارگ نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں انہیں الرٹ کر دوں گا ۔ تم ہیڈ کوارٹر کا خیال رکھنا ۔ یہ ہمارے لئے اس لیبارٹری سے زیادہ قیمتی اور اہم ہے"...... چیئرمین گلیوارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل بارگ نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ ایک لحاظ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی تھی ۔ اب کل کو اگر بلیک ہیڈ کو نقصان پہنچتا ہے تو اس کی ذمہ داری اس پر نہیں آئے گی جبکہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اسے ویسے ہی یقین تھا کہ جوہن کی موجودگی میں ہیڈ کوارٹر کو معمولی سا نقصان بھی نہیں پہنچ سکتا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت قدرتی پہاڑی کریک میں چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کریک کے درمیان میں پانی کی ندی خاصی تیز رفتاری سے بہہ رہی تھی لیکن اس کے باوجود سائیڈوں پر اتنی جگہ موجود تھی کہ وہ احتیاط سے پیر رکھ کر آگے بڑھ سکتے تھے۔ عمران نے جس گھاٹی کی سائیڈ میں ہیلی کاپٹر چھوڑا تھا اس کے نقطہ نظر سے اس سے آگے یقیناً چیکنگ آلات موجود ہوں گے اور وہاں سے ہیڈ کوارٹر بھی زیادہ فاصلے پر نہیں ہو سکتا اس لئے ہیلی کاپٹر چھوڑ کر وہ بیگز اپنی پشت پر لادے اس گھاٹی میں اتر گئے تھے۔ پھر وہاں سے ان کا یہ زیر پہاڑی سفر شروع ہو گیا تھا۔ عمران سمیت تمام نے پنسل ٹارچ روشن کر رکھی تھیں جن سے نکلنے والی تیز روشنی میں وہ بڑی احتیاط سے ایک ایک قدم آگے بڑھا رہے تھے اس لئے ان کی رفتار

RAFREXO@HOTMAIL.COM

خاصی سست تھی۔ یہ کریک بہرحال اتنا بڑا تھا کہ انہیں رینگ کر چلنے کی بجائے عام انداز میں چلنے کا موقع مل گیا تھا اور ان کے لحاظ سے یہ بھی ان کے لئے غنیمت تھا ورنہ تو یہ سفر تقریباً ناممکن ہو جاتا اور پھر اسی طرح مسلسل سفر کرتے کرتے اچانک کریک ختم ہو گیا اس کی دوسری طرف کھلا وسیع میدان نظر آ رہا تھا لیکن اس میدان کی باقاعدہ چھت تھی اور چھت بھی انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی تھی جبکہ کریک کے دہانے پر واقعی ایک بڑی سی فولادی جالی نصب تھی۔ اس جالی کا خانہ اس قدر چھوٹا تھا کہ اس سے میں کوئی بڑا جانور بھی دوسری طرف نہ جا سکتا تھا۔ دوسری طرف نظر آنے والا میدان خالی تھا۔ عمران کافی دیر تک رک کر جالی میں سے نظر آنے والے اس میدان کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے اپنی جیب سے ایک کیپسول فائرنگ پسٹل نکالا اور اس کا رخ اس میدان کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی سرخ رنگ کے کیپسول جالی کو کراس کر کے دوسری طرف میدان میں گر کر پھٹنے لگے اور ان میں سے ہلکے نیلے رنگ کا دھواں سا نکلتا اور پھر غائب ہو جاتا۔ عمران مسلسل کیپسول فائر کرتا رہا۔ جب پسٹل کا میگزین ختم ہو گیا تو اس نے جیب سے دوسرا میگزین نکالا اور اسے لوڈ کر کے اس نے ایک بار پھر میدان میں سرخ رنگ کے کیپسولوں کی بارش کر دی جبکہ وہ خود اور اس کے ساتھیوں کے سانس رکے ہوئے تھے۔ کیپسولوں کو فائر ہوئے جب دس منٹ سے زیادہ گزر

گئے تو عمران نے ہاتھ ہلا کر تنویر کو اشارہ کیا تو تنویر جو کریک کی دوسری سائیڈ پر سب سے آگے موجود تھا اس نے جیب سے ایک طاقتور بم نکالا اور اس کی پن کھینچ کر اس نے بازو گھمایا اور بم اس جالی پر مار دیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور سامنے گہرا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ وہ سب کریک کی دیواروں کے ساتھ چپک سے گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دھواں چھٹا تو وہاں دہانہ خالی ہو گیا تھا وہ جالی صرف سائیڈوں پر موجود تھی اور درمیان سے غائب ہو گئی تھی۔

"پہلے میں اندر جاؤں گا۔ تم یہیں رکو گے۔ میں تمہیں اشارہ کروں تو تم نے اندر آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا کیوں۔ وہاں تو سب بے ہوش پڑے ہوں گے"۔ صالحہ نے کہا۔

"پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔ یہ بہرحال سارج ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ دہانے کے قریب پہنچ کر وہ کچھ دیر رک کر ادھر ادھر کا جائزہ لیتا رہا اور پھر آگے بڑھا اور دہانہ کراس کر کے وہ دوسری طرف کھلے میدان میں پہنچ گیا۔ یہ خاصا بڑا میدان تھا جس کے دائیں ہاتھ کا حصہ اونچی اونچی جھاڑیوں سے بھرا ہوا تھا جبکہ بائیں ہاتھ پر ایک بڑی سی عمارت نظر آ رہی تھی جس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ سپاٹ دیواریں تھیں اور عمران جائزہ لے ہی رہا تھا کہ اسے جھاڑیوں کی طرف سے ہلکی سی حرکت کا احساس ہوا تو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لاشعوری طور پر اس نے چھلانگ لگائی اور دہانے کے ساتھ ہی موجود ابھری ہوئی چٹان کے پیچھے ہو گیا۔ اسی لمحے جھاڑیوں کی طرف سے یکلخت فائرنگ کی تیز آوازیں ابھریں اور گولیاں عین اس چٹان پر آ کر لگیں جس کے پیچھے عمران موجود تھا اور عمران اس فائرنگ سے بال بال بچا تھا۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی کہ اچانک عمران کو اپنے قریب سے ایک میزائل اڑتا ہوا ان جھاڑیوں کی طرف بڑھتا دکھائی دیا اور پلک جھپکنے میں وہاں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف فائرنگ بند ہو گئی بلکہ جھاڑیوں میں اس طرح حرکت ہونے لگی جیسے کچھ لوگ تڑپ رہے ہوں۔ اس سے پہلے کہ عمران اس صورت حال کو سمجھتا شائیں کی آواز کے ساتھ ہی دوسرا میزائل اس کے قریب سے گزرا اور دوسرے لمحے ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور اس بار جھاڑیوں میں ہونے والی حرکت ختم ہو گئی۔ عمران نے گردن موڑ کر دیکھا تو اسے تنویر ہاتھ میں میزائل گن اٹھائے کریک کے دوسرے دہانے کے ساتھ کھڑا نظر آیا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید فائرنگ سے روک دیا اور پھر اس چٹان کے پیچھے سے نکل کر وہ زگ زیگ انداز میں دوڑتا ہوا ان جھاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن ابھی وہ ان جھاڑیوں کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک تیز فائرنگ کی آواز گونجی اور عمران نے لاشعوری طور پر سائیڈ پر غوطہ لگایا اور وہ اس فائرنگ سے بال بال بچا تھا کہ ایک بار پھر میزائل شائیں کی آواز کے ساتھ ہی اس کے سر کے اوپر سے گزرتا ہوا

ٹھیک اس جھاڑی پر پڑا جہاں سے فائرنگ کی گئی تھی اور خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی وہاں انسانی جسم کے حصے اڑتے ہوئے عمران کو صاف دکھائی دیئے۔ ظاہر ہے عمران کے پیچھے تنویر ہی اندر آ رہا تھا اور یہ میزائل بھی اس نے ہی فائر کیا تھا اور واقعی بروقت کیا تھا ورنہ جس طرح وہ کھلے میدان میں دوڑ رہے تھے وہ یقینی طور پر ہٹ ہو جاتے۔ ان کے پاس بچنے کا کوئی ذریعہ نہ رہا تھا اور پھر وہ دونوں صحیح سلامت جھاڑیوں تک پہنچ گئے۔ وہاں ہر طرف انسانی جسموں کے کٹے پھٹے حصے پڑے نظر آ رہے تھے اور جھاڑیاں جیسے خون سے رنگدار ہو رہی تھیں۔

" اوہ۔ یہ لوگ یہاں ہمارے لئے پہلے سے موجود تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہماری اس طرف سے آمد کی اطلاع مل گئی تھی"...... عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں انہوں نے گیس ماسک بھی پہنے ہوئے تھے۔ کئی گیس ماسک ان کے چہروں پر اب تک موجود ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

" تمہاری بروقت میزائل فائرنگ نے بچا لیا ورنہ اتنے آدمیوں کا خاتمہ مشکل تھا۔ الٹا ہم ہٹ ہو جاتے۔ ساتھیوں کو بلاؤ۔ ہمیں لازماً کسی سکرین پر چیک کیا جا رہا ہو گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر دہانے کو کراس کر کے عمران دوسری طرف موجود عمارت کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ اچانک رک گیا۔ اسی لمحے دہانے سے نکل کر اس کے ساتھی بھی اس کی طرف آنے لگے۔

" پہلے جھاڑیوں سے گیس ماسک لے آؤ۔ ہو سکتا ہے کہ آگے ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے گیس استعمال کی جائے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں تیزی سے مڑے اور جھاڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ لگتا ہے ہمارے بارے میں یہ لوگ پہلے سے آگاہ تھے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ نہ صرف آگاہ تھے بلکہ انہوں نے ہمیں ہٹ کرنے کا پورا انتظام کر رکھا تھا۔ یہ تو میں اکیلا باہر نکلا تو ان سے یہ حماقت ہو گئی اور انہوں نے مجھ پر فائر کھول دیا۔ اس طرح ہمیں ان کی یہاں موجودگی کا علم ہو گیا۔ اگر یہ تھوڑا صبر کر لیتے اور ہم سب باہر آ جاتے تو یقیناً ان کی طرف سے ہونے والی فائرنگ ہم سب کو چاٹ جاتی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اس صورت میں ہمیں اس عمارت کے اندر سے چیک تو کیا جا رہا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ چونکہ ہیڈ کوارٹر کا اندرونی حصہ ہے اس لئے لامحالہ یہاں ایسے کوئی آلات نہیں ہوں گے جو خود بخود ہم پر فائر کر سکیں۔ البتہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی فائرنگ ہو

سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں گیس ماسک تھے۔

"یہ لو۔ یہ پہن لو"...... عمران نے کہا اور پھر ایک گیس ماسک اس نے خود اپنے چہرے پر چڑھا لیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ سب عمران کی پیروی میں اس عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہ سب بے حد ہوشیار اور محتاط نظر آرہے تھے لیکن ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دیوار خاصی مضبوط نظر آرہی تھی۔

"صفدر۔ تمہارے پاس ایکس ون بم موجود ہے۔ اسے اس دیوار پر فائر کرو"...... عمران نے گیس ماسک کو ہٹا کر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی پشت پر لدا ہوا بیگ اتارا اور پھر اسے کھول کر اس میں موجود ایک مستطیل شکل کا بم نکال کر اس نے اس کی پن کو انگوٹھے سے مخصوص انداز میں دو بار دبایا اور پھر ہاتھ گھما کر اس نے بم کو سامنے موجود دیوار پر مار دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور گرد و غبار کا بادل سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد جب گرد و غبار کا یہ بادل چھٹا تو عمران سمیت سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس قدر طاقتور بم کے باوجود دیوار ویسی کی ویسی ہی مضبوط بنیادوں پر کھڑی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ دیوار ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے۔ ویری بیڈ"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔ گیس ماسک ان سب

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے اپنے چہروں سے ہٹا کر سر پر اٹھا کر رکھ لئے تھے تاکہ انہیں فوری طور پر دوبارہ پہنا جا سکے۔

"اس کا کوئی نہ کوئی دروازہ ہوگا۔ اب ہمیں یہ دروازہ تلاش کرنا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"چھوڑو۔ یہ اندر سے ہی کھلتا ہوگا۔ البتہ اس کی سائیڈ میں کہیں کوئی گٹر لازماً ہوگا"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی آگے بڑھتے چلے گئے لیکن انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ سرر کی آواز سنتے ہی وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔ اسی لمحے انہوں نے دیوار کے اوپر والے حصے میں ایک چوکھٹا سا نمودار ہوتے دیکھا۔ یہ آواز اس چوکھٹے کے نمودار ہونے سے پیدا ہوئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس چوکھٹے کے بارے میں کوئی فیصلہ کرتا اس کی سائیڈ میں موجود تنویر کا ہاتھ حرکت میں آیا اور سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا میزائل بندوق میں سے نکلنے والی گولی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اس چوکھٹے سے ٹکرایا اور انتہائی خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی اس چوکھٹے والے حصے میں گہرے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ جب دھواں چھٹا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ جہاں چوکھٹا نمودار ہوا تھا وہاں ایک ٹوٹی پھوٹی سی چوڑے دہانے والی گن نیچے کی طرف لٹک رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بلیو گن ہے۔ اگر یہ فائر ہو جاتی تو ہمارے ٹکڑے بھی راکھ ہو جاتے۔ آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے چیخ کر کہا اور

تیزی سے دوڑتا ہوا وہ دیوار کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں اوپر بلیو گن کا حامل چوکھٹا نمودار ہوا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

" صفدر۔ دوسرا ایکس ون بم فائر کرو۔ جلدی۔ عین اس چوکھٹے کے نیچے "...... عمران نے کہا تو صفدر نے ایک بار پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے بیگ کو کھول کر اس میں سے بم نکالا اور اس کی پن کو مخصوص انداز میں دو بار پریس کر کے اس نے بازو گھمایا اور بم کو اس چوکھٹے کے نیچے دیوار پر مار دیا۔ دوسرے ہی لمحے پہلے سے بھی زیادہ خوفناک دھماکہ ہوا اور اس بار صرف گرد و غبار ہی نہیں بلکہ اینٹوں اور ملبے کے دوسرے ٹکڑے بھی اڑتے دکھائی دیئے۔ چند لمحوں بعد جب گرد و غبار قدرے کم ہوا تو سامنے دیوار میں ایک کافی بڑا خلاء نظر آنے لگا جس کی دوسری طرف کوئی ہال کمرہ تھا۔

" فائر کرتے ہوئے اندر داخل ہو جاؤ اور کسی کو زندہ نہیں چھوڑنا "...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس خلاء کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل موجود تھا اور عمران جیسے ہی اس خلاء کو کراس کر کے اندرونی ہال کمرے میں پہنچا اس نے بجلی کی سی تیزی سے چاروں طرف فائرنگ شروع کر دی۔ وہ سائیڈوں پر فائرنگ کر رہا تھا اور دوسرے لمحے جب اس کے ساتھیوں نے اندر داخل ہو کر فائر کھولا تو اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹا لی۔ البتہ اس کی تیز نظریں چاروں طرف کسی سرچ لائٹس کی طرح

RAFREXO@HOTMAIL.COM

گھوم رہی تھیں۔

" بند کرو فائر "...... عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے فائرنگ بند ہو گئی۔ جیسے ہی فائرنگ بند ہوئی اچانک اس ہال نما کمرے کی چھت پر سٹک سٹک کی تیز آوازیں ابھریں اور عمران نے یہ آوازیں سنتے ہی بے اختیار اپنے جسم کو اچھال کر سائیڈ پر چھلانگ لگا دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے ایک بار پھر فائرنگ ہوئی اور چھت سے کسی مشین کے پرزے نیچے گرنے لگے۔ البتہ فائرنگ سے پہلے چھت سے نکلنے والی ریز کی زد میں اس کے دو ساتھی صفدر اور جولیا آ گئے تھے اور وہ دونوں ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر پڑے تھے۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور پھر دوڑتا ہوا سامنے ایک بند دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر اس کے ساتھ تھا جبکہ صالحہ اور کیپٹن شکیل، جولیا اور صفدر کو سنبھالنے میں مصروف ہو گئے تھے۔

" میں فائر کرتا ہوں "...... تنویر نے عمران کے ساتھ دوڑتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا تنویر کے ہاتھ میں موجود میزائل گن سے ایک میزائل نکل کر دروازے سے ٹکرایا اور خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی وہ فولادی دروازہ کئی حصوں میں تقسیم ہو کر اندر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر اندر داخل ہوا اور اس نے یکلخت غوطہ لگایا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ

فائرنگ کی تیز آواز سے گونج اٹھا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے یکے بعد دیگرے کئی گرم سلاخیں اس کے جسم میں اترتی چلی جا رہی ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل بارگ اور جوہن دونوں مشین روم میں شیشے والے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی نظریں سامنے موجود مشین کی بڑی سی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر ایک بڑا سا دہانہ نظر آ رہا تھا جس پر فولادی جالی لگی ہوئی تھی۔ اس کی سائیڈ پر کھلے حصے میں جھاڑیاں بھی نظر آ رہی تھیں۔

"یہ لوگ بس پہنچنے ہی والے ہوں گے۔ کیا کرنل گورش کے آدمی ہوشیار ہیں"...... کرنل بارگ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ بس اب ان لوگوں کی موت کا دلچسپ تماشا ہوگا اور پھر یہ لوگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے"۔ جوہن نے بڑے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل بارگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ہم دہانے کے اندر چیک نہیں کر سکتے"...... کرنل بارگ

نے پوچھا۔

" نہیں سر۔ وہاں کوئی آلہ نہیں ہے اور نہ ہی کبھی اس کی ضرورت پڑی ہے "...... جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سکرین پر دہانے کے ارد گرد دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور وہ دونوں چونک پڑے ۔ چند لمحوں بعد جب دھواں ختم ہوا تو فولادی جالی غائب ہو چکی تھی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آواز کیوں نہیں آ رہی "...... کرنل بارگ نے تیز لہجے میں کہا تو جوہن نے اس انداز میں یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے جیسے وہ یہ بٹن پہلے پریس کرنا بھول گیا ہو۔ بٹن پریس ہوتے ہی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ یہ دھماکے کی بازگشت تھی جو اب تک سنائی دے رہی تھی ۔ ان دونوں کی نظریں اسی دہانے پر جمی ہوئی تھیں اور پھر ایک آدمی جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا دہانے سے نکل کر انتہائی پھرتی سے جھاڑیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت جھاڑیوں کی طرف سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور وہ آدمی غوطہ کھا کر تیزی سے سائیڈ پر ابھری ہوئی چٹان کے عقب میں ہو گیا لیکن فائرنگ ختم نہیں ہوئی تھی کہ انہوں نے ایک اور آدمی کو دہانے کے دوسرے حصے میں چھپتے ہوئے دیکھا ۔ اس کے ہاتھ میں میزائل گن تھی اور دوسرے لمحے میزائل فائرنگ ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے جھاڑیوں پر قیامت برپا ہو گئی ۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں ایک بار پھر دہانے سے نکل کر دوڑتے ہوئے ان جھاڑیوں کی طرف

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بڑھنے ہی لگے تھے کہ ایک بار پھر جھاڑیوں سے فائرنگ ہوئی لیکن وہ دونوں ہی غوطہ کھا کر نہ صرف فائرنگ سے بچ گئے بلکہ انہوں نے ایک اور میزائل فائر کر دیا جس کے نتیجے میں جھاڑیوں میں موجود تمام افراد ہلاک ہو گئے ۔

" ویری بیڈ ۔ یہ تو انتہائی تیز اور خطرناک لوگ ہیں ۔ صریحاً نشانے سے بھی بچ جاتے ہیں "...... کرنل بارگ نے چیختے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ یہ کسی صورت اندر نہیں آ سکتے ۔ اگر یہ مر نہیں سکتے تو انہیں واپس جانا ہو گا ۔ یہ عمارت ریڈ بلاکس سے بنی ہوئی ہے اور اس میں کوئی دروازہ نہیں ہے "...... جوہن نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

" انہیں ہر صورت میں ہلاک کرو ۔ ہر صورت میں ۔ کچھ نہ کچھ کرو جوہن "...... کرنل بارگ نے ایک ہاتھ کی مٹھی دوسرے ہاتھ پر مار کر غراتے ہوئے کہا۔

" یہ قریب آ جائیں پھر بلیو گن کی رینج میں آ کر ختم ہو جائیں گے چیف ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ موت ہر صورت میں ان پر جھپٹے گی "۔ جوہن نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب دیوار کی طرف بڑھنے لگے ۔ پھر یکلخت ایک آدمی نے بیگ میں سے کوئی مستطیل شکل کا بم نکالا اور اسے دیوار پر مار دیا ۔ ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور کرنل بارگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"بے فکر رہیں یہ ریڈ بلاکس کی دیوار ہے۔ اس پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا"...... جوہن نے ہاتھ اٹھا کر کرنل بارگ کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو کرنل بارگ کے چہرے پر ابھر آنے والے انتہائی پریشانی کے تاثرات نارمل ہوتے چلے گئے۔ سکرین پر دھماکے کے باوجود دیوار صحیح وسالم موجود تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کچھ انتہائی غلط ہے۔ ان کا کچھ کرو جوہن۔ کچھ کرو ان کا"...... کرنل بارگ نے تیز لہجے میں کہا حالانکہ وہ خود ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا لیکن اس وقت یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے جوہن اس کا چیف ہو۔ آج سے پہلے کرنل بارگ نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اس طرح پانی کی سپلائی والی ندی کے ذریعے کچھ لوگ ہیڈ کوارٹر کے اندر پہنچ سکتے ہیں اس لئے تمام انتظامات انہوں نے بیرونی راستوں اور پہاڑیوں پر کیے تھے۔

"آ جاؤ۔ آ جاؤ۔ اور قریب آ جاؤ"...... اچانک جوہن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل بارگ اپنے خیال سے چونک کر سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سکرین پر اب دیوار کے سامنے چھ افراد آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔

"ہا۔ ہا۔ اب بلیو گن کی رینج میں آ گئے ہیں یہ لوگ۔ اب ان کی موت یقینی ہو گئی ہے"...... جوہن نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کرنل بارگ نے دیکھا کہ دیوار میں اوپر ایک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

چوکھٹا سا نمودار ہو گیا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ اب مر جاؤ"...... جوہن نے جلدی سے ایک ہینڈل کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس سے پہلے کہ بلیو گن فائر ہوتی اس پر سرخ رنگ کا میزائل فائر کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور جوہن کے چہرے پر پہلی بار پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا جوہن"...... کرنل بارگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"بلیو گن کو میزائل فائر کر کے تباہ کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... جوہن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اب کیا ہو گا"...... کرنل بارگ نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا چیف۔ یہ لوگ اندر تو کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتے"...... جوہن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ وہ دوبارہ بم مار رہے ہیں۔ وہ دیکھو۔ وہ کیوں اپنے بم ضائع کر رہے ہیں"...... کرنل بارگ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوہن کوئی جواب دیتا پہلے سے کہیں زیادہ خوفناک دھماکے کی آوازیں سنائی دیں اور وہ دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں دھوئیں کے ساتھ دیوار کے ٹکڑے بھی اڑ رہے تھے۔ ان دونوں کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔اوہ۔یہ۔یہ کیسے ہو گیا۔یہ۔یہ کیسے ہو گیا"...... جوہن نے بے اختیار آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا کیونکہ سکرین پر پھیل جانے والا گرد و غبار جب چھٹا تو دیوار میں ایک بڑا سا خلاء نمودار ہو چکا تھا۔

"یہ۔یہ کیا ہوا۔تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ ریڈ بلاکس کی دیوار ہے۔پھر یہ کیسے ٹوٹ گئی"...... کرنل بارگ کی حالت بھی دیکھنے والی تھی۔

"ابھی بھی ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔گھبرائیں نہیں"۔جوہن نے یکلخت اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مشین کے ایک بٹن پر انگلی رکھ دی۔اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔جوہن نے بٹن پریس کر دیا لیکن دوسرے لمحے تیز فائرنگ سے چھت پر موجود ڈیوائس ٹوٹ پھوٹ کر لٹک گئی۔البتہ ایک عورت اور ایک مرد ریز کی زد میں آ گئے تھے اس لئے وہ نیچے فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"دو تو گئے۔باقی بھی ختم ہو جائیں گے"...... جوہن نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے شیشے والے کمرے سے باہر آ گیا۔اس نے بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے ساتھ ہی ریک میں پڑی ہوئی مشین گن جھپٹی اور تیزی سے ایک سائیڈ پر دوڑتا چلا گیا جبکہ کرنل بارگ حیرت سے بت بنا اپنی جگہ پر بیٹھا رہا تھا۔البتہ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے دروازے پر میزائل فائر ہوتے دیکھے اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کئی حصوں میں تقسیم ہو کر اندر آ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

گرا۔

"اوہ۔اوہ۔تو یہ مشین روم تک پہنچ ہی گئے"...... کرنل بارگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا جب اچانک تیز فائرنگ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہونے والا آدمی اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ۔یہ فائرنگ کس نے کی ہے"...... کرنل بارگ نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا لیکن دوسرے ہی لمحے خوفناک میزائل دھماکے کے ساتھ ہی انسانی چیخ سنائی دی اور کرنل بارگ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ چیخنے کی آواز جوہن کی تھی۔

"اوہ۔اوہ۔جوہن مارا گیا۔اب مجھے یہاں سے نکلنا چاہئے۔سپر سپیشل وے سے"...... کرنل بارگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر شیشے والے کمرے سے نکل کر وہ ہال میں دوڑتا ہوا دوسری طرف دروازے کی طرف چلا گیا۔ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر دروازے کے ساتھ ہی دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو اچانک چھت سے چٹک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی کرنل بارگ کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔البتہ آخری احساس اس کے ذہن میں یہی ابھرا تھا کہ اس نے جلدی میں غلط بٹن پریس کر دیا ہے۔

دروازہ بند تھا اور دروازے کے باہر جولیا اور صفدر دیوار سے پشت لگائے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اندر کمرے میں کیپٹن شکیل، صالحہ کے ساتھ مل کر عمران کا میجر آپریشن کرنے میں مصروف تھا۔ عمران کو چار گولیاں لگی تھیں جن میں سے دو کیپٹن شکیل کے نقطہ نظر سے انتہائی خطرناک تھیں۔ جب عمران ہٹ ہوا تو اس وقت بڑے کمرے میں جولیا اور صفدر دونوں ریز سے ہٹ ہو کر بے ہوش ہو گئے تھے اور کیپٹن شکیل اور صالحہ انہیں سنبھالے ہوئے تھے لیکن پھر اچانک اندرونی کمرے میں عمران ہٹ ہو گیا اور اس کے بعد تو جیسے سب میں افراتفری سی پھیل گئی۔ تنویر جو خود یہاں میزائل فائرنگ میں مصروف تھا عمران کو اٹھا کر تیزی سے باہر لے آیا اور پھر اس نے اس ہیڈ کوارٹر میں ایک باقاعدہ آپریشن تھیٹر کا پتہ چلا لیا۔ اس کے بعد عمران کو اٹھا کر آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا۔ کیپٹن

RAFREXO@HOTMAIL.COM

شکیل اور صالحہ نے چونکہ باقاعدہ طبی امداد کی ایڈوانس تربیت لے رکھی تھی اس لئے ان دونوں نے مل کر عمران کے فوری آپریشن کا فیصلہ کر لیا اور تنویر کو انہوں نے باہر بھیج دیا تاکہ وہ صفدر اور جولیا کو پانی پلا کر ہوش میں لے آئے کیونکہ ریز کا توڑ سادہ پانی بھی تھا اور پھر تنویر نے ایسا ہی کیا اور جولیا اور صفدر دونوں کو ہوش آ گیا لیکن جب ان دونوں کو عمران کے ہٹ ہونے کا پتہ چلا تو ان کے رنگ زرد پڑ گئے اور وہ تیزی سے اس آپریشن تھیٹر کے پاس آ گئے۔

"بے فکر رہو۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا۔ میرے دل میں اطمینان ہے۔ میں اس دوران ہیڈ کوارٹر کی چیکنگ کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اچانک ہم سب پر ٹوٹ پڑے"...... تنویر نے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دائیں طرف بڑھتا چلا گیا۔ صفدر اور جولیا دونوں دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر عمران کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ان کے دلوں میں بے چینی کا گراف بھی اتنا ہی اونچا ہوتا جا رہا تھا۔ پھر نجانے کتنی دیر گزر گئی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ان دونوں نے چونک کر دیکھا تو کیپٹن شکیل باہر آ رہا تھا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ دیکھ کر ان دونوں کے دل جیسے دھڑکنا بھول گئے تھے۔

"تنویر کہاں ہے"...... کیپٹن شکیل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا۔ آپریشن ہو گیا ہے۔ گولیاں نکال دی گئی ہیں لیکن عمران صاحب کو خون کی فوری ضرورت ہے۔ میرا اور صالحہ دونوں کا خون گروپ نہیں ملتا اس لئے تنویر کا پوچھ رہا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا۔ میرا خون لے لو۔ جلدی کرو۔ میرا سارا خون لے لو۔ سارا۔ آخری قطرہ بھی۔ بس عمران ٹھیک ہو جائے"...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا خون گروپ ملتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ تم دونوں کے خون میں لازماً ریز کے اثرات موجود ہوں گے اس لئے تم دونوں کا خون خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں تنویر کو ڈھونڈ کر لاتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر تنویر گیا تھا کہ یکلخت موڑ سے تنویر آتا دکھائی دیا۔

"کیا ہوا۔ خیریت۔ کیا ہوا"...... وہاں کی صورت حال دیکھ کر تنویر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ان کی طرف دوڑ پڑا۔

"عمران کو خون کی فوری اور اشد ضرورت ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"اوہ۔ میرا خون لو۔ جلدی کرو۔ میرا گروپ اس سے ملتا ہے۔ آؤ آؤ۔ دیر مت کرو۔ جتنا جی چاہے خون لے لو۔ عمران کو کچھ نہیں ہونا چاہئے"...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ کیپٹن شکیل کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتا ہوا اندر چلا گیا تو صفدر اور جولیا ایک بار پھر دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے۔ ان دنوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ایک ایک لمحہ ان پر بھاری پڑ رہا ہو۔ ان کی نظریں سامنے بند دروازے پر جمی ہوئی تھیں اور اس وقت ان کے ذہنوں میں سوائے عمران کی زندگی اور صحت کے اور کوئی بات موجود نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اور اس کے پیچھے تنویر باہر آ گیا۔ ان دونوں کے چہروں پر موجود مسکراہٹ نے جیسے ان دونوں کے دلوں کو سہارا سا دے دیا تھا۔

"کیا ہوا"...... جولیا اور صفدر دونوں نے ہی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ تنویر کا خون زندگی بن کر عمران کے جسم میں دوڑ رہا ہے۔ اب وہ خطرے سے باہر ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم۔ تمہارا شکریہ تنویر۔ تم نے عمران کو نہیں مجھے زندگی دی ہے"...... جولیا نے بھیگے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے مس جولیا۔ مجھے ساری زندگی اس بات پر فخر رہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عمران

جیسے عظیم انسان کی زندگی بچانے کا موقعہ بخش دیا ہے"...... تنویر نے بڑے جذباتی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھی عمران سے کم نہیں ہو"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ صفدر پہلے ہی اندر جا چکا تھا۔

"تنویر۔ ہیڈ کوارٹر کو چیک کر لیا جائے۔ اب عمران صاحب کی طرف سے تو فکر نہیں رہی"...... کیپٹن شکیل نے تنویر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی چیک کر لیا ہے۔ ایک آدمی کا نچلا جسم اڑ گیا تھا یہ میزائل کی آڑ میں آیا تھا اور ایک اور آدمی ایک کمرے میں بے ہوش پڑا تھا۔ میں نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ارے۔ اگر وہ زندہ تھا تو اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"اب مزید کیا معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اسرائیل کے صدر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھے فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ ان کی نظریں فائل پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس"...... صدر نے اپنے مخصوص بھاری لہجے میں کہا۔

"چیئرمین سارج جناب گلیوارڈ بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کراؤ بات"...... صدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"گلیوارڈ بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس مسٹر چیئرمین۔ کوئی خاص بات"...... صدر نے بھی قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"سر۔ ایک بیڈ نیوز ملی ہے مجھے ۔ سارج ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پہلے سارج ایجنسی کے بارے میں اطلاع ملی تھی جس میں سابقہ چیئرمین بھی ہلاک کر دیئے گئے تھے ۔ پھر اطلاعات ملتی رہیں کہ سارج ہیڈ کوارٹر کے خلاف پاکیشیائی ایجنٹ کام کر رہے ہیں جس پر آپ کو چیئرمین اس لئے بنایا گیا کہ آپ سارج ہیڈ کوارٹر کا تحفظ کریں گے لیکن اب آپ یہ اطلاع دے رہے ہیں"...... صدر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں نے چیئرمین بنتے ہی سارج ہیڈ کوارٹر کے انچارج کرنل بارگ اور مشینری انچارج جوہن سے تفصیلی بات کی تھی ۔ مجھے جو کچھ بتایا گیا تھا اس لحاظ سے تو یہ ہیڈ کوارٹر ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر تھا۔ اس کا محل وقوع، اس کے حفاظتی انتظامات اس انداز کے تھے کہ چند لوگ تو ایک طرف کسی ملک کی پوری فوج بھی اس کو تباہ نہ کر سکتی تھی اس لئے میں مطمئن ہو گیا تھا۔ اب بھی جو اطلاع ملی ہے اور میں نے جو تحقیقات کرائی ہیں اس کے مطابق ان میں سے ایک آدمی جس کا نام علی عمران بتایا گیا ہے انتہائی شدید زخمی حالت میں لے جایا گیا ہے"...... چیئرمین گلیوارڈ نے کہا تو صدر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ عمران شدید زخمی ہو گیا ہے ۔ کیا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

واقعی آپ نے عمران کا نام لیا ہے"...... صدر نے اپنے منصب کا خیال رکھے بغیر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ مجھے جب اطلاع ملی کہ میرانا کی پہاڑیوں کا ایک بہت بڑا حصہ اچانک خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے تو میں نے وہاں ایک چیکنگ ٹیم بھجوائی تاکہ اس بارے میں تفصیلی رپورٹ آپ تک پہنچائی جا سکے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ ٹیم ایک بوما ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہاڑیوں پر اتری اور پھر بوما ہیلی کاپٹر کو وہاں چھوڑ کر یہ لوگ جن کی تعداد چھ تھی ایک گھاٹی میں اتر گئے جہاں پانی کی ندی بہہ رہی تھی اور یہ ندی ہمارے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتی تھی وہاں انتہائی مضبوط ترین فولادی جالی نصب تھی جو ٹوٹی ہوئی حالت میں ملی ہے ۔ ہیڈ کوارٹر کے اندرونی کشادہ حصے میں سے لاشیں بھی ملی ہیں اور ہیڈ کوارٹر کا اندرونی عمارتی حصہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور جناب ۔ چند گڈریوں نے ٹیم کو بتایا ہے کہ اس گھاٹی سے جس کے قریب وہ بوما ہیلی کاپٹر موجود تھا، دو عورتیں اور تین مرد واپس آئے ۔ ان میں سے دو نے سٹریچر اٹھایا ہوا تھا اور اس سٹریچر پر کوئی آدمی موجود تھا اور پھر اس سٹریچر کو اس بوما ہیلی کاپٹر میں لاد کر بوما ہیلی کاپٹر میں وہاں سے چلے گئے اور ان کے واپس جانے کے تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے ۔ میری ٹیم نے اس بوما ہیلی کاپٹر کا سراغ لگایا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ بوما ہیلی کاپٹر میرانا کے چارٹرڈ ایئر پورٹ سے کچھ فاصلے پر درختوں کے ایک

جھنڈ کے نیچے کھڑا موجود پایا گیا۔ وہاں سے جو شہادتیں حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ میرانا سے ایک جیٹ طیارہ ولنگٹن کے لئے چارٹرڈ کرایا گیا ہے اور اس میں اس سٹریچر سمیت آدمی کو بھی ولنگٹن لے جایا گیا ہے۔ ایئرپورٹ پر بتایا گیا ہے کہ یہ آدمی شدید زخمی ہے اور اس کا نام مائیکل لکھوایا گیا۔ پھر ولنگٹن سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ وہاں ایئرپورٹ پر ولنگٹن میں پاکیشیا کے سفیر موجود تھے اور ایک ایمبولینس طیارہ پاکیشیا کے لئے چارٹرڈ کرایا گیا تھا۔ میرانا سے ولنگٹن پہنچنے والے گروپ کو اس زخمی سمیت اس ایمبولینس طیارے میں سوار کرا کر پاکیشیا بھجوایا گیا اور وہاں زخمی کا نام علی عمران لکھوایا گیا ہے"...... چیئرمین گلیوارڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے پاکیشیا سے معلومات حاصل کیں کہ اس زخمی کا کیا ہوا ہے"...... صدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ کیا اس زخمی کی کوئی خاص اہمیت ہے"۔ چیئرمین گلیوارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ عمران یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے۔ اکیلا یہی شخص پوری دنیا کے مسلمانوں سے زیادہ یہودیوں کے لئے خطرناک ہے۔ اگر یہ ہلاک ہو جاتا تو اس کی ہلاکت کے عوض ایک ہزار سارج ایجنسیاں اور ایک ہزار سارج ہیڈ کوارٹرز کی تباہی بھی منظور کی جا سکتی ہے۔ آپ فوراً پاکیشیا سے معلومات حاصل کرائیں اور پھر مجھے اطلاع دیں"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسیور رکھ دیا۔

"کاش مجھے پہلے اطلاع مل جاتی تو میں اس چارٹرڈ طیارے کو فضا میں ہی تباہ کرا دیتا۔ کاش مجھے پہلے اطلاع مل جاتی"...... صدر نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے اپنے مخصوص بھاری لہجے میں کہا۔

"چیئرمین گلیوارڈ بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ میں گلیوارڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... صدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ عمران کو پاکیشیا میں کسی خفیہ ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے جس کے بارے میں باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ رپورٹ ملی ہے کہ ایئرپورٹ پر پہنچنے والے چارٹرڈ طیارے کے استقبال کے لئے وہاں پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان بذات خود موجود تھے اور پھر وہ اس عمران کو ساتھ لے کر چلے گئے۔ عمران کے رہائشی فلیٹ پر تالا لگا ہوا ہے"...... چیئرمین گلیوارڈ نے

رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران انتہائی شدید زخمی ہے جو سیکرٹری خارجہ خود ایئرپورٹ پر پہنچنے اور ولنگٹن سے بھی سفارت خانے کو کہا گیا کہ وہ طیارہ چارٹرڈ کرائے اور انہیں خطرہ ہو گا کہ عمران کو ولنگٹن میں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے اس لئے اسے ولنگٹن کے کسی ہسپتال میں بھی داخل نہیں کرایا گیا"...... صدر نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔مجھے کرنل بارگ نے فون کر کے اطلاع دی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں تک بلیک ہیڈ کے بارے میں اطلاع پہنچ چکی ہے۔ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں"......چیئرمین گلیوارڈ نے کہا تو اسرائیل کے صدر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔وہ تو سپر ٹاپ سیکرٹ ہے۔سوائے چند خاص لوگوں کے اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں اور ایک لحاظ سے وہ یہودیت کا مستقبل ہے۔اگر اسے تباہ کر دیا گیا تو یوں سمجھیں کہ یہودیت آئندہ ایک ہزار سال تک دنیا پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گی۔ویری بیڈ۔لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... اسرائیل کے صدر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔بتایا گیا ہے کہ کرنل سٹارک جو بلیک ہیڈ کا سیکورٹی چیف ہے سارج ہیڈ کوارٹر کے کرنل بارگ سے ملاقات کے لئے گیا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھا۔وہاں کرنل گورش سے اس کی علیحدگی میں ملاقات ہوئی تھی۔وہ دونوں دوست تھے اور کرنل سٹارک نے کرنل گورش کو اس بارے میں بتایا اور اس عمران نے کرنل گورش سے اس بارے میں معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا۔کرنل بارگ کو اس بارے میں اطلاع ملی تو اس نے مجھے رپورٹ دی"...... چیئرمین گلیوارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔یہ پاکیشیائی ایجنٹ اب ہر صورت میں بلیک ہیڈ کے خلاف کام کریں گے"...... صدر نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"سر۔بلیک ہیڈ کے انتظامات انتہائی سخت ہیں۔یہ کچھ بھی کر لیں وہاں کامیاب نہیں ہو سکتے"...... چیئرمین گلیوارڈ نے کہا۔

"سارج ایجنسی اور سارج ہیڈ کوارٹر کے انتظامات بھی تو کم نہیں تھے۔پھر بھی یہ لوگ انہیں تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور ان سب میں زیادہ خطرناک یہی عمران ہے۔کاش یہ ہلاک ہو جائے تو پھر امید کی جا سکتی ہے کہ یہودی سلطنت پوری دنیا میں قائم ہو سکے گی۔بہرحال آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔اب بلیک ہیڈ پر مزید سخت حفاظتی انتظامات کئے جائیں گے۔سارج ایجنسی کی تباہی اور سارج ہیڈ کوارٹر کی تباہی تو برداشت کی جا سکتی ہے اور انہیں دوبارہ قائم کیا جا سکتا ہے لیکن بلیک ہیڈ کی تباہی ناقابل برداشت ہو گی"...... صدر نے تیز تیز لہجے

میں کہا۔

" یس سر۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... چیئرمین گلیوارڈ نے کہا۔

"آپ ہیڈ کوارٹر کو دوبارہ کسی اور جگہ تعمیر کرائیں۔ میں بلیک ہیڈ کی حفاظت کے لئے کام کرتا ہوں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ویری بیڈ نیوز۔ رئیلی ویری بیڈ نیوز۔ اب یہ لوگ بھوتوں کی طرح بلیک ہیڈ کے پیچھے پڑجائیں گے۔ کاش یہ عمران ہلاک ہو جائے تو میں پوری یہودی دنیا میں جشن منانے کے احکامات دے دوں گا۔ کاش ایسا ہو جائے"...... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

عمران سپیشل ہسپتال کے خصوصی وارڈ کے ایک کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اسے سارج ہیڈ کوارٹر سے واپسی پر راستے میں ہی ہوش آگیا تھا اور اسے محسوس ہو گیا تھا کہ کیپٹن شکیل اور صالحہ نے اس کا انتہائی نازک اور خطرناک آپریشن کیا ہے اور تنویر نے اسے خون دے کر اس کی زندگی بچائی ہے لیکن اس کے باوجود اس کی حالت پوری طرح خطرے سے باہر نہ تھی۔ کیپٹن شکیل چونکہ پیشہ ور سرجن نہ تھا اس لئے وہ اس کے جسم میں موجود گولیوں کے پھیلنے والے زہر کو پوری طرح واش نہ کر سکا تھا اس لئے عمران کی حالت کبھی ٹھیک ہو جاتی اور کبھی خراب۔ وہ کسی پنڈولم کی طرح موت اور زندگی کے درمیان لٹک رہا تھا۔ اس کی حالت دیکھتے ہوئے اسے سٹریچر کے ذریعے بوما ہیلی کاپٹر میں منتقل کیا گیا اور پھر میرانا لا کر اسے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن لایا گیا جبکہ بوما ہیلی کاپٹر

کی پرواز کے دوران ہی صفدر نے ہیڈ کوارٹر کے اسلحہ کے سٹور میں رکھے ہوئے انتہائی طاقتور چارجڈ بم کو وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے ڈی چارج کر دیا اور بموں کے پھٹتے ہی پورا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ میرانا سے ہی جولیا نے فون پر سرسلطان سے رابطہ کر کے انہیں عمران کی حالت کے بارے میں بتایا تو سرسلطان نے ولنگٹن میں موجود پاکیشیا کے سفیر کو انہیں اپنی نگرانی میں پاکیشیا بھجوانے کے احکامات دیئے اور پھر وہ خود بھی عمران کو لینے پاکیشیا ایئر پورٹ پہنچ گئے اور اسے اپنے ساتھ لے کر وہ سپیشل ہسپتال آ گئے جہاں ڈاکٹر صدیقی نے مزید چار گھنٹے تک اس کا دوبارہ آپریشن کیا اور پھر اسے خصوصی وارڈ میں پہنچا دیا گیا اور پھر ہوش میں آنے پر ڈاکٹر صدیقی نے اسے نئی زندگی کی مبارک باد دی تھی لیکن انہوں نے اسے صاف صاف بتا دیا تھا کہ وہ کم از کم پندرہ دن تک ہسپتال میں لازماً رہے گا اور اس معاملے میں اس کی کوئی بات نہ سنی جائے گی۔ ڈاکٹر صدیقی معمول کی چیکنگ کے بعد ابھی واپس گئے تھے اور عمران آنکھیں بند کئے لیٹا بلیک ہیڈ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فوری اس بلیک ہیڈ پر ریڈ کر دے لیکن قدرت نے اسے بیڈ پر لٹا دیا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی کے مطابق یہ عمران کی قوت مدافعت تھی جس نے اسے اس طویل سفر کے دوران موت سے بچا لیا تھا ورنہ جس حالت میں اسے لایا گیا تھا اس حالت میں عام لوگ کم ہی بچ سکتے تھے۔ عمران اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دل ہی دل میں بار

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بار شکر ادا کر رہا تھا کیونکہ اس بار وہ براہ راست مشین گن کی فائرنگ کی زد میں آ گیا تھا۔ اسے معمولی سا شبہ بھی نہ تھا کہ اس جگہ کوئی مشین گن بردار بھی ہو سکتا ہے اور اسے اس بارے میں معلوم ہی اس وقت ہوا جب وہ فائرنگ کی زد میں آ چکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ پوری ٹیم اس سے ملنے کے لئے بے چین ہو گی لیکن ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتا دیا تھا کہ انہوں نے کل تک کسی کی بھی اس سے ملاقات پر پابندی لگا دی ہے اس لئے کل سے پہلے کوئی اس سے ملاقات کرنے نہیں آ سکتا تھا اس لئے وہ آنکھیں بند کئے خاموش لیٹا ہوا تھا کہ اس کے کانوں میں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے وہ دروازے پر موجود بلیک زیرو کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

" آؤ۔ آؤ۔ تمہیں ڈاکٹر صدیقی نے کیسے ملاقات کی اجازت دے دی"...... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" میں نے چیف کے طور پر انہیں حکم دیا تھا کہ میرے ایک خصوصی نمائندے طاہر کو لازماً ملاقات کی اجازت دی جائے کیونکہ یہ انتہائی اہم ملکی معاملات ہیں جس پر ڈاکٹر صدیقی کو ملاقات کی اجازت دینا پڑی"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ارے کمال ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ سیٹ سے اٹھو تو سیٹ غائب۔ پہلے میں چیف کا نمائندہ خصوصی تھا۔ میرے ہسپتال میں داخل ہوتے ہی تم نے میری اس سیٹ پر بھی قبضہ کر لیا ہے"۔

عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نمائندہ خصوصی ہیں جبکہ میں خصوصی نمائندہ اور ان دونوں میں فرق ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ کیا فرق ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو فرق سپیشل پرسن اور پرسن سپیشل میں ہوتا ہے۔ سپیشل پرسن ذہنی اور جسمانی طور پر معذور آدمی کو کہا جاتا ہے اور پرسن سپیشل وی آئی پی کو کہا جاتا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی تو ہمارے ملک کا المیہ ہے کہ سب ٹاپ کی سیٹوں پر سپیشل پرسنز نے قبضہ کر رکھا ہے۔ بے چارے پرنس سپیشل ہسپتالوں میں پڑے کراہ رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بھی ہنس پڑا کیونکہ وہ عمران کی گہری بات اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ عمران اس کے چیف ہونے پر بات کر رہا ہے۔

"عمران صاحب۔ جولیا نے اپنی رپورٹ میں یہودیوں کی ایک لیبارٹری بلیک ہیڈ کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ اس نے رپورٹ میں لکھا ہے کہ آپ نے کرنل گورش سے اس بارے میں تفصیل حاصل کی ہے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس لیبارٹری میں کسی ایسے آلے پر کام ہو رہا ہے جس کی مدد سے یہودیوں کو یقین ہے کہ ان کا پوری دنیا پر قبضے کا دیرینہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

خواب آسانی سے پورا ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس کے خلاف تو فوری کارروائی ہونی چاہئے۔ لیکن آپ شاید ایک ڈیڑھ ماہ تک کسی مشن پر کام کرنے کے قابل نہ ہو سکیں پھر"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے تو ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی سختی سے پندرہ روز تک یہیں ہسپتال میں پابند کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ پندرہ روز بڑھ کر ایک ماہ میں تبدیل ہو جائیں۔ اس کے بعد ظاہر ہے مشن پر کام کرنے سے پہلے مجھے اپنی توانائی بحال کرنے میں کچھ وقت لگ جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ مجھے اس کی تفصیل بتا دیں۔ میں خود اس مشن پر کام کرتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ایک دو آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ پھر سارج ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا علم بھی انہیں ہو گیا ہو گا اس لئے وہاں ہائی ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہو گا۔ پہلے ہی انہوں نے اس لیبارٹری کو اس انداز میں قائم کیا ہے کہ اس پر ریڈ کو ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ مجھے کرنل گورش نے بتایا تھا کہ ابھی اس آلے پر جسے بلیک ہیڈ کا نام دیا گیا ہے ابتدائی کام ہو رہا ہے لیکن اب وہ اس میں تیزی لے آئیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا جولیا کی سرکردگی میں ٹیم وہاں بھجوائی جائے لیکن آپ کے بغیر بات بنے گی نہیں"...... بلیک زیرو

نے کہا۔

" ٹائیگر کی سربراہی میں جوزف اور جوانا کو بھجوا دو"...... عمران نے کہا۔

" ٹائیگر ۔اوہ نہیں ۔یہ ٹائیگر کا کام نہیں ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹائیگر میرا شاگرد ہے اور کہا تو یہی جاتا ہے کہ شاگرد استاد سے دو قدم آگے ہی رہتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کچھ بھی ہو عمران صاحب ۔اس قدر اہم مشن ٹائیگر کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔آپ کچھ اور سوچیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اب میں کیا سوچوں ۔پہلے مجھے ٹھیک ہونے دو۔اور ہاں ۔اس مشن کا چیک لے آئے ہو یا نہیں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بات کرتے کرتے اسے چیک کا خیال آ گیا ہو۔

" آپ پر آئندہ دو چیک بھی ادھار ہو گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ادھار ہو گئے ہیں۔کیا مطلب"۔عمران نے چونک کر پوچھا۔

" آپ کو سرکاری خرچ پر میرانا سے ولنگٹن اور پھر ولنگٹن سے پاکیشیا لایا گیا ہے اور اب تک ہسپتال کے تمام اخراجات بھی سرکاری خزانے سے پورے کئے جا رہے ہیں اور سرکاری خزانہ بہرحال آپ پر خرچ نہیں کیا جا سکتا"۔ بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

" کمال ہے ۔سرکاری خزانہ بھرا تو ہمارے ٹیکسوں سے جاتا ہے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اور ہم پر خرچ نہیں ہو سکتا۔یہ نئی منطق ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" بس یہی یہاں کا المیہ ہے کہ ٹیکس عوام دیں لیکن سہولیات صرف خواص حاصل کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے۔

" بس مسٹر طاہر۔اس سے زیادہ آپ کو وقت نہیں دیا جا سکتا۔اگر عمران صاحب کی طبیعت بگڑ گئی تو پھر ان کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا"...... ڈاکٹر صدیقی نے اندر داخل ہو کر قدرے سخت لہجے میں بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے ۔آپ کا شکریہ عمران صاحب ۔میں رپورٹ چیف کو دے دوں گا ۔پھر وہ جو فیصلہ کریں ۔اللہ حافظ"...... بلیک زیرو نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔عمران زیر لب مسکرا رہا تھا کہ ڈاکٹر صدیقی کو اگر معلوم ہو جائے کہ جس سے وہ سخت لہجے میں بات کر رہا ہے وہ خود چیف ہے تو ڈاکٹر صدیقی کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔

" عمران صاحب ۔آپ آرام کریں"...... ڈاکٹر صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

ٹارگٹ عمران

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

⁂ عمران شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا تھا۔ پھر ——؟

⁂ عمران کو بیماری کے دوران ہسپتال میں ہی ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ پھر؟

⁂ وہ لمحہ جب یہودیوں کی انتہائی خطرناک تنظیم فارما نے اپنا سپر ایجنٹ پاکیشیا بھجوا دیا۔ ٹارگٹ عمران تھا۔

⁂ وہ لمحہ جب تھامس، عمران کو ہلاک کر کے فتح کے شادیانے بجاتا ہوا واپس چلا گیا۔ پھر؟

⁂ کیا واقعی عمران ہلاک ہو گیا۔ یا ——؟

⁂ وہ لمحہ جب عمران کا شاگرد ٹائیگر، تھامس تک پہنچ گیا اور پھر ان دونوں کے درمیان خوفناک فائٹ ہوئی۔ نتیجہ کیا نکلا ——؟

⁂ وہ لمحہ جب فارما کے دو اور سپر ایجنٹس چارلی اور مکلی عمران کے سر پر پہنچ گئے۔

⁂ وہ جان لیوا لمحات جب بیمار عمران اور فارما کے سپر ایجنٹوں کے درمیان ہسپتال کے تہہ خانے میں انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ہوئی۔ نتیجہ کیا نکلا ——؟

⁂ کیا بیمار عمران فائٹر سپر ایجنٹوں کا مقابلہ کر سکا۔ یا ——؟

⁂⁂⁂ تیز ایکشن اور جسمانی فائٹس سے بھرپور ایک دلچسپ اور یادگار ناول ⁂⁂⁂

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ
ملتان
Mob 0333-6106573

RAFREXO@HOTMAIL.COM